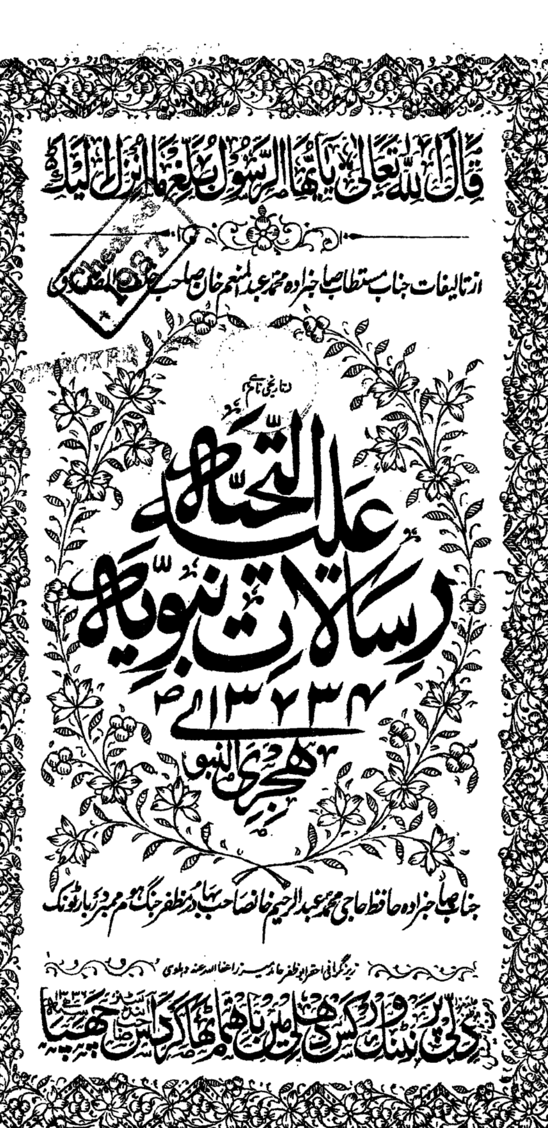




قال اللہ تعالیٰ یاایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبدالمنعم خان صاحب حقی المنعوی

تاریخی نام

علیہ التحیۃ رسالات نبویہ

۱۳۲۴ھ الی ہجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ ممبر دربار ٹونک

زیر نگرانی احقر ابوظفر حامد میرزا عفا اللہ عنہ دہلوی

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام ٹھاکر داس صاحب منیجر چھپا

تعداد طبع ۱۰۰۰ — دفعہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحبہ اجمعین

امابعد- یہ ہیچمدان محمد عبد المنعم خان خلف صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل برافادہ مسلمین و موجب حسنات دنیا و دیں ہو لکھے - مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا آخر بعد تردد بیشمار و فکر بسیار بمشورہ استاذی ملاذی مولانا و بالفضل اولانا مولوی محمود حسن خان صاحب دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو- یہ بات دل میں جم تو گئی لیکن سوچتا تھا کہ اس فن میں بھی علمانے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے- مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتھوں لینا تھا- لہذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو- بلکہ یہہ ایسے برگزیدۂ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے- اور اوس زبدۂ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی اِن کا سلسلہ رہے گا- اِسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنا دیا- لیکن اب تک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اِس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تھا- اِسی اثنا میں جناب والد ماجد صاحب ظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم و مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے میں نے اسی سبب کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کرکے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہوسکیں کروں۔ لہذا بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کرکے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف وجوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر وتسطیر فرمائے ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ سے اخلاق وعادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کرسکیں۔ لہذا کچھ میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیاو آخرت سنہ ۱۳۳۴ ہجری میں مرتب ہوکر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا نام تاریخی (**رسالات نبویہ علیہ التحیہ**) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اسلئیے میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

خصائل مکارم رسول۔ ابلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمہ خطوط نبوی۔ اخبار واحادیث۔ اخلاق شارع۔ مرسلات الشارع تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم آمین یا رب العالمین +

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبة الكتاب	۱	کتاب کا خاتمہ	۱
اسباب التاليف	۳	تالیف کتاب کا باعث	۳
مواد التاليف	۵	تالیف کتاب کے ذخیرہ	۵
فہرست کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی لم نوجد لها الا لفاظ	۹	اُن فرمانوں کی فہرست جن کے الفاظ	۹
کتاب لابی بکر رضی اللہ عنہ فی الصدقات	۴۲	فرمان ابوبکرؓ کا زکوٰۃ کے بارے میں	۴۲
دفع الاموال الی الامام	۴۷	اموال زکوٰۃ کا پہونچانا امام کی طرف	۴۷
حكم الامام الفاسق	۴۷	امام فاسق کا حکم	۴۷
الكافر لا يخاطب بالاحكام	۴۷	کافر احکام کا مخاطب نہیں ہے	۴۷
بعض احكام نصاب الغنم	۴۷	بعض احکام نصاب غنم کے	۴۷
حكم الاوقاص	۴۸	اوقاص کا حکم	۴۸
اختلافهم فيما زاد على عشرين ومائة فی صدقة الابل	۴۸	اختلاف علما کا اونٹوں کی زکوٰۃ میں جب زائد ہوں ایکسو بیس پر	۴۸
نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فيه	۴۸	نصاب غنم اور اوس کا اختلاف	۴۸
اختلافهم فی شرط الزكوة	۴۹	اختلاف علماء کا شرط زکوٰۃ میں	۴۹
نصاب الفضة	۵۰	چاندی کا نصاب	۵۰
كتاب لابی ضمرة الليثی	۵۰	فرمان ابی ضمرہ لیثی کے لئے	۵۰
معنى لا يفرق بين والدة وولدها	۵۱	نہ تفریق کی جاوے درمیان والدہ اور اوس کے لڑکے کے اس قول	۵۱
حكم المعتق	۵۲	حکم معتق کا (آزاد شدہ)	۵۲
اختلافهم فی بيع الحيوان بالحيوان	۵۲	اختلاف علماء کا بیع حیوان بالحیوان میں	۵۲
فضل العرب	۵۲	فضل عرب	۵۲
الحقوق يعم كل شیٔ	۵۳	حقوق عام ہیں ہر شے میں	۵۳
كتاب لابی شاه	۵۳	فرمان ابوشاہ کے لئے	۵۳
لا ينفر صيدها وما اختلفوا فيه	۵۴	چمکانا شکار کو مکہ میں اور اوسکا اختلاف	۵۴
حكم قطع الاشجار بمكة	۵۵	مکہ میں درخت کاٹنے کا حکم	۵۵
حكم اللقطة بمكة	۵۶	مکہ میں گری ہوئی چیز کا حکم	۵۶
كتاب ابی رهيمة اللهبی	۵۶	فرمان ابو رہیمہ لہبی کے نام	۵۶
حكم المعدن	۵۷	حکم معدن کا	۵۷
حكم الركاز	۵۸	حکم رکاز کا	۵۸
كتاب لابی راشد الازدی الى جميع الازد	۵۸	فرمان ابو راشد ازدی کے نام اور تمام اہل ازد کی طرف	۵۸
كتاب لاحمر بن معاوية	۵۹	فرمان احمر بن معویہ کے لئے	۵۹
الامان يجوز على الشرط	۵۹	امان شرط کے ساتھ جائز ہے	۵۹
كتاب لاسيخت	۵۹	فرمان اسیخت کے لیے	۵۹
كتاب لاسقف اهل نجران	۶۰	فرمان اسقف اہل نجران کے لئے	۶۰
بيان انه هل يجوز ان نكتب باسم اله اسحق ابراهيم	۶۱	بیان اِس امر کا کہ لکھنا چاہیے بجائے بسم اللہ باسم الہ	۶۱
واسحق بدل بسم الله الرحمن الرحيم	"	اسحق ابراہیم	"

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مایخاطب به الکفار فی دعوة الاسلام	٦١	وہ احکام جن سے کفار مخاطب ہیں دعوت اسلام میں	٦١
کتاب لاساقفة نجران	٦١	فرمان اساقفہ نجران کے لئے	٦١
اهانة رسل الکفار	٦٥	کافروں کے قاصدوں کی اہانت	٦٥
المباهلة	٦٥	مباہلہ	٦٥
الصلح مایریده الامام	٦٥	صلح اوس چیز پر جس کا امام ارادہ کرے	٦٥
الاشتراط علی الکفار بما یشاء من المصالح	٦٦	شرط لگانا کفار پر جس میں مصلحت ہو مسلمانوں کے لئے	٦٦
حکم الربوا عند اهل الکتاب	٦٦	حکم ربوا کا اہل کتاب کے نزدیک	٦٦
حکم العهد	٦٦	حکم عہد کا	٦٦
کتاب للاسقف ابو الحارث	٦٦	فرمان اسقف ابوالحارث کے لئے	٦٦
کتاب لاقیال حضرموت	٦٧	فرمان اقیال حضرموت کے لئے	٦٧
الکفار مخاطبون باعمال الاسلام والاختلاف فی ذلك	٧٠	کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام سے اور اختلاف اس میں	٧٠
الصدقة فی اموال التجارة	٧١	صدقہ اموال تجارت میں	٧١
الاصل فی زکوٰة الزرع	٧١	قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوٰة میں	٧١
معنی قوله لاخلاط ولا وراط وحکمه	٧٢	قولہ لاخلاط ولا وراط کے معنی اور اوس کا حکم	٧٢
نکاح الشغار وما اختلفوا فیه	٧٢	نکاح شغار اور اوس کا اختلاف	٧٢
المسابقة	٧٣	مسابقت (گھوڑ دوڑ)	٧٣
حکم الجلب والجنب	٧٣	جلب جنب کا حکم	٧٣
الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفقة	٧٣	فصل مسابقت اور اوس میں شرط لگانے کے حکم میں اور	٧٣
والمختلف فیها۔	״	اوسکی متفق علیہ اور مختلف فیہ صورتیں۔	״
فصل فی فروع مسئلة السباق	٧٣	فصل مسئلہ سباق کے فروع کے بیان میں	٧٣
فی بیان الخمر والاختلاف فیه	٨١	خمر کا بیان اور اوس کا اختلاف	٨١
کتاب لاکیدر صاحب دومة الجندل	٨٢	فرمان اکیدر حاکم دومة الجندل کے نام	٨٢
ارض للنزول (ای ارض للتی لاتکون ملکا لاحد من الرعیة)	٨٥	ارض نزول یعنی وہ زمین جو رعایا میں سے کسی کی ملک نہ ہو۔	٨٥
للامام ان یاخذ من رعیته مایری من الحلقة والسلاح	٨٦	امام کو جائز ہے کہ اپنی رعیت سے ہتھیار وغیرہ جنگی ضرورت کے لیے	٨٦
حکم جمع صلوتین	٨٦	دو نمازوں کے جمع کرنے کا حکم	٨٦
بیان حق الزکوٰة	٨٦	حق زکوٰة کا بیان	٨٦
معنی شهادة الله والفرق بینها وبین شهادة غیره	٨٧	اللہ کا شہادت کے معنی اور اس شہادت اور غیر اللہ کی شہادت کا فرق	٨٧
کتاب لاکثم بن صیفی	٨٨	فرمان اکثم بن صیفی کے لئے	٨٨
کتاب لاهل قبیلة حربا واذرح	٨٩	فرمان اہل قبیلہ حربا و اذرح کے لئے	٨٩
کتاب لاهل دومة الجندل	٩٠	فرمان اہل دومة الجندل کے لئے	٩٠
کتاب لاهل الطائف	٩١	فرمان اہل طائف کے لئے	٩١
معنی الغبیراء وحکمه	٩١	غبیراء کے معنی اور اوس کا حکم	٩١
کتاب ایضا لاهل الطائف	٩١	یہ بھی فرمان ہے اہل طائف کے لئے	٩١
کتاب لاهل عمان	٩٢	فرمان اہل عمان کے لئے	٩٢

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ليس على العرب الجزية	۹۳	نہیں ہے عرب پر جزیہ	۹۳
كتاب الى باذان ملك اليمن ب	۹۳	فرمان باذان حاکم یمن کے لئے	۹۳
كتاب كسرى ملك الفارس الى باذان	۹۴	نامہ کسریٰ شاہ فارس کا طرف باذان کے	۹۴
كتاب الشيروية ملك فارس الى باذان	۹۴	نامہ ہرمز شاہ فارس کا باذان کی طرف	۹۴
كتاب لبديل بن ورقاء ب	۹۵	فرمان بدیل بن ورقاء کے لئے	۹۵
الحلفاء يشركون في العهد	۹۸	خلفاء شریک ہیں عہد میں	۹۸
معنى الهجرة وما اختلف فيه	۹۸	معنی ہجرت کے اور اوس کا اختلاف	۹۸
معنى قوله ولو هاجر بارضه -	۱۰۰	معنی قولہ ولو ہاجر بارضہ کے	۱۰۰
يجب مراعاة الحلفاء في العهد	۱۰۰	واجب ہے رعایت خلفاء کے عہد میں	۱۰۰
كتاب الى بكر بن وائل ب	۱۰۰	فرمان بکر بن وائل کی طرف	۱۰۰
كتاب لبلال بن حارث المزني	۱۰۱	فرمان بلال بن حارث مزنی کی طرف	۱۰۱
كتاب الى بني زهير	۱۰۲	فرمان بن زہیر کی طرف	۱۰۲
حكم الصفي للامام	۱۰۴	حکم صفی کا امام کے لئے	۱۰۴
كتاب الى بني نهد	۱۰۵	فرمان بنی نہد کی طرف	۱۰۵
نسخته برواية اخرى	۱۰۷	اسی کا نسخہ دوسری روایت سے	۱۰۷
في الخيل صدقة	۱۱۳	گھوڑی میں زکوٰۃ ہے	۱۱۳
بيان فصاحته وبلاغته صلى الله عليه وسلم	۱۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان	۱۱۳
كتاب بني جينة وهو يهود عقبة	۱۱۵	فرمان بنی جینہ کے نام جو یہود عقبہ میں	۱۱۵
كتاب لبني بارق	۱۱۶	فرمان بنی بارق کے لئے	۱۱۶
للضيف حق على كل بلد	۱۱۷	مہمان کے لئے حق ہے ہر شہر میں	۱۱۷
حكم لقطة الثمار للمسافر	۱۱۸	حکم گرے ہوئے پھلوں کا مسافر کے لئے	۱۱۸
كتاب بني ضمرة	۱۱۸	فرمان بنی ضمرہ کے لئے	۱۱۸
كتاب تبع الاول الى رسول الله صلى الله عليه وسلم	۱۱۹	نامہ تبع اول کا بنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹
الايمان قبل البعثة	۱۲۲	ایمان لانا مبعوث ہونے سے اول	۱۲۲
كتاب لتميم بن اوس الداري	۱۲۳	فرمان تمیم بن اوس داری کے لئے	۱۲۳
نسخته برواية لشيخ دحلان	۱۲۵	اوس کا نسخہ شیخ دحلان کی روایت سے	۱۲۵
تجديد نسخة الكتاب بعد الهجرة	۱۲۶	تجدید فرمان بعد ہجرت	۱۲۶
كتاب ابي بكر رض لابي عبيدة رض في بني تميم	۱۲۷	نامہ ابوبکر رض کا بنام ابوعبیدہ رض بنی تمیم کے بارے میں	۱۲۷
الخمر لا ينتفع به عند المسلمين	۱۲۷	خمر سے مسلمان کسی طرح نفع نہیں اٹھا سکتا	۱۲۷
بيع ما يحرم لبسه	۱۲۸	بیچنا اوس شے کو جس کا پہننا جائز نہیں ہے	۱۲۸
استنباط ترتيب الخلافة كما وقع	۱۲۹	استنباط ترتیب خلافت کا جس طرح کہ واقع ہوا	۱۲۹
كتاب لثمامة بن اثال	۱۲۹	فرمان ثمامہ ابن اثال کے نام	۱۲۹
كتاب لجرد بن عمرو العذري	۱۲۹	فرمان جرد بن عمرو عذری کے لیے	۱۲۹
كتاب لجميل بن ردام العذري	۱۳۰	فرمان جمیل بن روام عذری کے لیے	۱۳۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتاب لجنادۃ الازدی	۱۳۰	فرمان جنادہ ازدی کے لئے	۱۳۰
کتاب لجنادۃ غیر منسوب	۱۳۱	فرمان جنادہ غیر منسوب	۱۳۱
کتاب لجنی المعروف بحرز ابی دجانۃ	۱۳۱	کتاب بنام جنی جو مشہور ہیں حرز ابی دجانہ کے نام سے	۱۳۱
کتاب الی جیفر وعبد ملکی عمان	۱۳۳	فرمان جیفر وعبد کی جانب جو بادشاہ ہیں عمان کے	۱۳۳
کتاب الیہما وغیرہما من ملوک عمان	۱۳۴	فرمان اون دونو کیطرف اور جو اون کے سوا تھے بادشاہ عمان	۱۳۴
حکم اوقاف غیر ملۃ الاسلام	۱۳۵	غیر مذہب اسلام کے اوقاف کا حکم	۱۳۵
کتاب لحارث بن ابی شمر الغسانی	۱۳۵	فرمان حارث بن ابی شمر غسانی کے لئے	۱۳۵
کتاب لحارث بن کلال و معافیر وهمدان	۱۳۵	فرمان حارث بن کلال اور معافیر و ہمدان کے لئے	۱۳۵
صیغ اداء الحدیث وما اختلفوا فیہ	۱۳۷	صیغہ بیان حدیث کے اور راونکا اختلاف	۱۳۷
ایضا کتاب لحارث ومسروح ونعیم بنی عبد کلال	۱۳۷	یہ بھی فرمان ہے حارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال کیلئے	۱۳۷
کتاب لحارث بن زہیر بن اقیش العکلی	۱۳۸	فرمان حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے لئے	۱۳۸
کتاب لحارثۃ وحصن بنی اقطن	۱۳۵	فرمان حارثہ وحصن بن قطن کے لئے	۱۳۹
کتاب لحبیب بن عمرو الطائی	۱۳۹	فرمان حبیب بن عمرو طائی کے لئے	۱۳۹
کتاب لحصین بن نضلۃ الاسدی	۱۴۰	فرمان حصین بن نضلہ اسدی کے لئے	۱۴۰
کتاب لخالد بن الولید	۱۴۰	فرمان خالد بن ولید کے لئے	۱۴۰
کتاب خالد رضی اللہ عنہ الی رسول اللہ صلعم	۱۴۱	عریضہ خالد کا رسول اللہ کی خدمت میں	۱۴۱
کتاب لخالد بن ضماد الازدی	۱۴۲	فرمان خالد بن ضماد ازدی کے لئے	۱۴۲
ایواء المحدث	۱۴۳	پناہ دینا بدعتی کو	۱۴۳
کتاب لخزیمۃ بن عاصم العکلی	۱۴۳	فرمان خزیمہ بن عاصم عکلی کے لئے	۱۴۳
کتاب لذرعۃ بن سیف	۱۴۴	فرمان ذرعہ بن سیف کے لئے	۱۴۴
الصدقۃ لا تحل لمحمد ولا لاہل بیتہ	۱۴۵	صدقہ نہیں جائز ہے محمد اور نہ اہل بیت کے لئے	۱۴۵
کتاب لربیعۃ بن ذی مرحب الحضرمی	۱۴۷	فرمان ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کے لئے	۱۴۷
المرتہن لا ینتفع بما فی المرہون ثم اختلفوا فیہ	۱۴۸	مرتہن شئے مرہونہ سے نفع حاصل نہیں کرسکتا اور اسکا اختلاف	۱۴۸
کتاب لربیع بن معویۃ ومطرف بن عبد اللہ وانس	۱۴۸	فرمان ربیع بن معویہ ومطرف بن عبد اللہ اور انس بن	۱۴۸
ابن المنتفق	״	منتفق کے نام	״
کتاب لرزین بن انس سلمی	۱۴۹	فرمان رزین بن انس سلمی کے نام	۱۴۹
کتاب لرفاعۃ بن زید الجذامی	۱۵۰	فرمان رفاعہ بن زید جذامی کے نام	۱۵۰
الامان یقید بالزمان	۱۵۱	امان مقید بازمان ہوسکتی ہے	۱۵۱
کتاب لزمل بن عمرو العذری	۱۵۱	فرمان زمل بن عمرو عذری کے لئے	۱۵۱
کتاب لزیادۃ بن جہور اللخمی	۱۵۲	فرمان زیادہ بن جہور لخمی کے لئے	۱۵۲
کتاب لسعید بن سفیان الرعینی	۱۵۲	فرمان سعید بن سفیان رعینی کے لئے	۱۵۲
کتاب لسلمۃ بن مالک السلمی	۱۵۳	فرمان سلمہ بن مالک اسلمی کے لئے	۱۵۳
کتاب لسہیل بن عمرو	۱۵۴	فرمان سہیل بن عمرو کے لئے	۱۵۴
کتاب لسلمان الفارسی	۱۵۴	فرمان سلمان فارسی کے لئے	۱۵۴
کتاب الی شرحبیل وحارث و نعیم بنو عبد کلال	۱۵۵	فرمان شرحبیل وحارث ونعیم بنو عبد کلال کی طرف	۱۵۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
الساعی اذا ظلم علی احد الشریکین فالزیادۃ لا یرجع علی شریکہ	۱۶۰	عامل زکوٰۃ جبکہ ظلم کرے ایک شریک پر وہ زیادتی اوپر دوسرے شریک کے نہ ہے	۱۶۰
صحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند علی رضہ	۱۶۱	صحیفہ رسول اللہ کا جو علی رضہ کے پاس تھا	۱۶۱
تحریر صلح الحدیبیۃ	۱۷۰	تحریر صلح حدیبیہ	۱۷۰
بیان الرای باقسامہ الصحیح والباطل وتفصیل الکلام فیہ	۱۷۸	بیان رائے کا مع اوس کے اقسام صحیح باطل کے اور اوسمیں تفصیل	۱۷۸
اختلاف الروایات فی الصلح	۱۷۸	اختلاف روایات کا تحریر صلح میں	۱۷۸
بیان الاختلاف فی کاتب کتاب صلح الحدیبیۃ	۱۷۹	بیان اختلاف کاتب کا صلح حدیبیہ میں	۱۷۹
بیان الاختلاف فی کتابۃ التسمیۃ فی ھذا الصلح	۱۷۹	بیان اختلاف بسم اللہ لکھے جانے کا تحریر صلح میں	۱۷۹
نسخۃ کتاب الصلح بروایۃ ابن جریر	۱۷۹	نسخہ فرمان صلح کا بروایت ابن جریر	۱۷۹
نسخۃ کتاب الصلح بروایۃ ابن سعد فی الطبقات	۱۸۱	یہ نسخہ صلح کا ہے جو ابن سعد نے کتاب طبقات میں روایت کیا ہے	۱۸۱
الاشتراک فی الھدی وما اختلفوا فیہ	۱۸۴	شرکت ہدی میں اور اوسکا اختلاف	۱۸۴
تعظیم لشعائر اللہ	۱۸۷	تعظیم شعائر اللہ	۱۸۷
طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبہ	۱۸۷	طواف قدوم اور اوس کے وجوب کا اختلاف	۱۸۷
یجوز للمسلم خلاف المشروع اذا لم یکن فیہ حرج شرعی	۱۸۸	جایز ہے مسلمان کو امر مشروع کا خلاف کرنا جبکہ اسمیں کوئی شرعی حرج نہو	۱۸۸
کتاب لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبۃ	۱۸۸	فرمان صیفی بن عامر سردار بنی ثعلبہ کے نام	۱۸۸
کتاب لضحاک بن سفیان الکلابی	۱۸۹	فرمان ضحاک بن سفیان کلابی کے لئے	۱۸۹
کتاب لعامر بن اسود الطائی	۱۹۰	فرمان عامر بن اسود طائی کے لئے	۱۹۰
کتاب الی عامۃ المؤمنین	۱۹۰	فرمان عام مسلمانوں کی طرف	۱۹۰
نھی عن بیع ما لیس عندک	۱۹۱	منع کیا گیا ہے اوس چیز کے بیچنے سے جو تیرے پاس نہو	۱۹۱
وطی الحبالی	۱۹۱	جماع حاملہ سے	۱۹۱
کتاب لعبد یغوث بن وعلۃ الحارثی	۱۹۱	فرمان عبد یغوث بن وعلہ حارثی کے لئے	۱۹۱
کتاب لعبادۃ بن الاشیب العنزی	۱۹۲	فرمان عبادہ بن اشیب عنزی کے لئے	۱۹۲
کتاب الامام مطاع	۱۹۲	تحریر امام کی اطاعت چاہیے	۱۹۲
کتاب لعبد اللہ بن عکیم	۱۹۳	فرمان عبد اللہ بن عکیم کے لئے	۱۹۳
الاستمتاع من اھاب المیتۃ وعصبھا	۱۹۳	مردار کی کھال اور پٹھوں سے نفع حاصل کرنا	۱۹۳
کتاب لعباس بن عبد المطلب	۱۹۵	فرمان عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۵
نسخۃ کتاب لعباس بروایۃ ابن سعد فی الطبقات	۱۹۵	یہ بھی فرمان ہے حضرت عباس کے نام	۱۹۵
الھجرۃ وحکم المستضعفین	۱۹۶	ہجرت اور مستضعفین کا حکم	۱۹۶
ایضا کتاب لعباس بن عبد المطلب	۱۹۷	یہ بھی فرمان ہے عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۷
القبض شرط فی صحۃ الھبۃ	۱۹۷	قبضہ شرط ہے صحت ہبہ میں	۱۹۷
کتاب لعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۱۹۸	فرمان عثمان بن عفان کے لئے	۱۹۸
کتاب لعداء بن خالد	۱۹۸	فرمان عداء بن خالد کے لئے	۱۹۸
تبیین عیب المبیع وعدمہ علی المشتری	۱۹۹	مبیع کا عیب خریدار پر ظاہر کر دینا چاہئے	۱۹۹
جواز الکتاب فی بیع الحاضر	۲۰۰	جواز تحریر کا بیع حاضر میں	۲۰۰
کتاب لملک ذو خیوان الھمدانی	۲۰۰	فرمان ملک ذو خیوان ہمدانی کے لئے	۲۰۰
عقد الامان یصح بالتعلیق	۲۰۱	عقد امان تعلیق کے ساتھ جائز ہے	۲۰۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
كتاب الى عمير ذى مران	۲۰۲	فرمان عمیر ذی مران کی طرف	۲۰۲
خبر الواحد وما اختلف فيه	۲۰۳	خبر واحد اور اوسکا اختلاف	۲۰۳
الصدقة لا تحل لمحمد (والتفصيل فيه مضى فى صفحہ ۱۳۵)	۲۰۳	صدقہ نہیں جائز ہے محمدؐ کے لئے (اور اسکی تفصیل گذر گئی ص۱۹۵ میں)	۲۰۳
كتاب لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن	۲۰۴	فرمان عمرو بن حزم کے لئے جبکہ اونکو یمن بھیجا تھا	۲۰۴
كتاب لعمرو بن حزم ايضاً	۲۰۴	یہ فرمان بھی عمرو ابن حزم کے نام ہے	۲۰۴
لا خيار فى مجلس البيع والاختلاف فيه	۲۱۱	نہیں خیار ہے مجلس بیع میں اور اسکا اختلاف	۲۱۱
أُحلّت لكم بهيمة الانعام	۲۱۲	حلال کیے گئے تمہارے لئے چوپایہ جانور	۲۱۲
الاصطياد للمحرم حرام ما دام محرماً	۲۱۲	شکار محرم کے لئے بحالت احرام	۲۱۳
وما علمتم من الجوارح وبيان انه ما المراد بالجوارح	۲۱۳	معنی وما علمتم کے اور یہ کہ جوارح سے کیا مراد ہے	۲۱۳
وينهى ان يجتبى	۲۱۳		۲۱۳
عقص الشعر فى الصلوة	۲۱۳	بالوں کا چوٹا باندھنا نماز میں	۲۱۳
اسباغ الوضوء	۲۱۴	وضوء کا اکمال	۲۱۴
غسل المرافق فى الوضوء	۲۱۴	کہنیوں کا دہونا وضو میں	۲۱۴
اختلاف العلماء فى مسح الرأس	۲۱۵	اختلاف علما کا مسح راس میں	۲۱۵
التغليس بصلوة الصبح افضل او الاسفار	۲۱۶	غلس میں پڑھنا صبح کی نماز کا افضل یا اسفار کرنا	۲۱۶
افضل وقت صلوة الظهر	۲۱۷	افضل وقت نماز ظہر کا	۲۱۷
وقت صلوة العصر	۲۱۸	وقت نماز عصر کا	۲۱۸
اختلاف العلماء فى اول وقت المغرب	۲۱۸	اختلاف علماء اول وقت مغرب میں	۲۱۸
اختلافهم فى آخر وقته	۲۱۸	اختلاف علماء کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸
وقت صلوة العشاء ومدة امتدادها	۲۱۹	وقت صلوٰۃ عشاء اور یہ کہ وہ کب تک ہے	۲۱۹
الغسل عند الرواح الى الجمعة	۲۲۰	جمعہ کی نماز کو جانے کا غسل	۲۲۰
كتاب فى الصدقات وكان عند عمر رض واشتهر بها	۲۲۰	فرمان صدقات کے بارے میں عمر رض کے پاس تھا اور آپکے نام سے مشہور ہوا	۲۲۰
كتاب لعمائر كلب مع قطن بن حارثة	۲۲۲	فرمان قبائل کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ساتھ	۲۲۲
كتاب لعمرو بن مرة الجهنى ولقومه	۲۲۵	یہ فرمان عمرو ابن مرہ کے نام ہے	۲۲۵
كتاب العهد بين المهاجرين والانصار	۲۳۰	تحریر عہد کے درمیان مہاجرین وانصار کے	۲۳۰
اشتراك الكفار فى صلح المسلمين بينهم	۲۳۷	شریک کرنا کفار کو مسلمان کے آپس کے عہد میں	۲۳۷
كتاب لنجيع بن عبد الله البكائى	۲۳۷	فرمان نجیع بن عبد اللہ بکائی کے لئے	۲۳۷
كتاب لفروة بن عمرو الجذامى	۲۳۸	فرمان فروہ بن عمرو جذامی کے لئے	۲۳۸
كتاب الى قيس بن مالك الارحبى	۲۳۹	فرمان قیس بن مالک ارحبی کی طرف	۲۳۹
كتاب بقيلة بنت المخرمة التميمية	۲۴۱	فرمان قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کی جانب	۲۴۱
كتاب الله فى تسمية اهل الجنة واهل النار	۲۴۷	کتاب اللہ اہل جنت اور اہل نار کے تعیین کی بابت	۲۴۷
ايضاً نسخته بتخريج الطبرانى	۲۴۸	اسکا نسخہ طبرانی کی تخریج سے	۲۴۸
ايضاً نسخته بتخريج البزار	۲۴۸	اوسی کا نسخہ بزار کی تخریج سے	۲۴۸
ايضاً كتاب من الله لاهل الجنة	۲۴۹	اللہ کا فرمان اہل جنت کے نام پر	۲۴۹
ايضاً كتاب من الله فى زبر محفوظة	۲۴۹	اللہ کا فرمان جو لوح محفوظ میں ہے	۲۴۹

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتاب الی کسری ملک الفارس	۲۵۰	فرمان کسریٰ شاہ فارس کی طرف	۲۵۰
ایضاً نسخۃ بروایۃ الخطیب	۲۵۱	اسیکا نسخہ بروایت خطیب	۲۵۱
ماعز بن ماعز البکائی	۲۵۲	ماعز کے نام پر فرمان	۲۵۲
کتاب لمالک بن احمر	۲۵۳	فرمان مالک بن احمر کے لئے	۲۵۳
یعطی الغارمون من الخمس	۲۵۵	دی جاوین قرضدار خمس میں سے	۲۵۵
کتاب لمالک بن عبید الخشخاش	۲۵۶	فرمان مالک بن عبید الخشخاش کے لئے	۲۵۶
کتاب لمجاعۃ بن مرارۃ السلمی	۲۵۷	فرمان مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۷
یعطے الدیۃ من الخمس اذا لم تکن الواقعۃ ما تحمل الدیۃ	۲۵۸	جبکہ واقعہ ایسا ہو کہ نہ معلوم ہو کہ دیت کا بار کس پر ڈالا جائے تو وہ خمس سے ادا	۲۵۸
کتاب ایضاً لمجاعۃ بن مرارۃ السلمی	۲۵۸	یہ بھی فرمان ہے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۸
کتاب لمسیلمۃ الکذاب	۲۵۹	فرمان مسیلمہ کذاب کے لئے	۲۵۹
تتمہ کتاب مجاعۃ بن مرارہ السلمی	۲۵۹	تتمہ کتاب مجاعہ بن مرارہ سلمی کا	۲۵۹
کتابٌ لمجاعۃ ایضاً	۲۵۹	مجاعہ کے نام پر تیسری کتاب	۲۵۹
کتاب مسیلمۃ الی رسول اللہ	۲۶۰	نامہ مسیلمہ کا رسول اللہ کی خدمت میں	۲۶۰
نسخۃ کتاب رسول اللہ الیہ بروایۃ ابن سعد	۲۶۰	نسخہ فرمان رسول اللہ کا مسیلمہ ہی کی طرف بروایت ابن سعد	۲۶۰
کتاب لمصعب بن زبیر	۲۶۱	فرمان مصعب بن زبیر کے لئے	۲۶۱
کتاب لمطرف بن کاهن الباهلی	۲۶۲	فرمان مطرف بن کاہن باہلی کے لئے	۲۶۲
احیاء ارض موتی	۲۶۳	پڑت زمین کا آباد کرنا	۲۶۳
اختلاف نصاب البقر	۲۶۳	بکری کے نصاب کا اختلاف	۲۶۳
کتاب لمطرف بن بهصل	۲۶۵	فرمان مطرف بن بہصل کے لئے	۲۶۵
کتاب لمعدیکرب بن ابرهہ	۲۶۸	فرمان معدیکرب بن ابرہہ کے لئے	۲۶۸
للامام ان یتصرف فی ارض الحربی	۲۶۸	امام کو حربی کی زمین میں تصرف کرنا جائز ہے	۲۶۸
کتاب لمعاذ بن جبل رض	۲۶۸	فرمان معاذ بن جبل کے لئے	۲۶۸
قبول الهدیۃ للامیر	۲۶۹	امیر کو ہدیہ قبول کرنے کا حکم	۲۶۹
کتاب لمعاذ بن جبل حین توفی ولدہ	۲۷۰	فرمان بنام معاذ بن جبل جبکہ ان کے لڑکے کی وفات ہوئی تھی	۲۷۰
ایضاً نسخۃ بتخریج ابی نعیم فی الحلیۃ	۲۷۱	اوسی کا نسخہ بہ تخریج ابی نعیم	۲۷۱
ایضاً نسخۃ بتخریج الخطیب	۲۷۴	اوسی کا نسخہ بہ تخریج خطیب	۲۷۴
کتاب لمقوقس عظیم القبط	۲۷۷	فرمان بنام مقوقس حاکم قبط	۲۷۷
کتاب المقوقس الیہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۰	نامہ مقوقس کا بخدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۰
ایضاً نسخۃ کتاب رسول اللہ لمقوقس بروایۃ الواقدی	۲۸۰	یہی نسخہ ہے اوس فرمان کا جو مقوقس کو لکھا بروایت واقدی	۲۸۰
قبول هدیۃ الکافر	۲۸۱	قبول ہدیہ کافر کا حکم	۲۸۱
کتاب لمنذر بن ساوی ملک بحرین	۲۸۲	فرمان بنام منذر بن ساوی بادشاہ بحرین	۲۸۲
کتاب منذر الی رسول اللہ صلعم	۲۸۳	نامہ منذر کا بخدمت رسول اللہ	۲۸۳
ایضاً کتاب لمنذر	۲۸۴	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۴
ایضاً کتاب لمنذر فی مجوس ہجر	۲۸۵	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر مجوس ہجر کے بارہ میں	۲۸۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ایضاً کتاب الی المنذر	٢٨٦	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	٢٨٦
ایضاً کتاب الی المنذر	٢٨٦	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	٢٨٦
کتاب لمہاجر بن امیۃ فی وائل بن حجر	٢٨٦	فرمان بنام مہاجر امیہ وائل بن حجر کے بارہ میں	٢٨٦
کتاب لمہری بن الابیض	٢٨٧	فرمان مہری بن ابیض کے لئے	٢٨٧
کتاب الی النجاشی عظیم الحبشۃ	٢٨٩	فرمان نجاشی بن حبشہ کی طرف	٢٨٩
کتاب النجاشی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم	٢٩٠	نامہ نجاشی کا بخدمت رسول اللہ صلعم	٢٩٠
کتاب الی النجاشی الذی غیر السابق	٢٩١	فرمان نجاشی کی طرف اور غیر ہے اوس نجاشی کا جو اور گذر گیا	٢٩١
کتاب لنہشل بن مالک الوائلی	٢٩٣	فرمان نہشل بن مالک وائلی کے لئے	٢٩٣
کتاب لوائل بن حجر رض	٢٩٤	فرمان وائل بن حجر کے لئے	٢٩٤
کتاب ایضا لوائل بن حجر رض	٢٩٥	یہ بھی فرمان ہے وائل بن حجر کے لئے	٢٩٥
احکام الزانی	٢٩٩	احکام زانی کے	٢٩٩
کتاب لوفد غامد	٣٠٣	فرمان وفد غامد کے لئے	٣٠٣
کتاب لوفد ثقیف	٣٠٥	فرمان وفد ثقیف کے لئے	٣٠٥
انزال المشرک فی المسجد	٣٠٨	اتارنا مشرک کا مسجد میں	٣٠٨
المستحق لامارۃ القوم افقہھم و اعلمھم بکتاب اللہ	٣٠٨	قوم پر امیر بنائے جانیکا مستحق وہ ہی جو قرآن کو سب سے زیادہ جاننے والا	٣٠٨
ھدم مواضع الشرک التی تتخذ بیوتا للطواغیت	٣٠٩	مندروں کے گرانے کا حکم	٣٠٩
حکم وادی وج ھل ھو حرم	٣٠٩	وادی وج کا علم کہ کیا وہ حرم ہے	٣٠٩
وصیۃ من آدم ابو البشر	٣١٠	وصیت حضرت آدم کی جانب سے	٣١٠
کتاب الی ھرقل ملک الروم	٣١١	فرمان ہرقل شاہ روم کی جانب	٣١١
کتاب ایضا الی ھرقل کما رواہ ابو عبید	٣١٣	یہ بھی فرمان ہے ہرقل کی جانب بروایت ابو عبید	٣١٣
کتاب لھرمزان ملک الفارس	٣١٣	فرمان ہرمزان بادشاہ فارس کے لئے	٣١٣
کتاب الی ھلال صاحب بحرین	٣١٤	فرمان بنام ہلال حاکم بحرین	٣١٤
کتاب لھوذۃ بن علی	٣١٤	فرمان ہوذہ بن علی کے لئے	٣١٤
جواب من ھوذۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم	٣١٤	جواب ہوذہ کا رسول اللہ صلعم کی خدمت میں	٣١٤
کتاب لیزید بن الطفیل الحارثی	٣١٦	فرمان یزید بن طفیل حارثی کے لئے	٣١٦
کتاب لیزید بن محجل الحارثی	٣١٦	یزید بن محجل حارثی کے لئے فرمان	٣١٦
کتاب لیحنہ بن رویہ	٣١٦	یحنہ بن رویہ کے لئے فرمان	٣١٦
ایضاً کتاب لیحنہ بن رویہ	٣١٧	یہ بھی فرمان ہے یحنہ بن رویہ کے لئے	٣١٧
کتاب لیھود خیبر	٣١٩	فرمان یہود خیبر کے لئے	٣١٩
ایضاً کتاب لیھود خیبر	٣٢٠	یہ فرمان بھی یہود خیبر کے لئے ہے	٣٢٠
فہرست المسائل بترتیب الفقہ		**فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ**	
کتاب الطہارۃ		**طہارت کی کتاب**	
اسباغ الوضوء	٢١٤	کمال وضوء	٢١٤

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
غسل المرافق فی الوضوء	۲۱۴	وضو میں کہنیوں کو دھونا	۲۱۴
الغسل عند الرواح الی الجمعة	۲۲۰	جمعہ کو جاتے وقت غسل کرنا	۲۲۰
اختلاف العلماء فی مسح الراس	۲۱۵		
كتاب الصلوة		**نماز کی کتاب**	
جمع بین صلوتین	۸۶	دو نمازوں کا جمع کرنا	۸۶
عقص الشعر فی الصلو	۲۱۳	نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا	۲۱۳
ابواب وقات الصلوة			
افضل وقت صلوة الظهر	۲۱۷	نماز ظہر کا افضل وقت	۲۱۷
وقت العصر	۲۱۸	عصر کا وقت	۲۱۸
اختلاف العلماء فی اول وقت المغرب	۲۱۸	مغرب کے اول وقت میں علما کا اختلاف	۲۱۸
اختلافهم فی آخر وقته	۲۱۸	اختلاف علما کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸
وقت العشاء ومدة امتدادها	۲۱۹	وقت عشار اور یہ کہ وہ کب تک رہتا ہے	۲۱۹
التغليس بصلوة الصبح افضل ام الاسفار	۲۱۶	صبح کی نماز اندھیرے ہی سے پڑھنا افضل ہے یا روشنی ہو جانے پر	۲۱۶
كتاب الحج		**حج کی کتاب**	
الاشتراك فی الهدی وما اختلفوا فيه	۱۸۴	قربانی میں شرکت اور اوس کا حکم	۱۸۴
طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبه	۱۸۷	طواف قدوم اور اوس کے وجوب کی بابت اختلاف	۱۸۷
تعظيم لشعائر الله	۱۸۷	تعظیم شعائر اللہ	۱۸۷
الاصطياد للمحرم محرما ما دام محرما	۲۱۲	شکار محرم کے لئے بحالت احرام	۲۱۲
ابواب فضائل مكة		اختلافهم فی شرط الزكوة	۴۹
		بيان حق الزكوة	۸۹
حكم قطع الاشجار بمكة	۵۵	حكم الاوقاص	۴۸
تنفير الصيد بمكة وما اختلفوا فيه	۵۴	حكم المعدن	۵۷
حكم لقطة مكة	۵۶	حكم الركاز	۵۸
كتاب الزكوة		معنى قوله لاخلاط ولا وراط وحكمه	۶۲
اختلافهم فيما زاد على عشرين ومائة فی صدقة الابل	۴۸	دفع الاموال الی الامام	۴۷
نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فيه	۴۸	الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بيته	۱۴۵ و ۲۰۳
بعض احكام نصاب الغنم	۴۷	**كتاب النكاح**	
اختلاف نصاب البقر	۲۴۳	نكاح الشغار وما اختلفوا فيه	۸۲
نصاب الفضة	۵۰	وطی الحبالی	۱۹۱
الاصل فی زكوة الزرع	۴۱	**كتاب البيوع**	
الصدقة فی اموال التجارة	۴۱	لاخيار فی مجلس البيع والاختلاف فيه	۲۱۱
فی الخيل صدقة	۱۱۳	بتبيين عيب المبيع واعلامه للمشتري	۱۹۹

مضمون	صفحہ
اختلافهم في بيع الحيوان	٥٢
بالحيوان	//
جواز الكتاب في بيع الحاضر	٢٠٠
نهي عن بيع ماليس عندك	١٩١
بيع مايحرم لبسه	١٢٨
حكم الربوا عند اهل الكتاب	٦٦
معنى لايفرق بين والدة	٥١
وولدها	//
كتاب الحظر والاباحة	
خبر الواحد وما اختلف فيه	٢٠٢
حكم لقطة الثمار للمسافر	١١٨
ايواء المحدث	١٢٣
بيان الراى باقسامه الصحيح	١٦٨
والباطل في تفصيل الكلام فيه	//
للضيف حق على كل بلد	١١٧
يجوز للمسلم خلاف المشروع	١٨٨
اذا لم يكن فيه حرج	//
الاستمتاع من اهاب	١٩٣
الميتة وعصبها	//
احلت لكم بهيمة الانعام	٢١٢
قبول هداية الكافر	٢٨١
انزال المشرك في المسجد	٣٠٨
كتاب الاشربة	
الخمر لاينتفع به عند المسلمين	١٢٧
في بيان الخمر والاختلاف فيه	٨١
معنى الغبيراء وحكمه	٩١
كتاب الجهاد والسير	
مايخاطب به الكفار في	٦١ و ٧٠
دعوة الاسلام	//
الكافر لايخاطب بالاحكام	٤٧
اهانة رسل الكفار	٦٥
كتاب الامام مطاع	١٩٢
حكم العهد	٦٦

مضمون	صفحہ
الخلفاء يشتركون في العهد	٩٨
يجب مراعاة الخلفاء في العهد	١٠٠
الامان يجوز بالشرط	٥٩
الامان يقيد بالزمان	١٥١
عقد الامان يصح بالتعليق	٢٠١
الاشتراط على الكفار	٦٦
بما يشاء من المصالح	//
الصلح على مايريده الامام	٦٥
اشتراك الكفار في صلح	٢٣٢
المسلمين بينهم	//
للامام ان ياخذ من رعيته	٨٦
من الحلقة والسلاح مايرى من الصلاح	//
حكم الصفي للامام	١٠٣
ارض النزول	٨٥
من احيى ارضا مواتا	٢٦٣
للامام ان يتصرف في	٢٦٨
الحربي	//
معنى الهجرة وما اختلف فيه	٩٨
معنى قوله ولوهاجر بارضه	١٠٠
الهجرة وحكم المستضعفين	١٩٦
استنباط ترتيب الخلافة	١٢٩
حكم وادى وج هل هو حرم	٣٠٩
يعطى الغارمون من الخمس	٢٥٥
قبول الهدية للامير	٢٦١
هدم مواضع الشرك التي يتخذ	٣٠٩
بيوتا للطواغيت	//
المباهلة	٦٥
الحقوق تعم كل شيئ	٥٢
حكم المعتق	٥٢
كتاب المسابقة	
بيان المسابقة	٤٣
حكم الجلب والجنب	٤٣

مضمون	صفحہ
الفصل في حكم السبق والرهان	٤٣
وصورة المتفقة والمختلف فيها	//
فصل في فروع مسئلة السباق	٤٣
مسائل شتى	
الايمان قبل البعثة	١٣٢
المرتهن لاينتفع بمنافع المرهون	١٢٨
وما اختلفوا فيه	//
حكم اوقاف غير ملة الاسلام	١٣٥
القبض شرط في صحة الهبة	١٩٧
فضل العرب	٥٢
ليس على العرب الجزية	٩٣
حكم الامام الفاسق	٤٧
معنى شهادة الله والفرق بينها	٨٧
وبين شهادة غيره تعالى	//
يعطى الداية من الخمس اذا	٢٥٨
لم تكن الواقعة	//
ما تحمل الداية	١٧٣
صيغ اداء الحديث وما اختلفوا فيه	١٣٧
احكام الزاني	٢٩٩
وما علمتم من الجوارح وبيان	٢١٣
انه ما المراد بالجوارح	//
الساعي اذا ظلم على احد الشريكين	١٦٠
بالزيادة لايرجع بشيء منها على	//
شريكه =	//
هل يجوز ان يكتبه باسم	٦١
آله اسحق وابراهيم	//
نهى ان يجتبى	٢١٣
المستحق لامامة القوم افقههم	٣٠٨



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ۰ الرحمن الرحيم ۰ ملك
يوم الدين ۰ اياك نعبد واياك نستعين ۰
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۰
اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد -
ثم صل وسلم وبارك على محمد وعلى آله واصحابه
خصوصاً على خير البشر بعد الانبياء ابى بكر
الصديق الذى قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى حقه لو كنت متخذا من امتى
خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا وقال صلى الله
عليه وسلم ابى الله والمؤمنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر رضى الله عنه وعلى مزين
المنبر والمحراب امير المؤمنين عمر بن
الخطاب الذى قال رسول الله صلى الله

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک الہی
ہمکو راہ راست پر قایم رکھہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا - پہر درود و سلام و برکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنوں کو ناپسند
ہے کہ ابوبکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر و محراب کی
زیبایش امیر المومنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ،
اور امیر المومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

عليه وسلم في حقه ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رضي الله عنه وعلى
ذي النورين امير المؤمنين ابي عمرو عثمان
ابن عفان الذي قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبيها عثمان رضي الله عنه وعلى صاحب ولاية
المؤمنين واميرهم علي بن ابي طالب الذي
قال في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن ابي طالب
ومن كنت وليه فعلي وليه رضي الله عنه وعلى
سيدي شباب اهل الجنة الحسن والحسين
الذين قال في حقهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة وان احب اهل بيتي الي الحسن والحسين
رضي الله عنهما وعلى امهما سيدة النساء التي قال
في حقها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فاطمة
بضعة مني من اغضبها فقد اغضبني رضي الله
عنها وعلى ابي عمارة حمزة بن عبد المطلب الذي
قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد
الشهداء عند الله يوم القيمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمكتوب عند الله في السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضي الله عنه وعلى
ابي الفضل عباس بن عبد المطلب الذي قال
في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس
مني وانا منه رضي الله عنه وعلى الستة الباقية
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرين
والانصار والتابعين الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت
کا زیادہ پختہ کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جسپر اوس کا غضب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکھا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
ومومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تیرا

عليهم اجمعين۔
اللهم اغفر لی و لاسلافی و لجميع المؤمنين
والمؤمنات انك سميع مجيب الدعوات
واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك و وفقنا
لما تحب وترضاه وايدنا بالامام العادل الراحم
بنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا انك انت
الغفور الرحيم۔ عباد الله۔ رحمكم الله لقد من
الله عليكم اذ بعث فيكم ومنكم الانبياء و
الرسل و انزل عليهم صحفا مطهرة فيها كتب
قيمة وامر فيها ان تعبدوا الله مخلصين له
الدين حنفاء وتقيموا الصلوة وتوتوا الزكوة
فقد جاءتكم البينة فمنكم من آمن بالرسل
وصدقوا بما انزل عليهم وامتثلوا بما جاؤا به
من الاوامر والنواهي والحلال والحرام ومنكم
من كفر بهم وبما انزل عليهم من اهل الكتاب
والمشركين الذين خالفوا دين الاسلام وما
الدين عند الله الا الاسلام۔

امابعد۔ فان الله عز وجل انزل الكتاب
على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما انزل على
الانبياء من قبل و قال تعالى فيه يا ايها الرسول
بلغ ما انزل اليك فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم
رسالات ربه وامرنا بان يبلغ الشاهد الغائب
فمن تبليغه صلى الله عليه وسلم ما كتب الى ملوك
الارض من العرب والعجم لما كانت بعثته
عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر
فدعاهم الى الاسلام ومنه ما كتب الى الشعوب
والقبائل في ذلك ومنه ما كتب الى عماله و ذكر فيها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تم پر نبی اور رسول بھیجے اور
اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھی ہیں
اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو
شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو
اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تم پر آچکا سو تم میں سے کوئی
رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔
اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور
بعض تم میں سے منکر ہوئے کو جن مشرکین و اہل کتاب نے دین
اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے
احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام
ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور آیہ میں
صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھپر نازل ہوا ہے بندوں کو
پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام
پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا
نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان
ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین
کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت
اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت
کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں
کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ
ثبت ہیں +

اور علماء مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات
جمع کئے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف
فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات
و مکتوبات کیجانب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متفرق تھا

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وقد کان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وکتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهدیین
وقد قل من اعتنی بجمع کتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم ورسالاته الا ما روی فی اشتات
من دواوین الحدیث وکتب السیر وقلیل ما هو
وقد کان صاحب کتاب المصباح المضیٔ
وهو الشیخ ابو عبد الله محمد بن علی بن احمد المقدسی
ثم المصری المعروف بابن حدیدة الانصاری
من اهل المقدس نزیل مصر قد دون کتابه
وکتب صلی الله علیه وسلم فی مجلد فی القرن
الثامن فبلغ عدة کتبه الی احدی واربعین
کتبا۔ ثم کان جدی غفر الله له ولاسلافه وبارک
فی عقبه قد استدرک علیه فی کتابه الحلیة فی
مجلد کبیر فبلغت العدة الی اربعة وخمسین
کتبا۔ ثم ان الذی ربنی وادبنی فاحسن تادیبی
اعنی والدی بلغه الله الی ما یتمناه فی دینه ودنیاه
قد امرنی بان اترجم ما جمعه جدی من کتب
رسول الله صلعم من العربیة الی لغتنا الهندیة
لکی یستفید به اهل لغتنا فان فی بلادنا قل من
یعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب
اعنی مراسلاته صلی الله علیه وسلم مما یتبارک به
عامة اهل الاسلام فبادرت الی امتثال امره لما فیه
من السعادة الابدیة وباشرت الترجمة ثم انی
قد کنت راجعت الی الاصول فی اثناء الترجمة
فرأیت مراسلاته صلعم تزید علی الاصل و
المستدرک اضعافا فلذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں ہے وہ بھی
قلیل الوجود البتہ صاحب کتاب مصباح مضی نے یعنے
شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پھر میرے جد امجد غفر اللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اور سیر نامہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چون
مکتوبات تک ہوئے اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد
نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور باب مراسلت
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ
شروع کیا۔ اثنار ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامہ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تھا یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تھا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفراً مستقلا فی الباب و ردفیہ ما فی مصباح المضی و حلیتہ جدی من الاستدراک علیہ و ما صادفتہ فی کتب الحدیث والسیر فی اثناء ذلک فجاء بحمد اللہ سفر کبیر یحمل مائۃ وستا وعشرین کتابا من مراسلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی اختلاف الروایۃ تزید عدتہ الی تسع وثلثین ومائۃ کما تراہ فیما یاتی بعد انشاء اللہ تعالیٰ۔

فاما الکتب التی اجعنا الیہا فی تصنیف ھذا الکتاب واخذنا منہا فکتاب الامامین الحافظین ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری ومسلم بن حجاج القشیری اعنی صحیحیہما وکتاب السنن لحافظ السنتہ ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی وکتاب الجامع للامام الحافظ ابی عیسے محمد بن عیسے بن سورۃ الترمذی۔ و المسند الحافظ الامام ابی داؤد سلیمان بن داؤد الطیالسی وکتاب الطبقات للامام ابی عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع وکتاب المسند الامام الائمۃ ابی عبد اللہ احمد بن حنبل وکتاب المستدرک علی الصحیحین للامام حاکم السنتہ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ النیسابوری وکتاب حلیۃ الاولیاء للامام الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی وکتاب الاستیعاب للامام ابی عمر و یوسف بن عبد اللہ القرطبی المعروف بابن عبد اللہ وکتاب جمع الجوامع وقسمہ الثانی الجامع الکبیر فی الحدیث الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وکتاب الخصائص الکبری لہ ایضا وکتاب الجامع الازہر للشیخ عبد الرؤف المناوی وکتاب اسد الغابہ

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دیسے ایسا ہی کیا الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس[۱۲۶] فرمان آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس[۱۳۹] تک پہونچتے ہیں جیسا اٰیندہ انشاء اللہ ملاحظہ کیجئیگا۔ اور جن کتابوں سے کہ نامہ مبارک اخذ کئے گئے ہیں وہ یہہ ہیں۔

کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کی وکتاب صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابو داؤد سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ ابو عیسٰے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابو داؤد سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الائمہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنتہ امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیتہ الاولیا ر امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمر و یوسف بن عبد اللہ قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں و کتاب جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرٰے اور کتاب جامع ازہر شیخ عبد الروف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب الاصابہ شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدے والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشيخ عزالدين علي بن محمد المعروف بابن الاثير
الجزري وكتاب الاصابة للشيخ شهاب الدين
ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني وكتاب
السيرة للحافظ ابي محمد عبدالملك بن هشام
الحميري وكتاب السيرة المسمى بسبل الهدى
والرشاد للشيخ محمد بن علي بن يوسف الشامي
وكتاب انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبية
للشيخ نورالدين علي الحلبي وكتاب السيرة المحمدية
للشيخ سيد احمد بن زيني دحلان المكي و المواهب
اللدنيه للشيخ شهاب الدين ابي العباس احمد بن
محمد القسطلاني وشرحه للشيخ محمد بن عبدالباقي
الزرقاني وكتاب زاد المعاد للحافظ محمد بن ابي بكر
المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب السيرة المحمدية
كرامت علي الدهلوي وغير ذالك من كتب السيرة
والحديث = = ثم لما وضعت هذا الكتاب وكان
وضعه يقتضي ان يرتب المكاتيب على الزمان
اعني الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة
رائيت ان هذا الترتيب عسير فانه قلما ورد
الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت
الكتابة في دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا
الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والمكاتبات
على ترتيب الاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم
وكتب لهم واشتهر الكتاب باسمه على حروف
الهجاء بترتيب ابثث المعروف فيما بين علماء
الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على
لغات غريبة لم يجربها التحاور في العلوم فلذلك
فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب في كذلك كانت

مشہور ہے شیخ نورالدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ
محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب
مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد
بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبدالباقی
زرقانی کی اور کتاب زادالمعاد محمد بن ابی بکر کی جو ابن
قیم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سیرۃ محمدیہ
محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذالک من الکتب
فی السیر والحدیث۔

پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا
کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہ ہے کہ شہور و سنین
کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب
ہو جائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح
دینا سخت دشوار ہے اس لیے کہ اخبار و احادیث
میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ
میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس
اس اشکال کی وجہ سے اس کتاب کی ترتیب
مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی ہے یعنے جن لوگوں
کو مکاتبات و مراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں
کو حروف ابثث پر ترتیب دے کر مکاتبات
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج
ہے۔ پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل
ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں
ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ
سے بیان کیے گئے۔ اور بیشتر مکاتبات سے
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں
متقدمین و متاخرین علمائے امت نے اختلاف

الکتب ربما افادت المسائل و دلت علیها ومن
الاحکام ما اختلف فیه سلف الامة وخلفها
لاختلاف الادلة والماخذ وکونها محل اجتهاد
فصارت الکتب مما یقع علیها نظر العلماء فی هذا
الباب فلذلك ذکرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت علیه الکتب فی ذلك تحت کل کتاب ولم
نستوعب الکلام فیه لئلا یطنب البحث فیطول
بلا طائل فان هذا الکتاب لم یوضع لذلك
الباب واخذنا بحث المسائل من کتاب فتح الباری
والعینی شرحی البخاری والموطا للامام مالك و
نیل الاوطار للقاضی شوکانی وکتاب الصید
والرمی للامام ابن القیم وکتاب زاد المعاد ایضا له
ثم ان الکتاب کان قد طال بابه الذی وضع
فیه ومثله یحمل لکثیر مما لم یوضع له وقد
کان کتاب تبع الاول بن حسان الحمیری
اورده صاحب کتاب المضی فی المکاتیب
نظرا لذلك فان هذا الکتاب لم یخل من
فائدة غریبة وان کان مما لم یوضع له الکتاب
وانا قد تبعنا الاصول فی کتاب تبع وزدنا
ایضا مثلها کتاب من الله الذی ستراه بعد
انشاء الله وتبارک نابه۔ ومن هذا القبیل
وصیة ابونا آدم علیه السلام فوضعنا علیه
عداد المراسلات الذی سبق منا ذکره۔
واما ما سوی ذلك من المراسلات التی کتب
الناس من الملوك والصحابة الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وذکرناها فی سبب کتابه
صلی الله علیه وسلم فانما قصصناها عند کثیر

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ وماخذ کے کہ حکم محل اجتہاد میں
ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ میں غور کیا
جاوے اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جسپر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اس لیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
وکتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی وکتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہوگیا اور ایسے طویل بیان میں گنجائش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر بر آں میں نے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آتے
ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کر دیئے ہیں استطرادا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور یہ قسم شمار نہیں

من كتبه صلى الله عليه وسلم استطرادا ولم نضع عليها عدد المراسلات - ثم انا في مراجعتنا الى الاصول قد وجدنا اخيرا المكاتيب من مكاتبه صلى الله عليه وسلم من ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى فلان مثلاً ولم نجد لفظه في شئ من الروايات حتى ندخله في الاعداد مع انا قد افرغنا جهدنا في طلبه فلذلك اوردنا ذكره في فهرست علیحدة مستقلة ويبلغ عدده الى ست وثمانين -

وهو هذا

لکھی گئی ہے پھر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست میں مستقل طور پر کر دیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب تک پہونچتی ہے۔ وہ فہرست یہ ہے۔





ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلمان بن عامر بن حارثۃ بن سعد بن مالك ابن النخع - وفد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ الی الاسلام فاسلم وکتب لہ کتابا وعقد لہ لواء شهد بہ یوم القادسیۃ فقتل -

التخریج - قال الحافظ روی ابن شاهین باسناد ضعیف من طریق عبد الرحمن بن عابس النخعی عن قیس بن کعب النخعی انہ وفد النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخوہ ارطاۃ وکانا من اجمل اهل زمانهما وانطقہ فدعاهما الی الاسلام فاسلما وکتب لارطاۃ کتابا وعقد لواء - وذکرہ الرشاطی عن ابن الکلبی نحوہ وکذا قال ابن سعد فی الطبقات (اصابہ) واخرجہ ابن الاثیر فی ترجمۃ الارقم فاتصل سندہ بعبد الرحمن بن عابس فذکر نحو الحدیث - ایاس بن قتادۃ العنبری اقطعہ الجابیۃ وهو موضع فکتب لہ بذلك کتابا - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجہ

ارطاۃ بن کعب

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - ایچی بنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی - پس لکھا اون کے لیے ایک فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کر دیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ اوکے پاس تھا - پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتھ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اون کے بہائی ارطاۃ رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونو اپنے ہمعصروں میں حسین اور فصیح تھے پس آپنے دونو کو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکھا ارطاۃ کیلئے فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کر کے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پھر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے ایاس بن قتادۃ العنبری جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکھا اسکی بابتہ فرمان دستہ جاگیر

ایاس بن قتادۃ العنبری

تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ابو موسى واختلف في نسبته فقيل العنبري
بتقديم النون على الموحدة والراء المهملة
والغبري بالغين المعجمة والموحدة والمهملة
والعنزي بالعين المهملة والنون والزاء
المعجمة - والصحيح انه العنبري لان هذا الحديث
مروي من اوفى بن موسى فهو عنبري وساعدة
له ذكر في الحديث ايضا العنبري وعادتهم في
الوفادة ان يفد من كل قبيلة جماعة (اسد
الغابه)-

آل اكيدر

آل اكيدر - كتب ما نالهم من الظلم
التخريج - قال الحافظ اخرج ابن منده
من طريق سعد بن الصلت عن ابراهيم
بن محمد الاسلمي عن يحيى بن وهب الكلبي عن ابيه
عن جده قال كتب صلى الله عليه وسلم لآل
اكيدر كتابا ولم يكن له يومئذ خاتم فختمه
بظفره وذكره الواقدي عن اسحق بن حباب عن
يحيى بن وهب وكذا ذكره ابن الاثير - (اصابه -
اسد الغابه)

ابو بصير و ابو جندل

ابو بصير وابو جندل -
لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة بعد
الحديبية واطمان الناس قدم عليه ابو بصير
فارسل القريش الكتاب ليرد عليهم فقال
صلى الله عليه وسلم يا ابا بصير ان هولاء قد
صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومك فخرج
وقتل في الطريق احدى الصاحبين بالحيلة
وعاد فقال صلى الله عليه وسلم في ابي بصير
ويل امه مسعر حرب لو كان معه احد ففطن
ابو بصير انه يرده فهرب واتفق معه جماعة
المؤمنين منهم ابو جندل يغيرون على

ابو موسی ہے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری
اول نون پھر بار موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین
معجمہ اور بار موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور
نون اور زاء معجمہ - اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پھر بار موحدہ
اور راء معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفی بن موسے سے اور وہ عنبری
ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بھی عنبری ہیں اور عادت عرب
کی ایلچی گری میں یہہ تھی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت
ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا انکو فرمان امن کا ظلم سے
تخریج - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد
بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد
اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
کہا کہ لکھا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں
آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا
اسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں یحیی بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے
(اصابہ اسد الغابہ) **ابو بصیر** اور ابو جندل جبکہ رسول اللہ
حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہو گئے لوگ تو آئے
اون کے پاس ابو بصیر (قریش سے بھاگ کر) پس لکھا قریش
نے کہ وہ انکو واپس دیے جاویں (حسب قرار داد صلح) پس فرمایا
رسول اللہ نے اے ابو بصیر انہوں نے ہم سے صلح کر لی ہے اور
ہم بد عہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس
گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو بغرض
حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ
نے ابو بصیر کے بارہ میں حسنرابی ہو لڑائی بھڑکانیوالا ہے اگر اسکے
ساتھہ کوئی ہو جاتے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پھر انکو
واپس کرینگے پس بھاگ گئے اور پھر متفق ہو گئی اون کے ساتھہ
ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابو جندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

قریش فکتبوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یأوھم الیہ فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الیہما ان تقدما علیہ - **التخریج** - قال ابن
الاثیر اخبرنا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد باسنادہ
عن یونس عن ابن اسحق عن الزہری عن عروۃ
عن المسور ومروان وفیہ قال کتب الیہما لیقدما
علیہ فیمن معہما فقرأ ابو جندل کتابہ صلی اللہ
علیہ وسلم وابو بصیر مریض فمات فدفنہ
ابو جندل وصلی علیہ وبنی علی قبرہ مسجدًا -
(اسد الغابہ) اختلف فی اسم ابی بصیر فقیل
اسمہ عتبۃ بن اسید بن حارثۃ بن اسید بن
عبد اللہ بن ابی سلمۃ بن عبد اللہ بن نمیرۃ بن
عوف بن ثقیف قالہ ابو مسعود وقال ابن اسحق
اسمہ عنبسۃ بن اسید بن جاریۃ وقیل عبید
ابن اسید واختار الحافظ ان اسمہ عتبۃ وقال
من زعم انہ عبید فقد صحف - **قولہ** بنی
علی قبرہ مسجدًا - فیہ اباحۃ بناء المسجد علی
القبر لانہ فعل صحابی فی عہد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ولم ینہہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فکان
حجۃ لتقریرہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن قد ثبت
فی ما اخرجہ الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان ام حبیبۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما ذکرتا
کنیسۃ رأینہا بالحبشۃ فیہا تصاویر فذکرتا ذلک
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اولئک اذا
کان فیہم رجل صالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا
وصوروا فیہ تلک الصور فاولئک شرار الخلق
عند اللہ یوم القیمۃ - قال العینی فیہ منع بناء

قریش پر پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلالیں
(گویا یہ شرط عہد سے خارج کردی) پس لکھا رسول اللہ نے ان
دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن
اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے
وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحق سے وہ زہری سے
وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان
دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو
لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض
تھے پس وہ مرگئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ
پڑھی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا
ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید
بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ
بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا
ابن اسحق نے اونکا نام عنبسہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے
کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا
نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید ہیں تو دہوکا
کھایا ہے غلطی کتابت سے **قولہ** بنی علی قبرہ مسجدا - اس قول سے
قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ فعل ہے صحابی کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے
منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے
لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہؓ سے کہ ام حبیبہؓ اور
ام سلمہؓ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اور جس میں
تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپنے
فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر
مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے پس یہ بدترین
مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی
نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد على القبور ومقتضاه التحريم كيف وقد ثبت اللعن عليه اما الشافعی واصحابه فصرح بالكراهة وقال البندنيجي والمراد ان يسوی القبر مسجدا ويصلی فوقه وقال نكره ان يبنی عنده مسجد فيصلی فيه الی القبر واما المقبرة الداسرة اذا بنی فيها مسجد ليصلی فيه فلم ار فيه باسا لان المقابر وقف كذا المساجد فمعناهما واحد = **قلت** وحديث الكتاب منسوخ لانه كان فی ابتداء الاسلام وحديث الشيخين متاخر عنه = ۱۲۷ **ابوسفيان** رض ينتهديه ادما مع عمرو بن امية - **التخريج** قال الحافظ فی الاصابه رواه ابن سعد باسناد صحيح عن عكرمة = **اقرع بن حابس** سأله فامر بما سئل وامر معوية فكتب له كتابا - **التخريج** - اخرجه ابوداؤد عن سهل بن الحنظلية فی باب من روی نصف صاع من قمح = **الی اهل الذمة** - عن علی قال كنا عند النبی صلی الله عليه وسلم حين جاءه اهل الذمة فقالوا له اكتب لنا كتابا من لا نسأل فيه من بعدك فقال نعم اكتب لكم ماشئتم الامعرة الجيش وسفه الغوغاء فانهم قتلة الانبياء - **التخريج** - اورده فی كنز العمال وقال اخرجه العسكری - **بنی** حارثة بن عمرو بن قريط - يدعوهم الی الاسلام فغسلوا الصحيفة ورقعوا بها دلوهم - اذهب الله بعقولهم فهم اهل سفه وعجلة وكلام مختلط - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابو موسی

او مقتضے اِس حدیث کا حرمت ہے اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے اُنہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکہا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جاتے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جاوے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جاوے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جاوے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں کوئی ہرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر ہی وقف ہیں اور اسیطرح مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدار اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اِس سے - **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اونسے اوہوڑی عمرو بن امیہ کے ساتہ - **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ **اقرع بن حابس** آپسے کچہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کے لیے فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف صاع من قمح ہیں **فرمان** اہل ذمہ کیطرف - حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ ہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہون مگر لشکر اور کمینوں کے شور وغل ہیں جانا کیونکہ یہ وہ اصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے - **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال ہیں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام کیطرف پس دہو ڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا اپنے ڈول میں - کہودیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہوگئے اور اونکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں - **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

عہ ابوسفیان رض

عہ اقرع بن حابس

عہ کتاب الی اہل الذمۃ

عہ بنی حارثہ بن عمرو بن قریط

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من
مغازی الواقدی فانه کذلك ذکره بغیر
اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)
بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة
علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی
کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی
الصلوة - **التخریج** - قال بن الاثیر ذکره
ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه
ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن
حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه) **بنی
فرازه** - کتب لهم کتابا فی عسیب وهو اسم موضع
التخریج - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی
بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا
التخریج - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة
الحلبی فی ذکر سریة الضحاک سنة تسع - **قوله**
الرق - یقال فی رق منشور هو جلد یکتب فیه
کذا فی مجمع البحار - **تمیم بن جراشة الثقفی** -
روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی
صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا
وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط
فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه
فی کتابه ان یحل لنا الربوا والزنا - فابی علیؓ ان
یکتب لنا فسألنا خالد بن سعید فقال الله
علی الذی ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله
اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله
علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی
الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسیطرح بے سند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو
مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر
کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)
بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو
فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد
کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو
ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن
سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
حمید سے وہ انس سے - (اصابہ واسد الغابہ)
بنی فرازہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب**
اپنے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے
سیرۃ محمدی میں سیرۃ حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں سنہ ۹ع
بولا جاتا ہے وہ ایک کہال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے مجمع البحار
تمیم بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہمنے اور
خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھہ شرطیں ہوں
فرمایا لکھہ لاؤ جو چاہو پس خواہش کی تہی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے
کہ حلال کردیں ہمارے لیے سود اور زنا پس انکار کیا حضرت علی نے
یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا
اونسے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہہ
کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے
پس لے گئے ہم یہہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے
والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ
میرا ہاتھ رکھدے پس ہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ اے
موسو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھہ کہ باقی ہے ربوا -

عہ بنی کعب بن اوس
عہ بنی فرازہ
عہ بنی کلاب
عہ تمیم بن جراشۃ الثقفی

يده فقال يا ايها الذين امنوا اتقوا الله
وذروا ما بقي من الربوا - ثم محاها والقيت
علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا
فوضع يده وقال لا تقربوا الزنا انه كان
فاحشة - ثم محاها وامر بكتابنا ان ينسخ لنا -
التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا
واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين
في الصحابة وروى من طريق ابي اسحق بن
سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهيثم
عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي
انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف
وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابي يحيى وابو يحيى
هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه) ثور
ابن غزره ابو العكير القشيري - اقطعه حمام
والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
من طريق ابي الحسن المدائني (اصابه) ورواه
ابن سعد عن علي بن محمد القرشي هكذا ذكر
في السيرة الشامية في ذكر وفود بني قشير
جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - وفد على النبي
صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - التخريج
ذكره الطبري واستدركه ابن فتحون والرشاطي
كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في
الاسد - جحدم بن فضالة الجهني - الى
النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن مندة
من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پھر بگاڑ دیا اوسکو اور نازل کیگئی او پر رحمت جو موجب سکون ہے
پس نہیں حجت کی ہم نے آپ سے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس
رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ
فحش ہے - پھر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوس تحریر کے لکھے
جانیکا - تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے
اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا
مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان
اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہیثم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ
ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور
ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں
(اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو حمام اور سد جو
دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) تخریج - کہا
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن شاہین نے ابن ابی الحسن المدنی
کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے
علی بن محمد القرشی سے اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی
میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -

جابر بن ظالم بن حارثہ الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت
میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان تخریج - ذکر کیا اسکو
طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

جحدم بن فضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں
پس لکھا اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ
تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن
عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت

۱۲ ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری
۱۳ جابر بن ظالم بن حارثہ الطائی
۱۴ جحدم بن فضالہ الجہنی

جدهم قال حدثني ابي عن ابيه عن جده
انه اتى النبي صلعم - الحديث وهو حديث
غريب وفيه نصر بن سلمة وهو متروك
الحديث - (اصابه) **جشيش الديلمي** -
كاتبه صلى الله عليه وسلم في قتل الاسود
العنسي - **التخريج** - ذكره الطبري ونقل
الحافظ عن كتاب الردة لسيف قال بعث
صلى الله عليه وسلم اليه والى فيروز وداذويه
يامرهم بمحاربة الاسود اخرجه بوجهين
عن ابن عباس رض - وكذا ذكره الواقدي من
رواية همام بن منبه = (اصابه) **جفينة**
الجهني وقيل الهندي ويقال الغساني - كتب
صلى الله عليه وسلم له كتابا فرقع به دلوه
قالت له ابنته عمدت الى كتاب سيد العرب
فرقعت به دلوك فاخذ كل قليل وكثير
هو له فجاء بعد مسلما - **التخريج** - قال
الحافظ اخرجه البغوي والطبراني من ابي بكر
الزاهري عن سفيان عن ابي اسحق عن عرينة
عن جفينة - قال البغوي منكر من حديث
الثوري وابو بكر الزاهري ضعيف الحديث
(اصابه) **جنادة** بن زيد الحارثي - قال
ابن الاثير **اخرجه** ابونعيم وابن منده
وقال الحافظ روى ابن السكن والباوردي
من طريق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادة
بنت المتلمس عن جدتها ام المتلمس بنت جنادة
ابن زيد عن ابيها - (اصابه) **جريحي** بن عمرو
العذاري - روى عنه انه اتى النبي صلى الله

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں
الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اسمیں نصر بن سلمہ ہے اور
وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)
جشیش الدیلمی۔ مکاتبت کی اون سے رسول اللہ نے
اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں۔ **تخریج**۔ ذکر کیا اوسکو
طبری نے اور نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف
کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف
حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی
دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض۔ اور اسیطرح ذکر کیا اس کو
واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)
جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی
لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے
ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا آپ نے سید عرب کی کتاب
کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت
مال پس آیا بعد میں مسلمان ہو کر **تخریج**۔ کہا حافظ نے کہ تخریج
کی ہے اس کی بغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے
بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عرینہ
سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری
اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)
جنادہ بن زید حارثی۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
ابونعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی
ہے ابن السکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی
یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے
باپ سے۔ الحدیث (اصابہ)
جریحی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے
کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

جشیش الدیلمی
جفینۃ الجہنی
جنادہ بن زید الحارثی
جریحی بن عمرو العذری

عليه وسلم فكتب له - ان ليس عليكم عشر ولا حشر - **التخريج** - اخرجه ابونعيم - كذا ذكره صاحب السيرة المحمدية فى بيان الوفود

حارث بن عبد شمس - خرج الى النبى صلى الله عليه وسلم واخذ لجميع اصحابه الامان على دمائهم واموالهم فكتب صلى الله عليه وسلم له كتابا واباحهم من بلادهم كذا وكذا - **التخريج** - اخرجه ابونعيم وروى ابن مندة باسناد غريب عن الحميرى بن الحارث بن عبد شمس عن ابيه انه خرج - الحديث (اصابه واسد الغابه)

حذيفة بن اليمان - اخرج محمد بن سعد فى الطبقات فى ترجمة ابو صفرة العتكى قال وكان ابو صفرة من ازد وباء ودباء فيما بين عمان وبحرين وقد كانوا اسلموا وقدم وفدهم على رسول الله صلعم مقرين بالاسلام فبعث عليهم مصدقا منهم يقال له حذيفة بن اليمان الازدى من اهل وباء وكتب له فرائض الصدقات فكان ياخذ صدقات اموالهم ويردها على فقرائهم -

حضرمى بن عامر - وفد عليه صلى الله عليه وسلم مع قومه فكتب لهم كتابا - **التخريج** اخرجه ابو موسى كذا قاله ابن الاثير وقال الحافظ روى ابن شاهين من طريق المدائنى عن ابى معشر عن يزيد بن رومان ومحمد بن كعب عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة وعن سلمه بن محارب عن داؤد عن الشعبى و اسانيد اخر فذكر الحديث **حوشب**

پس لکہا اون کے لیے فرمان یہ کہ نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے جاؤ گے لشکر بنانیکو **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں

حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کیخدمت میں اور حاصل کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور انکے مالوں پر پس لکہا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا (یعنی دیدیا) انکے لیے اون کے شہر ہمیں فلاں فلاں **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے - کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ)

حذیفہ بن الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد وبار کے رہنے والے تھے اور وبار عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کرکے پس رسول نے اونپر اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ بنایا اور اون کو ایک فرمان لکہدیا جس میں زکوۃ کے فرائض کا بیان تہا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور اون کے ہی فقراء پر تقسیم کر دیتے تھے -

حضرمی بن عامر گئے رسول اللہ کیخدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکہا آپ نے انکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اسیطرح بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین نے مدائنی کے طریقے سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو

حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

عدد ۱۴۰ حارث بن عبد شمس

عدد ۱۴۱ حذیفہ بن الیمان

عدد ۱۴۲ حضرمی بن عامر

عدد ۱۴۳ حوشب ذو ظلیم

ذو ظليم هو ابن طخمة

وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن ظخية - بعث صلے الله عليه وسلم اليه عبد الله ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا ليظاهر هو وذوا الكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال الحافظ روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر -

الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد وحرملة ابنا هوذة - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن شاهين وابن الكلبي

خراش بن جحش بن عمرو العبسي - كتب صلے الله عليه وسلم اليه فحرق كتابه - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابن بشكوال وذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن خراش -

ذوا الكلاع الحميري اسمه سميفع كتب صلے الله عليه وسلم في التعاون على قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال ابن الاثير روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان ابن كلب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع

ذهين بن القرضم - اختلف في اسمه قال الحافظ قيل مصغر اجزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة والياء التحتانية بعد الهاء جزم عليه الدارقطني - قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

ذو ظلیم کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ - بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ فرمان تاکہ وہ ندا کرے اور ذوالکلاع اور فیروز دیلمی اور جو اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے

قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپنے اون کو خالد اور حرملہ بن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے -

خراش - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو

تخریج - کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر کیا اوسکو اسیطرح ابن کلبی نے بھی - اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں -

ذوالکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تھا لکھا رسول اللہ نے انکو اسود عنسی کے قتل میں مدد کرنے کی بابتہ **تخریج** - کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا یعنی ذوالکلاع سے

ذہین بن القرضم - اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانیہ بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے - کہا ابن ماکولا نے ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

۱۲۲ ذو ظلیم
۱۲۳ الی خزاعة
۱۲۴ خراش بن جحش
۱۲۵ ذوالکلاع الحمیری
۱۲۶ ذهین بن القرضم

ذہین بفتح الذال المعجمۃ وسکون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تغلد بن العبدي الوافد على النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء۔
التخريج۔ روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال اخبرنا معمر عن عمران المهري قال وفد منا
رجل يقال له ذهين الحديث قال الحافظ في
الاصابة۔ **رافع القرظي**۔ كتب له انه لا يجني
عليه الا يده۔ **التخريج**۔ اخرجه ابو موسى
وذكره ابن شاهين من طريق فواش بن اسمٰعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ۔ **ربيعة بن لهيعة**
الحضرمي۔ قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث۔ **التخريج**۔ اخرج
ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهري
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن مهد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث۔ **رعية السحيمي**۔
كتب اليه فرقع به دلوه۔ **التخريج**۔ قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابي شيبة من طريق اسرائيل عن ابي
اسحٰق عن الشعبي عن رعية السحيمي۔
راشد بن عبد ربه۔ ذكر ابن عساكر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

اور سکون ہا ر پس وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسےٰ بن تغلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فار کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کیساتھ
ہے۔ **تخریج**۔ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کرکے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں رافع القرظی لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا اوپر مگر اون کا ہاتھ یعنے وہ آپ
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی
ابو موسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے۔ وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے۔ بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی۔ کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے۔ الحدیث۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زرعہ بن مغلس سے روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ مہد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کیخدمت میں الحدیث رعیہ سحیمی
فرمان لکھا اوسکی جانب پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں **تخریج**
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابو نعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے راشد بن عبد ربہ۔ ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ

رافع القرظی
ربیعہ بن لہیعہ
رعیہ السحیمی
راشد بن عبد ربہ

ابتس بن عامر بن حصن الطائی - اخرجه الطبری وذکرہ ابوعمرو - (اصابہ اسد الغابہ) رجل من فهر - اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم العسل فقبلها - وقال حملی فحماه وکتب له - التخریج - اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبدالله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال بن الاثیر اخرجه ابونعیم ایضاً - زرارة بن قیس النخعی - وفد فاسلم فکتب له کتاباً - التخریج - اخرجه ابوموسی و ذکرہ ابن شاهین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن ابن الحکم عن عبدالرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث - (اصابہ اسد الغابة) زیاد بن الحارث الصدائی - ارسل صلی الله علیه وسلم جیشاً الی قومه فقال رد الجیش و انا لک باسلامهم فرد وکتب الیهم کتاباً معه - التخریج قال ابن الاثیر اخرجه ابونعیم وابن مندة وابن عبدالبر - زید الخیر بن مهلهل الطائی ویقال زید الخیل - اقطعه فیداً فکتب له بذالک کتاباً - التخریج - قال الحافظ ذکرہ هشام بن الکلبی و روی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طئی - زید ابن رفاعة الجذامی - ذکرہ ابن سعد فی الطبقات

اتبس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابوعمرو نے (اصابہ واسد الغابہ) رجل من فہر ہدیہ دیا رسول اللہ کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے رکھت عنایت کیجیے پس دی آپنے اور لکھا فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی بخاری اور مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبداللہ بن عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے بھی زرارہ بن قیس نخعی حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور ذکر کیا ہی اسکو ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیٰی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ) زیاد بن حارث صدائی بھیجا رسول اللہ نے لشکر اسکی قوم کیطرف پس کہا کہ لوٹا لیجیے لشکر اور میں ذمہ وار ہوں اون کے اسلام کا پس لوٹا لیا اور لکھا اسکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ اور ابن عبدالبر نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا - جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں - زید بن رفاعۃ جذامی - بیان کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ پھر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے ورے ایک جگہ ہے جمادی الآخر سنہ ہجری میں ہوا -

اتبس بن عامر بن حصن الطائی

رجل من فهر

زرارة بن قیس النخعی

زیاد بن الحارث الصدائی

زید الخیر بن مهلهل الطائی

زید بن رفاعة الجذامی

في بيان السرايا فقال ثم سرية زيد بن حارثة
الى حسمى وهي وراء وادي القرى في جمادى
الآخرة سنة ست من هاجر رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا اقبل دحية بن خليفة
الكلبي من عند قيصر وقد اجازه وكساه
فلقيه هنيد بن عارض وابنه عارض بن
هنيد في ناس من جذام بحسمى فقطعوا
عليه الطريق فلم يتركوا عليه الاسمل ثوب
فسمع بذلك نفر من بني الضبيب فنفروا
اليهم فاستنقذوا لدحية متاعه وقدم
دحية على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره
بذلك فبعث زيد بن حارثة في خمسمائة رجل
ورد معه دحية فكان زيد يسير الليل ويكمن
النهار ومعه دليل له من بني عذرة فاقبل
بهم حتى هجم بهم مع الصبح على القوم فاغاروا
عليهم فقتلوا فيهم فاوجعوا وقتلوا
الهنيد وابنه واغاروا على ماشيتهم ونعمهم
ونساءهم واخذوا من النعم الف بعير ومن
الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبي مائة من
النساء والصبيان فرحل زيد بن رفاعة الجذامي
في نفر من قومه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فدفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابه
الذي كان كتب له ولقومه ليالي قدم عليه
فاسلم وقال يا رسول الله لا تحرم علينا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال كيف اصنع بالقتلى
قال ابو يزيد بن عمرو اطلق لنا يا رسول الله
من كان حيا ومن قتل فهو تحت قدمي هاتين

کہا روایت کرنے والوں نے کہ واپس آتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون کو
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور انپر دھاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر مگر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپ نے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور
اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کر دی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بھی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچ ہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور ان کی قوم کے
لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجئے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجئے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپ نے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو یزید بن عمر نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہو گئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بھیجا آپ نے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑ دیں اون کے حرم

فقال صلے اللہ علیہ وسلم صدق فبعث معه علیاؓ الی زید بن حارثة یامره ان یخلی بینه وبین حرمهم واموالهم فتوجه علی ولقی زیدا بالفحلتین وهی بین المدینة وذی المروة فابلغه امر رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم فرد الی الناس کلما کان اخذ لهم۔ اقول۔ انی وجدت کتابا لرفاعة بن زید الجذامی وساذکره فی الکتب فی حرف الراء لعل هذا هو والتشبه فی اسمه۔

۳۸ سراقہ بن مالک

سراقة ابن مالك یکنی اباسفیان۔ لما هاجر صلے اللہ علیه وسلم وتعقبه قریش ادرکه سراقة فی الطریق فدعا صلے اللہ علیه وسلم علیه حتی ساخت رجلا فرسه فطلب منه الخلاص علی ان لا یدخل علیه ففعل وکتب له امانا بسؤاله لذلك واسلم یوم الفتح۔ التخریج اخرجه البخاری وغیره من ائمة الحدیث والسیر کلهم فی قصة الهجرة واخرج ابن الاثیر بسنده الی براء بن عازب۔ ورأیت فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلهم وردوا هذه القصة فی بیان الهجرة ولم یذکر احد منهم لفظ الکتاب الا ان قالوا انه کتب له امانا۔

۳۹ سرباتک الہندی

سرباتك الهندی۔ زعم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ارسل الیه حذیفة واسامة وصهیبا وغیرهم یدعونه الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلے اللہ علیه وسلم۔ التخریج۔ اخرجه ابوموسے من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمرہ کے درمیان میں ہے۔ پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پس جو کچہہ اون کے مال لوٹے تہے وہ سب واپس کردئے کہتا ہوں کہ پائی ہے مینے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف راء رفاعہ بن زید کے نام میں شاید کہ یہہ نامہ وُہی ہو اور ان کے نام میں شبہ ہوگیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دہنس گئے پس چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپ سے تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکہا فرمان امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک اور دیکہا میں نے اکثر کتب حدیث و سیر میں سب نے بیان کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکہا ان کے لیے فرمان امن سرباتک ہندی ایسا بیان کرتا تہا کہ بہیجا اوسکی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حذیفہؓ اور اسامہؓ اور صہیبؓ وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے تہے پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے میسر بن احمد اسفرائنی۔ یحیٰی بن یحیٰی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بروعی نے کہا

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكى
ابن احمد البروعى قال سمعتُ اسحٰق بن ابراهيم
الطوسى يقول وهو ابن سبع وتسعين سنة
قال رأيت سرباتك ملك الهند وذكر القصة
قاله الحافظ - سريع بن الحكم - قدم فى وفد تميم
فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه ابن مندة
وابونعيم قاله ابن الاثير - سعيد بن عداء
الفريعى ويقال البكائى - وفد فكتب له كتابا
وزاد ابن مندة لفظ الكتاب - انى احضرتك
الزج - (اصابه) التخريج ذكره المدائنى فى
كتاب رسل النبى صلى الله عليه وسلم وروى
من طريق عبد الله بن يحيى قال رانى ابن
سعيد بن عداء كتابا من محمد رسول الله -
الخ - ورواه الباوردى قاله الحافظ وقال ابن
الاثير اخرجه ابن مندة وابونعيم - سمعان
ابن عمرو الكلابى - بعث اليه كتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم على رسول الله صلى الله عليه
وسلم - التخريج - ذكر ابو الحسن المدائنى
فى كتاب رسل النبى صلى الله عليه وسلم - قاله
الحافظ فى الاصابه - سبز الاراشى ووقع
عند ابن فتحون سيار بدل سبز لعله تصحيف
اتاه عمرو بن حسان وقال له يارسول الله
اقطع حليفى فقطع له وكتب فى عرجون -
التخريج - قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب
وله ذكر فى حديث ابن شاهين وابن السكن
اخرجاه من طريق زيد بن ابراهيم بن عاصم

سُنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تہے وہ اور اُن کی عمر
ستانوے برس کی تہی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو - اور ذکر کیا قصہ - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم - آئے وفد تمیم کے ہمراہ - پس لکھا اُن کے لیے
فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعید بن عداء فریعی اور ان کو
بکائی بہی کہا جاتا ہے - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اُن کے
لیے فرمان اور زائد کیے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجہکو زج - (اصابہ) تخریج - ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
بن یحیٰی کے طریقہ سے کہا کہ دکہائی مجکو سعید بن عداء کی بیٹے نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تہی اور
روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے -
سمعان بن عمرو الکلابی بہیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑگیا
اون کا بنو مرقع پہر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تخریج - ذکر کیا ابوحسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں - بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز الاراشی اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے - آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجیے پس جاگیر
دی آپنے اور لکہا فرمان عرجون کی لکڑی کی تختی پر تخریج
کہا حافظ نے کہ دیکہا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو الباوی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجہسے میرے دادا نے

سریع بن الحکم
سعید بن عداء الفریعی
سمعان ابن عمرو الکلابی
سبز الاراشی

ابن مالك بن عمرو البلوى قال حدثنى جدى عن ابيه مالك قال عقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم واتاه عمرو بن حسان بوادى القرى برجل من بنى اراش - الحديث (اصابه) سنن الحج مع ابى بكرؓ - اخرجه البيهقى فى الدلائل عن عروة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر اميرا على الناس سنة تسع وكتب معه سنن الحج - كذا ذكره فى السيرة المحمدية - ضمام بن زيد الهمدانى - وقد فاسلم وكتب له كتابا وذلك بعد مرجعه من تبوك - التخريج - قال ابن الاثير اخرجه الطبرى وذكره ابو عمرو فى نمط - (اسد الغابه) علاء الحضرمى - استعمله على بحرين فكتب له عهدا - التخريج قال الحافظ فى ترجمة صحار بن العباس روى ابن شاهين من طريق حسين بن محمد قال حدثنا ابى قال حدثنا جيفر بن الحكم العبدى عن صحار بن العباس ومرثد بن مالك فى نفر من عبد قيس قالوا فذكر القصة مطولة وفيه استعمل العلاءؓ على البحرين وكتب له - وقال فى ترجمة عبد الله بن عوف العبدى - ذكره الطبرى عن الواقدى ان النبى صلى الله عليه وسلم كتب الى العلاءؓ - وقال ابن الاثير فى ترجمة شبيب اخرجه ابو موسى وله ذكر فى طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنى ابو بكر بن عبد الله بن ابى سبرة عن محمد بن يوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ) سنن حج ہمراہ ابوبکرؓ تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں عروہ سے روایت کرکے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکرؓ کو ۹ھ ہجری میں لوگوں پر امیر بناکر اور لکھے آپکے ساتھ سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں - ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد کا قصہ ہے - تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں علاء الحضرمی - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے لیے عہد (ہدایت نامہ) تخریج - کہا حافظ نے صحار بن عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ چند عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاءؓ کو بحرین پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاءؓ کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسےٰ نے - اس کا ذکر ہے طبقات محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے - کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے - محمد بن یوسف سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

نمبر ۲۳ سنن حج ابوبکرؓ کے ساتھ نمبر ۲۴ ضمام بن زید ہمدانی نمبر ۲۵ علاء حضرمی

یزید عن العلاء بن الحضرمی ان رسول الله صلے الله علیه وسلم بعثه - فذکروفیه - وکتب صلے الله علیه وسلم للعلاء کتابا فیه فرائض الصدقة فی الابل والبقر والغنم والثمار والاموال یصدقهم علی ذلک وامره ان یاخذ الصدقة من اغنیا ئهم فیردها علے فقرائهم

عامر بن هلال یکنی ابا سیارة المتعی - کتب له النبی صلے الله علیه وسلم کتابا فهو عند بنی عمه المتعیین - **التخریج** - اختلف فی اسمه وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسکری وقیل اسمه الحارث وهناک اخرجه ابن منده و ابوعامر وههنا اخرجه ابوموسی وابوعمرو فی الکنی اخرجه ابونعیم وابن منده وابن عبد البر قاله ابن الاثیر -

عامر بن الطفیل ذکر ابن سعد فی الطبقات فی غزوة منذر ابن عمرو فقال ثم سریة منذر بن عمرو الی بیر معونة فی صفر علی راس ستة وثلثین شهرا من مهاجر رسول الله صلے الله علیه وسلم قالوا وقدم عامر بن مالک بن جعفر ابوبراء ملاعب الاسنة الکلابی علیه صلعم فاهدی له فلم یقبل منه وعرض علیه الاسلام فلم یسلم ولم یبعد وقال لو بعثت معی نفرا من اصحابک الی قومی لرجوت ان یجیبوا دعوتک فقال انی اخاف علیهم اهل نجد فقال انا لهم جار ان یعرض لهم احد فبعث صلے الله علیه وسلم معه سبعین رجلا من الانصار شببة یسمون القرآن وامر علیهم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بھیجا اونکو پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکھا رسول اللہ صلعم نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان تھا اونٹوں اور بقر وغنم اور پھلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابتہ کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تھا اون کو کہ لیں زکوۃ غنیوں سے اور دیں فقراء کو - **عامر بن ہلال** جنکی کنیت سیارۃ المتعی ہے - لکھا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے بنی عم متعیین کے پاس تھا - **تخریج** - اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے - اور اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابوموسیٰ اور ابو عمرو نے اور کنیتوں میں تخریج کی ہے ابونعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے بیان کیا ہے اسکو ابن اثیر نے - **عامر بن الطفیل** - ذکر کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ پھر ماہ صفر میں رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ گیا بیر معونہ کیطرف - کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کی خدمت میں - پس آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اونپر اسلام پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ بھیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بھیجے اوس کے ہمراہ ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا انپر منذر بن عمرو ساعدی کو - پس جب وہ پہونچے بیر معونہ تک

عامر بن ھلال

عامر بن الطفیل

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهو ماء من میاه بنی سلیم وهو بین ارض بنی عامر وبنی سلیم نزلوا علیها وعسکروا بها وقدموا حرام بن ملحان بکتاب رسول الله الی عامر بن الطفیل فوثب علی حرام فقتله واستصرخ علیهم بنی عامر فابوا وقالوا لا نخفر ذمة ابی براء فاستصرخ علیهم قبائل من سلیم عصیة ورعلا وذکوان فنفروا معه ورأسوه واستبطأ المسلمون حراما فاقبلوا فی اثره فلقیهم القوم فاحاطوا بهم فکاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وفیهم سلیم بن ملحان والحکم بن کیسان فی سبعین رجلا قالوا اللهم انا لا نجد من یبلغ رسولك السلام غیرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئیل بذلك فقال وعلیهم السلام وبقی المنذر ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابی واتی مصرع حرام فقاتلهم حتی قتل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعنق لیموت یعنی انه تقدم علی الموت وکان معهم عمرو بن امیة الضمری فقتلوا جمیعا غیره فقال عامر بن الطفیل قد کان علی امی نسمة فانت حر علیها وجز ناصیته عبد الله بن قدامة یکنی ابا محمد - قال ابن الاثیر - اخرجه الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله ابن منده وابو نعیم سلمیا وسمی ابن منده ابو قمامة بدل قدامة وذکره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہی تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کرتا اور آگے بہیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل کیطرف۔ پس جہپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے۔ اور برانگیختہ کیا اوپر بنی عامر کو اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتہ ہوگئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔ اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے پیچہے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گہیر لیا پس لڑے اور قتل کئے گئے صحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان اور حکم بن کیسان تہے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول کو پہونچاوے پس تو ہی اونتک ہمارا اسلام بہیج۔ پس خبر دی حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و علیہم السلام اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر تو چاہے تو ہم تجہے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتول ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کئے گئے تو فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موہنہ میں گیا اور تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالے گئے سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ تہا میری ماں پر غلام پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی پیشانی کے بال کاٹ لیئے۔

٩٤ عبد اللہ بن قدامہ

عبد اللہ بن قدامہ جنکی کنیت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنے ابو نعیم بن مندہ اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلمی کہا ہے اور نام بتایا ہے انکا ابن مندہ نے ابو قمامہ بو قدامہ کے عوض اور ابہی ذکر

الآن فی موضعه فهما واحد والله اعلم۔
عبد الله بن قمامة السلمی۔ اخرجه ابن
منداة وتقدم تفصیله فی عبد الله بن
قدامة۔ عبد بن عمرو۔ اختلف فی
اسمه فهو الاصح عبد الرحمن۔ کتب له
کتابا بماءته الذی اسلم علیه۔ التخریج۔
رواه ابن سعد ذکره صاحب سیرة الشامیة
عریب بن عبد کلال۔ کتب الیه والی اخیه
حارث وکان الیهما امر حمیر۔ التخریج۔ ذکر
ابن الاثیر قاله ابن الکلبی۔ عدی بن
شراحیل من بنی عامر۔ وفد الیه صلی الله علیه
وسلم باسلامه واسلام اهل بیته وساله
الامان من مخافة خافها فکتب له رسول الله
صلی الله علیه وسلم۔ التخریج۔ قال الحافظ
روی ابن شاهین من طریق ابراهیم بن یوسف
عن زیاد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماک
ابن حرب قال کان رجل من بنی عامر یقال له
عدای فمر بالنبی صلی الله علیه وسلم الحدیث
وفی اسناده من لایعرف وقال ابن الاثیر
اخرجه ابو موسی۔ العداء بن خالد بن
هوذة۔ اخرج محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابو سلمة القشیری قال حدثنا عبد المجید
ابن ابی یزید قال لما کان زمن یزید بن
المهلب خرجت انا وحجر بن ابی النصر الی مکة
فمررنا بماء یقال له الرخیخ فقالوا لنا ههنا
رجل قد رای رسول الله صلی الله علیه وسلم

کریں گے ہم ابو قدامہ کو اوس کے موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں اللہ اعلم
عبد اللہ بن قمامہ سلمی۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں
عبد بن عمرو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ صحیح
عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر
وغیرہ) کی بابتہ جس پر اسلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو
ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے۔
عریب بن عبد کلال۔ فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بھائی حارث کو جو دونو حاکم تھے حمیر کے۔ تخریج۔ ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل
قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ لکھا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن سیف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے یہ روایت سماک
بن حرب کہا کہ تھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسی نے عداء بن خالد بن ہوذہ۔ محمد بن
سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے۔
پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام رخیخ تھا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

عبد اللہ بن قمامہ ۔ عبد بن عمرو
عریب بن عبد کلال
عدی بن شراحیل
العداء بن خالد بن ہوذہ

فاتينا الشيخا كبيرا قلنا ارايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم وكتب لي هذا
الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال
العداء بن خالد - عمير بن افصى الاسلمي
روى انه قدم عمير في عصابة من اسلمة
فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك
فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا
فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر
في الشدة والرخاء فقال صلى الله عليه وسلم
سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا لاسلم
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف
والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض
في المواشي وكتب الصحيفة ثابت بن قيس
ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر
ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة
في السيرة الشامية برواية ابن سعد و
قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى وقال تركنا
ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و
بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن
ابن عوف - بعثه صلى الله عليه وسلم الى
دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم
الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبي فكتب
عبد الرحمن الى النبي صلى الله عليه وسلم
يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة
الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطني
في الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

۶۵ عمیر بن افصے اسلمی

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونھوں نے
کہا کہ ہاں اور لکھا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ کہا عبد المجید نے
پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عداء
بن خالد عمیر بن افصے سلمی - روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی
ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپکے پاس ہمارا
مرتبہ ٹہرجائے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم
بھائی ہیں انصار کے اور ضرور ہے آپکو ہماری مدد سختی اور آرام
میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلۂ اسلم سلامت رکھے اوسکو
اللہ اور قبیلۂ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکھا ایک فرمان قبیلۂ
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے
ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی
زکوۃ کا اور لکھا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی
دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے - تخریج
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے
اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور
کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس فرمان کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں
نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی
ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو عبد الرحمن بن عوف
بھیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس
دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام
لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکھا عبد الرحمن نے نامہ سرور انبیا
کی خدمت میں خبر دیتے تھے آپ کو اس امر کی جواب لکھا
رسول اللہ نے - شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے
تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

۶۶ عبد الرحمن بن عوف

ابی حنیفۃ رح عن سعید بن مسلم بن فاتك عن عطا عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم. الحدیث قال الحافظ وقال قرأت بتمامہ علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم قال خبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال اخبرنا ابو الیمن الکندی قال خبرنا ابو منصور القزاز قال خبرنا ابو الحسین بن البیعوس قال اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی ابن سلیمان موسی ابن سلیمان الجوزجانی قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفۃ رح فذکرہ مطولا۔ قال الدارقطنی فی الافراد تفرد بہ محمد بن الحسن عن سعید ولم یروہ عنہ غیر ابی سلیمان قلت روایۃ الواقدی لہ عن سعید ترد علی ھذا الاطلاق۔ ذکرہ الحافظ فی ترجمۃ الاصبغ بن عمرو۔ عبد اللہ ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی۔ کان اسمہ عبد شمس فاسلم وغیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبد اللہ وکتب لہ کتابا۔ التخریج۔ قال ابن الاثیر والحافظ انہ اخرجہ ابن الکلبی۔ عبد رضی الخولانی یکنی ابا مکنف۔ وفد وکتب لہ کتابا۔ التخریج۔ قال الحافظ فی الاصابۃ اخرجہ ابن مندۃ۔ عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن الحمیری۔ ذکرہ ابن مندۃ فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن فاتک سے وہ عطاء سے وہ ابن عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے۔ الحدیث بیان کیا اس کو حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمامہ احمد بن حسن زینی کے سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قزاز نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن یعوس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو سعید اسماعیلی نے۔ کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسی بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولا۔ کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں میں روایت واقدی کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو۔ ذکر کیا اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں۔

عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی۔ ان کا نام عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیئے فرمان۔ **تخریج**۔ کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن کلبی نے۔ **عبد رضی** الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیے فرمان۔ **تخریج**۔ کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے۔

عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری۔ ذکر کیا ہے اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

۵۷ عبد اللہ بن الحارث الغامدی
۵۸ عبد رضی الخولانی
۵۹ عبد العزیز بن سیف ذی یزن

كتب صلى الله عليه وسلم اليه وقال ابو موسى في الذيل نكر عليه ابو نعيم وقال ان الذي كتب اليه هو اخوه ذرعه - اورده الحافظ -
عمرو بن الخفاجي وعمرو بن المحجوب - صحب النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا - التخريج - قال الرشاطي صحب النبي صلى الله عليه وسلم - الخ واورد ذلك الطبري وقال لسيف ان الرسول اليه بذلك كان زياد بن حنظلة ذكره ابن حجر في الاصابة - عيينة بن حصن سأل فامر له بما سئل وامر معوية فكتب له بما سئل - التخريج - اخرجه ابو داؤد في باب من روى نصف صاع من قمح عن سهل بن الحنظلية - عبد الله بن جحش - بعث عبد الله بن جحش وكتب له كتابا وامره ان لا يقرأه حتى يبلغ مكان كذا وقال لا تكرهن احدا من اخوانك على المسير معك فلما قرأه استرجع وقال سمعا وطاعة لرسول الله فخبرهم الخبر وقرأ عليهم الكتاب فرجع رجلان ومضى بقيتهم فلقوا ابن الحضرمي وقتلوه ولم يدروا ان ذلك اليوم من رجب او جمادی فقال المشركون للمومنين قتلتم في الشهر الحرام فانزل الله ويسئلونك عن الشهر الحرام الآيه - التخريج - اخرج هذه القصة ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم والطبراني والبيهقي في سننه بسند صحيح عن جندب بن عبد الله - كذا في السيرة

اونکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسے نے ذیل میں انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکہا ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بہائی ذرعہ ہیں - بیان کیا اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن مجحوب صحبت پائی ہے رسول اللہ کی اور لکہا ان کے لیے فرمان تخریج کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد اون کیطرف اس کے زیاد بن خنظلہ تہے ذکر کیا اسکو ابن حجر نے اصابہ میں - عیینہ بن حصن - آپ سے کچہ مانگا پس حکم دیا اوس چیز کے لئے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کی شے مسئولہ کی بابتہ تخریج تخریج کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ عبد اللہ بن جحش بہیجا عبداللہ بن جحش کو اور لکہا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنے بہائیوں سے اپنے ہمراہ جانے پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور پڑہا اوپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں نے شہر حرام میں پس آتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک عن الشہر الحرام الآیہ تخریج تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

لعمرو بن الخفاجی

لعیینۃ بن حصن

لعبد اللہ بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی خارجة ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع ابن جبير قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم عبد الله بن جحش فی رجب علی راس سبعة عشر شهرا سرية الی نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس فيهم انصاری وامره عليهم وكتب له كتابا وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه ثم امض لامری الذی امرتك به۔ **عون ابن فلان**۔ روی ان طلحة خرج فی عهد النبی صلی الله عليه وسلم فانزل بسميراء ودعی الناس الی امره وارسل الی النبی صلی الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول الله حزار بن الازور فقدم علی سنان بن ابی سنان وعلی قضاعة ثم اتی بنی ورقاء من بنی صيداء بكتاب النبی صلی الله عليه وسلم الی عون بن فلان فاجابه۔ **التخريج** اخرجه ابن عساكر عن سيف بسنده عن عثمان بن قطبة عن نفر من اسد توه احدهم ان طلحة خرج۔ ذكره صاحب السيرة المحمدية۔ **غالب بن عبد الله الليثی**۔ ذكره ابن سعد فی الطبقات فی ذكر السرايا فقال اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم ابن عبد الله الجهنی عن جندب بن مكيث

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے خارجہ بن عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تھا اور لکھا آپ نے اون کے لیے ایک فرمان۔ اور فرمایا کہ جب دو روز چل چکو تب اسے کہولنا اور دیکہنا اور جس امر کا میں نے حکم دیا ہے وہ کرنا۔ **عون بن فلاں**۔ روایت ہے کہ طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بہیجا آدمی رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تہا آپ سے۔ پس بہیجا رسول اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پہر آئے بنی ورقاء کے پاس جو بنی صیدا میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ نے خروج کیا۔ ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے۔ **غالب بن عبد اللہ لیثی**۔ ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے یعقوب بن عتبہ سے روایت کی وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بہیجا

عون بن فلان

غالب بن عبد الله الليثی

الجهنی قال بعث رسول الله صلے الله علیہ وسلم غالب بن عبد الله اللیثی فی سریۃ فکتب فیھم وامرھم ان یشنوا الغارۃ علے بنی الملوح بالکدید وھم من بنی لیث فذکر القصۃ مطولا۔ فیروز الدیلمی۔ روی عنہ ان اول ردۃ کانت فی الاسلام کانت بالیمن علی عھدہ صلے الله علیہ وسلم علے یدی ذو الحمار عھیلۃ بن کعب وھو الاسود خرج بعد حجۃ الوداع فجاء تنا کتاب النبی صلی الله علیہ وسلم یامرنا فیھا ببعث الرجال لمجادلتہ۔ التخریج۔ اخرجہ ابن عساکر والسیف عن الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیہ ان اول ردۃ الحدیث کذا فی السیرۃ المحمدیۃ۔ قیس بن کعب النخعی۔ وفد علی النبی صلی الله علیہ وسلم فکتب لہ کتابا التخریج۔ قال ابن عابس حدثنی ابی عن زرارۃ عن قیس بن عمرو انہ وفد فاسلم فکتب لہ کتابا ذکرہ ابو موسی فیما فات ابن مندۃ ونسبہ ابن حبیب عن ابن الکلبی۔ قال ابن الاثیر فی الاسد فی ترجمۃ الارقم النخعی۔ قتادۃ ابن الاعور التمیمی صحب النبی صلی الله علیہ وسلم وکتب لہ کتابا بالشبکۃ وھو موضع بالدھناء۔ التخریج۔ قال ابن الاثیر ذکرہ البغوی فی الوحدان وقال قال محمد بن سعد صحب النبی صلی الله علیہ وسلم۔ واخرجہ ابو موسی وھکذا ذکرہ محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ قتادۃ۔ قیس بن سلمۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک لشکر کے ہمراہ پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث میں سے ہیں۔ پس ذکر کیا پورا قصہ مطول۔ فیروز دیلمی۔ روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں ہوا۔ رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں تھا ذو الحمار عیہلہ بن کعب کے ہاتھوں اور وہ اسود ہے خروج کیا بعد حج وداع کے پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں۔ قیس بن کعب نخعی۔ حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسے نے اون لوگوں میں جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے ابن کلبی سے۔ بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ ترجمہ ارقم نخعی میں قتادہ بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول اللہ کی اور لکھا آپنے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت جو ایک موضع ہے دہنا میں۔ تخریج۔ کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے۔ اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں۔ قیس بن سلمہ

ہمارے فیروز الدیلمی

سالا قیس بن کعب النخعی

ص۱۲ قتادۃ بن الاعور التمیمی

ص۱۲ قیس بن سلمۃ بن شراحیل

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه
لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما
واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسًا على
بني مروان وكتب له كتابًا - التخريج - قال
الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني
وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود
الجعفي برواية ابن سعد -

٩٩ قیس بن نمط

قيس بن نمط
قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى
الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم التخريج
قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في
الاكليل -

١٠٠ قیس بن یزید

قيس بن يزيد - روي انه قال
وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت
وبايعت وكتب لي كتابا واعطاني عصًا -
فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا
اليه الجبل يقال له سلمان - (اصابه)
التخريج - قال الحافظ ذكره المستملي في
طبقات اهل بلخ واورد من طريق العباس
ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك عن
ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه
قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث

١٠١ قیس بن حصین المازنی

قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس
على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا
الى قومه - التخريج - قال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر
عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن
خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی
جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونو
اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا
اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں
کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا
ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت
ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن
نمط جبکہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپ نے اونکی
ان لفظوں میں کہ انه فارس مطاع یعنی وہ شہسوار جس کی
اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کیطرف
فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو رشاطی نے
اور ہمدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت
کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ
کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپ نے میرے
لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوب دستی)
پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب
پس جمع ہوگئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام
سلمان تہا (اصابہ) تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو
مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے ضحاک سے
وہ انکے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس
ابن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث -
قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کی خدمت میں
تو لکھا آپ نے اون کے لیے فرمان اونکی قوم کیجانب تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ
سے ٭ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت
کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

٭ بروایت ابی معشر

وغيرهم قالوا- وقاله ابن الكلبي ايضاً-
كبيس بن هوذة السدوسي- اتى النبي
صلى الله عليه وسلم وبايعه- فكتب له كتاباً-
التخريج- قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
وابن مندة من طريق سيف بن عمر عن
عبد الله بن شبرمة عن اياد بن لقيط بن
كبيس بن هوذة احد بني الحارث بن سدوس
انه- الحديث وقال ابن مندة غريب من
حديث ابن شبرمة لم يثبته الا من هذا
الوجه وقال الحافظ وجدته في نسخة من
معجم ابن شاهين قديمة بنون بدل
الموحدة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة
وابو نعيم وابن عبد البر- ماعز بن مالك
الاسلمي- كتب له النبي صلى الله عليه وسلم
كتاباً باسلام قومه وهو الذي اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فرجم-
التخريج- قال ابن الاثير اخرجه ابن عبد البر
مسعود بن وائل ويقال ابن مسروق-
قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه قال يا رسول الله اني احب
ان تبعث الى قومي رجلا يدعوهم الى الاسلام
عسى الله ان يهديهم بك فقال لمعوية
اكتب قال يا رسول الله كيف اكتب له قال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم- التخريج
اخرجه ابو نعيم واخرج ابن مندة من
عتبة بن ابي عتبة عن سليمان بن عمرو
عن الضحاك بن النعمان بن سعد ان

اکھلاو بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔
کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور
بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیے فرمان۔ تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن
مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد اللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن
ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا
ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے۔ نہیں ثابت
ہے مگر اسی طریقہ سے۔ اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے
اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ
بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔
ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان
اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔
جنھوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہو کر زنا کا
اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہو اکی ابن عبد البر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔
آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا
اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ
کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجئے جو انکو دعوت اسلام
کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے
پس فرمایا معویہؓ سے کہ لکھو پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ
فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے
عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے
ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

۲۲ کبیس بن ہوذۃ السدوسی
۲۳ ماعز بن مالک اسلمی
۲۴ مسعود بن وائل

۴۴ مسلم بن حارث التمیمی

مسعود بن وائل قدم الحديث (اصابه و اسد الغابه) مسلم بن حارث التميمي ويقال حارث بن مسلم التميمي - كتب له كتابا بالوصاة الى من يعرفه من ولاة الامر

التخريج وما اختلف فى اسمه - قال البخارى وابو حاتم وابو ذرعة الرازى ان له صحبة وزاد البخارى هو والد الحارث وصحح البخارى والترمذى وغير واحد ان اسم الصحابى مسلم واسم التابعى ولده الحارث و الاختلاف فيه على الوليد بن مسلم فقال جماعة عنه عن عبد الرحمن بن حسان عن الحارث بن مسلم عن ابيه وقال هشام ابن عمار وغيره عنه عن عبد الرحمن عن مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد ابن شعيب بن سابور رواه عن عبد الرحمن كذلك وكذا قال صدقة بن خالد عن عبد الرحمن فى حديث آخر اخرجه البخارى فى التاريخ عن الحكم بن موسى عن صدقة ونقطة عن الحارث بن مسلم التميمى عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم كتب الحديث - هكذا قال الحافظ فى الاصابه واما عند ابن الاثير فهذا هو الحارث فقال فى ترجمة الحارث ويقال مسلم بن الحارث والاول اصح يكنى ابا مسلم روى حديثه هشام بن عمار عن الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن حسان الكنانى عن مسلم ابن الحارث بن مسلم التميمى ان اباه حدثه

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ) **مسلم** بن حارث تمیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم تمیمی. لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔

تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان. بخاری ابو حاتم اور ابو ذرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ کے ساتھ ثابت ہے اور زائد کیا بخاری نے کہ وہ والد ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس میں ولید بن مسلم پر ہے جو راوی ہیں پس کہا ایک جماعت نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے۔ اور راجح قول اول ہے کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے بروایت عبد الرحمن اسیطرح - اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ اور نقطہ سے وہ حارث بن تمیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلھم - فذکر
الحدیث وفیہ - قال لی صلے اللہ علیہ وسلم
ساکتب لک کتابا واوصی بامن یکون
بعدی من ائمۃ المسلمین ففعل وختم علیہ
ودفع الیّ - مشمرج بن خالد - وفد علیہ
صلے اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القیس
فاقطعہ صلے اللہ علیہ وسلم رکی ماء بالبادیۃ
وکتب لہ بھا کتابا - **التخریج** - اخرج ابن
السکن عن الحسین بن اسمعیل الفارسی
عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدۃ عن علی بن
حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج قال
حدثنی ابی عن ابیہ ایاس عن جدہ مشمرج
قال قدمت علے رسول اللہ فی وفد عبد القیس
الحدیث کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابہ
معویۃ بن ثور العامری البکائی - کتب لہ
صلے اللہ علیہ وسلم کتابا ووھب لہ من
صدقۃ عامۃ معونۃ لہ - **التخریج** - قال
الحافظ اخرج ھذہ القصۃ ابن مندۃ بسند
صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثنی ابی عن
ابیہ عن بشر بن معویۃ عن ابیہ معویۃ
الحدیث (اصابہ) واخرجہ البخاری فی
تاریخہ والبغوی وابن مندۃ وابو نعیم عن
بشر بن معویۃ بن ثور - فذکر الحدیث - کذا
ذکرہ فی السیرۃ المحمدیۃ - **مسفع** - ذکرہ
ابو عبید القاسم بن سلام وقال کتب
صلے اللہ علیہ وسلم الیہ مع جریر بن عبد اللہ
البجلی کذا قالہ الحافظ - **مالک بصری** - ذکرہ

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو - پس ذکر کیا حدیث
کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے
کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت
کروں گا تیری بابت اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد
(خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپنے اور مہر کی اوسپر
اور دیدیا وہ فرمان مجھے - **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر
میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا
اس کی بابت اونکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے ابن سکن نے
حسین بن اسمٰعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن
عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن
مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے
باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ
کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث - اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو
حافظ ابن حجر نے اصابہ میں **معویہ بن ثور عامری بکائی** -
لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو
بطور امداد کچھ صدقہ عام میں سے - **تخریج** کہا حافظ
نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن
علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے
باپ نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ
اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہی بخاری
نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت
بشر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو - اسیطرح
ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں - **مسفع** ذکر کیا ہے اوسکو
ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف
رسول اللہ نے فرمان بہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی - اسی
طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے - **مالک بصری** ذکر کیا ہے اوسکو

صاحب السيرة المحمدية فى ذكر السرايا بغير تخريج- قال رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحارث بن العمير الازدى بكتابه الى ملك بصرى (بصره) فلما نزل موتة قتله شرحبيل بن عمرو الغسانى ولم يقتل سواه من رسله صلى الله عليه وسلم واخرجه محمد بن سعد فى الطبقات فى ذكر السرايا بسرية موتة وايضا فى ترجمة الحارث قال اخبرنا محمد بن عمر قال ثنى ربيعة بن عثمان عن عمر ابن الحكم قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الحارث بن عمير الازدى احد بنى لهب الى ملك بصرى بكتاب فلما نزل موتة عرض له شرحبيل بن عمرو الغسانى فقتله ولم يقتل لرسول الله صلى الله عليه وسلم رسول غيره- **نجاشى** ملك الحبشة- كتب اليه ان يزوجه ام حبيبة رض **وايضاً**- كتب اليه ان يبعث اليه صلى الله عليه وسلم من بقى من اصحابه عنده- **التخريج** ذكرهما فى السيرة المحمدية ولم يذكر سنداً ولا تخريجاً- واخرجهما محمد بن سعد فى الطبقات فى ترجمة عمرو بن امية فقال اخبرنا عبد الله ابن نمير قال حدثنا الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى قلابة فى حديث رواه عن النبى صلى الله عليه وسلم فذكر القصة وقال فيه وبعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى النجاشى بكتابين فى احدهما ان يزوجه ام حبيبة وفى الآخر يسأله ان يحمل اليه من بقى عنده من اصحابه فزوجه

۲۷ و ۲۸ نجاشى والى الحبشة

صاحب سیرۃ محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے کہا کہ بھیجا رسول نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو ملے اونسے شرحبیل بن عمرو غسانی۔ اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔ **نجاشی بادشاہ حبشہ** لکھا اون کی طرف یہ کہ نکاح کر دیں آپ سے ام حبیبہ رض کا (بطور وکالت) اور بھی لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپ کے وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے اوس حدیث میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تہا کہ بیاہ دیں آپسے ام حبیبہ کو اور دوسرے میں آپنے خواہش کی تہی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں اونکو آپ پاس

النجاشي ام حبيبة وحمل اليه اصحابه فی سفينتين
وليد بن جابر بن ظالم الطائی البحتری۔
وفد فكتب له كتابا۔ **التخريج**۔ ذكره الحافظ
وابن الاثير وقالا اخرجه ابو عمرو۔ **وفود**
ثمالة۔ قدم عبد الله بن عيسے الثمالی ومسيلمة
ابن حزان الحرانی علے رسول الله صلے الله عليه
وسلم فی رهط من قومهما فبايعا واسلما وبايعا علی
قومهم فكتب لهم رسول الله كتابا بما فرض عليهم من
الصدقة فی اموالهم۔ كتبه ثابت بن قيس
وشهد عليه عبادة ومحمد بن مسلمة۔ **كذا**
ذكره۔ فی السيرة الشامية فی بيان الوفود
وفود جرم۔ روی انه وفد رجلان منهم
يقال لاحدهما اسقع بن شريح بن حريم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
يزيد بن رباح فاسلما وكتب لهما رسول الله
كتابا۔ **اورده** فی السيرة الشامية برواية
ابن سعد۔ **وفد تخيب**۔ قدم عليه وفد تخيب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التی فرض الله عليهم فسر رسول الله
بهم واكرم منزلهم وقالوا يا رسول سقنا اليك
حق الله فی اموالنا فقال صلے الله عليه وسلم
ردوها فاقسموها علے فقرائكم قالوا يا رسول
الله ما قدمنا عليك الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بكر يا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحی من تخيب فقال رسول
الله ان الهدی بيد الله عز وجل فمن اراد به
خيرا شرح صدره للايمان، وسألوا رسول الله

بھیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپسے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کردیا۔ **ولید** بن جابر بن ظالم طائی
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمالی
اور مسلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **اسیطرح ذکر کیا اسکو** سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تہا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تہا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکھا اون دونو کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان کیا اسکو** سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد **وفد تخیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تخیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروضہ
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونہوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تہا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقرا پر تقسیم کرو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقرا سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تخیب آیا فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

اشياء فكتب لهم بها وجعلوا يسألونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلى الله
عليه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان يحسن
ضيافتهم فاقاموا اياما ولم يطيلوا اللبث
فقيل لهم ما يعجلكم فقالوا نرجع الى من وراءنا
فنخبرهم برؤيتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكلامنا اياه وما رد علينا ثم جاؤا الى رسول
الله يودعونه فارسل اليهم بلالا فاجازهم
بارفع ما كان يجيز به الوفود قال هل بقي منكم
احد قالوا نعم غلام خلفناه على رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الينا فلما رجعوا الى رحالهم
قالوا للغلام انطلق الى رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضينا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتى اتى رسول الله فقال يا رسول الله
اني امرؤ من بني ابذى يقول من الرهط الذي
اتوك آنفا فقضيت حوائجهم فاقض حاجتي يا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتي ليست كحاجة
اصحابي وان كانوا قدموا راغبين في الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم واني [illegible]
من بلادي الا ان تسأل الله عز وجل ان يغفر لي
ويرحمني وان يجعل غناي في قلبي فقال رسول
الله واقبل الى الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه في قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا راجعين الى
اهلهم ثم وافوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمنى سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذى فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھہرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپ سے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہم نے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تھا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جا قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپ سے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی [illegible] شخص مراد اون
وہ گروہ [illegible] ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں [illegible] اپنی
[illegible] حاجتیں [illegible] اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے ہمراہ مال زکوٰۃ لیکر حاضر خدمت
آئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر کہ
سوال کیجیے آپ اللہ عز وجل سے کہ بخش دے مجھے اور رحم کرے مجھ پر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ نے اور آپ متوجہ تھے لڑکے کی طرف کہ اللہم اغفر لہ الٰہی اسکو بخش دے اور اسکو
اور رحم کر [illegible] اور اسکے قلب کو غنی کر دے پھر حکم دیا اوسکیلیے بھی اسی عطیہ کا جو اوس کے
ساتھی [illegible] اپنے اہل کی جانب پھر ملے وہ رسول اللہ سے منیٰ میں
[illegible] پھر [illegible] میں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول الله ما رأینا مثله قط وما حدثنا باقنع منه بما رزقه الله لوان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوها ولا التفت الیها فقال رسول الله الحمد لله انی لارجوان یموت جمیعا فقال رجل منهم اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول الله فقال رسول الله تشعب اهواءه وهمومه فی اودیة الدنیا فلعل اجله ان یدرکه فی بعض تلك الاودیة فلا یبالی الله عزوجل فی ایها هلك قالوا فعاش ذلك الغلام فینا علی افضل حال وازهده فی الدنیا واقنعه بما رزق - فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجع من رجع من اهل الیمن عن الاسلام قام فی قومه فذکرهم الله والاسلام فلم یرجع منهم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکره ویسأل عنه حتی بلغه حاله وما قام به فکتب الی زیاد بن لبید یوصیه به خیرا - ذکره فی السیرة الشامیة عن ابی الحویرث وکذا بلفظه ذکر فی زاد المعاد - **وفد الرهاویین** روی انه قدم خمسة عشر رجلا من الرهاویین وهم حی من مذحج علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلوا دار رملة بنت الحارث فاتاهم رسول الله فتحدث عنهم طویلا واهدوا لرسول الله صلی الله علیه وسلم هدایا منه الفرس یقال له المراوح فاسلموا وتعلموا القران والفرائض واجازهم کما کان یجیز الوفد ثم رجعوا الی بلادهم ثم قدم منهم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تھا کہا یا رسول اللہ ہم نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مریگا جمعیت خاطر اور طمینان قلب کے ساتھہ پس کہا ایک شخص نے اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص بالطمینان خاطر یا رسول اللہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ رہتی ہیں دُنیا میں پس شاید کہ موت پاوے اوسکو ان میں سے کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو جائے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تھا اور زاہد اور بہترین حال پر پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے لوگ مرتد ہو گئے تو کھڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچھتے تھے اوسکا حال یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے لئے کھڑا ہونا پس لکھا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے تھے آپ اوسکے لیے بھلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں روایت ابو حویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد میں۔ **وفد الرہاویین** روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں پس آئے اون کے پاس رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گھوڑا تھا جسکا نام مراوح تھا پس اسلام لائے اور سیکھا قرآن اور فرائض اور انعام دیا آپ نے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پھر لوٹے وہ اپنے شہروں کو پھر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

بیان وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول الله من المدينة و اقاموا
حتى توفى رسول الله صلعم فاوصى بجاد مائة
وسق بخيبر فى الكثيبة جارية عليهم وكتب لهم
كتابا فباعوا ذلك فى زمن معوية - اورده
صاحب السيرة الشامية برواية ابن سعد
فى وفادات العرب عن ابى طلحة التيمى يهودى
من اهل يثرب - عن يوسف بن عبد الله بن
سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بيهودى
من اهل يثرب فانزله واكرمه فقال الشامى انى
لا ادرى ما اجازيك بما صنعت الى الآن الا انى
اكرمك بحديث احدثكه فاحفظه منى انه
خارج بارض العرب نبى فان ادركته فاتبعه فان
انت لم تفعل فليكن بينك و بينه عهد قال فلما
خرج رسول الله صلى الله عليه و سلم جاء اليهودى
الى رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال انك
رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال
اليهودى لا ادع دينى و لكن لى الف نخلة فلك منها
مائة وسق اوديه كل عام اليك و انا آمن على
اهلى و مالى فاكتب لى بذلك فكتب له رسول
الله صلى الله عليه و سلم - اورده - فى الكنز
العمال و قال خرجه ابن عساكر فى تاريخه -
الى يهودى اسمه فنحاص - عن عكرمة ان
النبى صلى الله عليه و سلم بعث ابا بكر الى فنحاص
اليهودى يستمده و كتب اليه و قال لابى بكر
لا تفتت على بشئ حتى ترجع الى فلما قرأ فنحاص
الكتاب قال قد احتاج ربكم قال ابو بكر فهممت
ان افنه بالسيف ثم ذكرت قوله صلى الله عليه و سلم

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپ نے اونکے
لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں
ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں بیانکیا اسکو
صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعدؒ وفادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کرکے یہودی اہل مدینہ میں سے روایت
ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پاے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اوسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہوجائے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا
کرونگا اور میں اوسکا عوض امن میں ہوجاؤں اپنے مال اور
اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے
لیے بیانکیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں فرمان ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تہا۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا ابو بکر صدیقؓ کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ اوس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابو بکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے
فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہوگیا تمہارا رب کہا ابو بکرؓ نے پس ارادہ کیا میں نے کہ شمشیر کا ڈالوں

۲۹ یہودی من اہل یثرب

۳۰ یہودی اسمہ فنحاص

لاتفتت علی بشئ ثم نزلت - لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء - الآیہ - اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواہ ایضاً ابن جریر عن السدّی نحوہ - **قولہ** لاتفتت - یقال افتات فلان علی فلان اذا انفرد برایہ فی التصرف والمراد ان لایفعل برایہ شیئاً - **قولہ** ان اقدّہ باسیف - قدّ ای قطع وشقّ -

میں اوسکو تلوار سے پھر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی خوشی نکرنا - پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ

تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے سدی سے بھی اسی طرح - **قولہ** لاتفتت - بولا جاتا ہے افتات فلان علی فلان جبکہ منفرد ہو جاوے اپنی رای کیساتھ تصرف کرنے میں اور مراد یہ ہے کہ اپنی رای سے کچھ کام مت کر - **قولہ** ان اقدہ بالسیف - قد یعنی شق کر دیا اور کاٹ دیا



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند ابي بكر رضي الله عنه

کتاب الصدقات جو ابوبکر کے

بسم الله الرحمن الرحيم - هذه فريضة الصدقة التى فرضها رسول الله صلے الله عليه وسلم على المسلمين والتى امر الله بها رسوله - فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط - فى اربعة وعشرين من الابل فما دونها من الغنم فى كل خمس شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدى وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة - فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کرے (خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس یا اوس سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ہو جاویں تو پینتیس تک بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادہ شتر) جو عمر کا اول سال پورا کر کے دوسرے میں داخل ہو جائے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن لبون (وہ بوتہ جو تیسرے سال میں داخل ہو جائے) اور جب چھتیس ہو جاویں تو پینتالیس تک بنت لبون - اور چھیالیس سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھی سال میں داخل ہو جاوے اور حاملہ ہونے کی قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہو جاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو جائے - اور جب چھتر ہو جائیں تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہو جاویں تو ایکسو بیس

الی عشرین ومائۃ ففیہا حقتان طروقتا
الجمل۔ فان زادت عن عشرین ومائۃ ففی کل
اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ۔
ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس
فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربھا۔ فاذا بلغت
خمسا من الابل ففیہا شاۃ۔ ومن بلغت
عندہ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست
عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانہا تقبل منہ
الحقۃ ویجعل معہا شاتین ان استیسرتا لہ
او عشرین درھما۔ ومن بلغت عندہ صدقۃ
الحقۃ ولیست عندہ الحقۃ وعندہ الجذعۃ
فانہا تقبل منہ الجذعۃ ویعطیہ المصدق
عشرین درھما او شاتین۔ ومن بلغت عندہ
صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الا ابنۃ لبون
فانہا تقبل منہ بنت لبون ویعطی المصدق
شاتین او عشرین درھما۔ ومن بلغت صدقتہ
بنت لبون وعندہ الحقۃ فانہا تقبل منہ
الحقۃ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او
شاتین ومن بلغت صدقتہ بنت لبون
ولیست عندہ وعندہ بنت مخاض فانہا
تقبل منہ بنت المخاض ویعطی معہا عشرین
درھما او شاتین۔ ومن بلغت صدقتہ بنت
مخاض ولیست عندہ وعندہ بنت لبون
فانہا تقبل منہ بنت لبون ویعطیہ المصدق
عشرین درھما او شاتین۔ فان لم یکن عندہ
بنت مخاض علی وجہہا وعندہ ابن لبون فانہ
یقبل منہ ولیس معہ شیء۔ وفی صدقۃ الغنم

دو حقہ قابل حمل۔ اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس
کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ
اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور
جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہوجائے تو اوس میں ایک بکری ہے
اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا
واجب ہوا اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے
لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ (کمی پوری کرنے کو) دو بکریاں
اگر اوسکو آسانی سے مہیا ہوسکیں ورنہ بیس درہم۔ اور جسکو حقہ دینا واجب
ہوا اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے
اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی
نہ لی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا
واجب ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے
لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا
بیس درہم۔ اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہوا اور اوس کے
پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو
اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ اور جسکو بنت لبون
دینا ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی
جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو
بیس درہم یا دو بکریاں۔ اور جسکو بنت مخاض دینا ہوا اور اوس کے
پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون
لیلی جاوے اور دیدے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو
بکریاں۔ اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت
مخاض بشرط مفروضہ نہیں ہے اور اوس کے پاس
ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری
میں [illegible] ہے اور [illegible] کے ساتھ کچھ زیادتی [illegible]
[illegible] پالیس [illegible] ایکسو بیس [illegible]

فی سائمتہا اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ شاۃ۔ فاذا زادت علے عشرین ومائۃ الی مأتین شاتان فاذا زادت علے مأتین الی ثلثمائۃ ففیہا ثلث شیاہ۔ فاذا زادت علے ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ واحدۃ۔ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ عن اربعین شاۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا۔ ولا یجمع بین متفرق ولا یفترق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ ولا یوخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق۔ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم یکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا۔ اخرجہ البخاری بہذا اللفظ واتمہ فی عدۃ ابواب من الزکوۃ وغیرہا مقطعا ورواہ ایضا ابن ماجۃ والنسائی وابو داؤد وامام احمد فی مسندہ باختلاف یسیر۔ وزاد ابو داؤد فی روایتہ۔ انہ کان علیہ خاتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

زکوۃ کی ایک بکری ہے۔ اور جب ایکسو بیس ۱۲۰ سے زائد ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو پر زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں۔ اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری۔ اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اونمیں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے۔ اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جائے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بوک (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ۱۹۰ ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دو سو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو نناوے پر بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہے پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابو داؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھ اور زائد کیا ہے ابو داؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض۔ بفتح المیم والخاء والضاد المعجمتین فصیل لناقۃ التی دخلت فی سنۃ الثانیۃ۔ بنت او ابن لبون۔ بفتح اللام وھو من الابل ما اتی علیہ سنتان ودخل فی الثالثۃ الحقۃ۔ بکسر الحاء المہملۃ وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم۔ خاء معجمہ ضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں شروع ہو۔ حقہ بکسر حاء مہملہ اور تشدید قاف۔

وهو من الابل ما اتى عليه ثلث سنين ودخل فى الرابعة- **طروقة الجمل**- بفتح الطاء المهملة صفة حقة وهى ناقة دخلت فى سن يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين- **جذعة** بالكسر وهى من الابل ما تم له اربع سنين- **سائمة** وهى من الماشية ما يرسل فى مراعيها- **هرمة**- بفتح الهاء وكسر الراء المهملة وهى كبيرة السن التى سقطت اسنانها- **ذات عوار**- قال فى مجمع البحار عور بالفتح العيب وقد يضم وكذا فى العينى وفى القاموس هو ذهاب حس احدى العينين- **التيس**- بفتح التاء المثناة قال فى مجمع البحار اراد به فحل الغنم يعنى اذا كان ماشيتها كلها او بعضها اناثا لا يوخذ الذكر الا فيما ورد فيه السنة التبيع من ثلثين بقرا وابن اللبون مكان بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك يقصد به الفحولة وقال العينى قوله ولا تيس هو فحل الغنم وقيده ابن التين انه من المعز- **قوله لا يجمع بين متفرق الخ**- بتقديم الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموى والمستملى مفترق بتاخيرها ولا يفرق بين مجتمع بكسر الميم الثانى كذا فى القسطلانى قال العينى وغيره اختلف العلماء فى تاويل هذا الحديث قال مالك فى الموطا تفسيره- لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق جمعوها ليودوا شاة- ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہوجاوے اور چوتھے سال میں شروع ہو- **طروقۃ الجمل** بفتح طار مہملہ- یہ ترکیب میں صفت واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جاوے کہ حامل ہونیکے قابل ہو اور پورے ہوجاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو- **سائمہ** وہ چوپایہ جو چراگاہونمیں چرائی جاوین **ہرمہ**- بفتح ہار ہوز- وکسر رار مہملہ- وہ اونٹنی جو اس قدر بوڑہی ہوجاوے جس کے دانت بڑھاپے کیوجہہ سے گرجاویں **قولہ ذات عوار**- کہا مجمع البحار میں عور بفتح عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسیطرح عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک آنکھہ کی حس کا- **التیس** بفتح تار فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد اوس سے کہیٹرو نکا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر کہ جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عیوض اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس- اور وہ بہیڑوں کا نر ہے اور مقید کیا ہی ابن تین نے معز یعنی بکری کیساتہ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ** تار فوقانیہ بہر فا بہر رار مہملہ مشدد اور حمو اور مستملی کی روایت میں ہے مفترق جسمیں تار فوقانیہ موخر ہے فا سے- ولا یفرق بین مجتمع میم ثانی کے کسرہ کے ساتہہ- قسطلانی نے یونہی لکھا ہے- عینی وغیرہ نے کہا کہ علمار نے اختلاف کیا ہے- اس حدیث کی تاویل میں امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے- کہ لا یجمع بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس چالیس بکریاں ہوں جب دیکھیں کہ عامل زکوۃ آنے کو ہے تو سب کو یکجا کرلیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو- ولا یفرق بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دوسو دو بکریاں ہیں پس اُن دو تو نیز تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان
فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها
حتى لا يكون على كل واحد الا شاة واحدة
فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي
وقال الشافعي في تفسيره ان يفرق الساعي
الاول ليأخذ من كل واحد شاة وفي الثاني
ليأخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب
الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي
وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن
الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام
العيني والقسطلاني - قال ابن همام اذا كان
النصاب بين شركاء وصحت الخلطة بينهم
باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل والمحلب
يجب الزكوة فيه عنده اي عند الشافعي لقوله
عليه السلام لا يجمع بين متفرق الحديث
وعندنا لا يجب والا لوجبت على كل واحد
فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي
وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد
الجمع والتفريق في الامكنة الا ترى ان النصاب
المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب
فيه - فمعنى لا يفرق بين مجتمع انه لا يفرق
الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين
ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين
متفرق انه لا يجمع مثلا بين الاربعين
المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها
نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن
الهمام - وقوله خشية الصدقة منصوب

پس زکوۃ کے وقت اون کو علحدہ علحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک
بکری کی زکوۃ آئے - پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے
ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے - امام شافعی نے اسکی
تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں
تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے
تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن (فرق اتنا ہے)
کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ
کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک
نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے
کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے
کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہوا ہو نہیں
بایں طور کہ شریک ہوں وہ چراگاہ اور بٹرا اور نر سے بچے لینے میں اور
دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رہ کے
نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یجمع
بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں
واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ
آجاوے - ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں
املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق
مکانی ہے - دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت
ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے - پس معنی لا یفرق
بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں
کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس کے
دو نصاب یا تین - اور معنی لا یجمع بین متفرق کے یہ نہیں کہ
مثلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو مشترک
ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب
حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام
کا - قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اسوجہ سے کہ

على انه مفعول له وقد تنازع فيه الفعلان يجمع ويفرق والخشية خشيتان خشية الساعي ان يقل الصدقة وخشية رب المال ان يكثر الصدقة فامر كل واحد منهما ان لا يحدث شيئا من الجمع والتفريق كذا في العيني والقسطلاني - الرقة - بكسر الراء المهملة وتخفيف القاف هو الدرهم المضروب ويقال له ورق ايضاً -

کہ یہ مفعول لہ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق کا تنازع ہے - اور مراد خشیۃ سے خوف ہے دو نو جانب کا پس خوف عامل زکوۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوۃ کم لیلی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله فليعطها - فيه دلالة على دفع زكوة اموال الظاهرة الى الامام - قوله فلا يعط فيه دليل على ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حكمه - قوله من المسلمين - فيه دلالة على ان الكافر لا يخاطب بذلك - قوله من الغنم قال الكرماني قال الفقهاء فيه تفسير من وجه واجمال من وجه فالتفسير انه لا يجب في اربع وعشرين الا الغنم والاجمال انه لا يدرى قدر الواجب من ثم قال بعد ذلك مفسرا لهذا في كل خمس شاة فصار هذا بيانا للقدر الواجب و ابتداء النصاب فالاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ بزكوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة اليها - قوله الى خمس وثلثين - الى خمس و اربعين - الى ستين - فيه دليل على ان الاوقاص ليست بعفو وان الفرض يتعلق بالجميع وهو احد قولي

قولہ فلیعطہا - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے - قولہ فلا یعط اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہو جاوے تو اوس کا حکم باطل ہو جاتا ہے قولہ من المسلمین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوۃ) - قولہ من الغنم ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر ایک بکری - اور اجمال یہ ہے کہ قدر واجب زکوۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کیلیے فرمایا کہ فی کل خمس شاۃ ہر پانچ میں ایک بکری ہے پس بیان ہو گیا قدر واجب اور ابتداء نصاب کا پس اونٹوں کی زکوۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اکثر مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی - قولہ الی خمس وثلثین الی خمس اربعین - الی ستین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہ

الشافعي قال صاحب التوضيح والاصح خلافه
والوقص محركة ما بين الفريضتين كذا في
مجمع البحار- **قوله** (في بيان صدقة الابل) **فان
زادت الى قوله في كل خمسين حقة**
وبه اخذ الشافعيؒ واحمدؒ وقال ابو حنيفة
اذا زاد على عشرين ومائة استقبل به الفريضة
وعن مالكؒ روايتان واستدل لابي حنيفةؒ
بما رواه ابن ابي شيبة عن سفيان عن ابي اسحق
عن علي قال فاذا زادت الابل على عشرين ومائة
استقبل به الفريضة- وعورض بان شريكا
رواه عن ابي اسحق عن علي اذا زادت الابل
على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي
كل اربعين بنت لبون- الا ان سفيان احفظ
من شريك و استدل له من المرفوع ايضا ما في
كتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعمرو بن حزم وسياتي بيانه انشاء الله في
موضعه- **قوله في صدقة الغنم
اذا بلغت اربعين**- قد اجمع العلماء
على ان لا شئ في اقل من الاربعين من الغنم وان
في الاربعين شاة وفي مائة وعشرين شاتين وفي
ثلثمائة ثلث شياه واذا زادت واحدة فليس
فيها شئ الى اربعمائة ففيها اربع شياه ثم في
كل مائة شاة وهذا قول ابي حنيفة ومالك
والشافعي واحمد في الصحيح عنه والثوري واسحق
والاوزاعي وجماعة اهل الاثر وهو قول علي
وابن مسعود رضي الله عنهما- وقال الشعبي
والنخعي والحسن اذا زادت على ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہا صاحب توضیح نے کہ قول اصح شافعیؒ کا اس کے خلاف ہے
اور وقص بالتحریک وہ فرضوں کے درمیانی اعداد۔ اسی طرح مجمع البحار میں ہے قولہ
(اونٹوں کی زکوۃ کے بیان میں) **فان زادت** الی قولہ فی کل خمسین حقۃ۔ اور
اسی پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے
کہ جب زائد ہو جاویں ایکسو بیس[1] پر تو از سر نو زکوۃ کا حساب کیا جاوے
اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے قول کا استدلال
بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان
سے۔ سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں
علیؓ سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس[1] پر تو از سر نو
زکوۃ کا حساب کیا جاوے۔ اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے طور
پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحق سے اور وہ روایت کرتے
ہیں علیؓ سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس پر تو ہر پچاس کی زیادتی
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون مگر یہی
جواب دیا گیا ہے اوس معارضہ کا اس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا
ہے بہ نسبت شریک کے۔ اور اون کا استدلال بیان کیا گیا ہے اوس حدیث
مرفوع سے بھی جو اوس فرمان میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے
عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور آئیگا اوس کا ذکر آئندہ اوس کے موقع پر انشاء اللہ تعالی
قولہ (غنم کی زکوۃ کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے
علما نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے اور اس بات پر کہ
چالیس پر ایک بکری ہے۔ اور ایکسو بیس پر دو بکریاں۔ اور تین سو پر
تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاوے تین سو پر ایک بھی تو چار سو تک
کچھ بھی نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں۔ پھر ہر سیکڑے کی زیادتی
پر ایک بکری اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کا اور امام احمد
کا بھی بروایت صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحق اور اوزاعی اور
جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہما کا۔ اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد
ہو جاوے تین سو پر ایک تو اوس میں زکوۃ کے

ففيها اربع شياه الى ربعمائة فاذا زادت
واحدة يجب فيها خمس شياه - وهي رواية
عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت
على مأتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين
ومأتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار
على خلافه - **قوله في صدقة الغنم**
في سائمتها - فيه دليل على ان شرط وجوب
الزكوة السوم - كذا عند ابي حنيفة والشافعي
وهي الراعية في كلأ مباح وقال ابن حزم قال
مالك والليث وبعض اصحابنا تزكي السوائم
والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير
ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا
اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة
الا في سائمتها وهو قول ابي الحسن بن المغلس
وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكي سائمتها
وغير سائمتها واما البقر فلا يزكي الا سائمتها وهو
قول ابي بكر بن داؤد لم يختلف احد من
اصحابنا في ان سائمة الابل وغير سائمة الابل
منها تزكي سواء وقال بعضهم تزكي غير السائمة
عن كل واحد في الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد
الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس في
العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا
قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعي
وابن جبير والثوري والليث والشافعي واحمد
واسحق وابي ثور وابي عبيد وابن المنذر
ويروى عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة
ومكحول ومالك يجب الزكوة في المعلوفة

اوس میں زکوٰۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو کو
ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوٰۃ میں پانچ بکریاں اور
یہ ایک روایت ہی احمد سے اور مخالف ہے آثار کے۔ اور بعض نے
کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو تو زکوٰۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو
چالیس تک۔ بیان کیا ہی اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف
ہیں **قولہ** بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں، **فی سائمتہا** اس میں دلیل
ہے اس بات پر کہ زکوٰۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہی ابو حنیفہ و شافعی
کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں
مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض
ہمارے علماء نے کہ زکوٰۃ دیجائے اُن اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ
میں چریں اور اونکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور اونکی جنکو سواری یا
کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہمارے بعض علماء
نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ
دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی
میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المغلس کا اور بعض نے
اسطور سے تفصیل کی ہی کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی
زکوٰۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہی ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے
اصحاب میں سے کسی کا اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے
اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوٰۃ دیے جانیمیں برابر ہیں
اور بعض علماء کا قول ہی کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوٰۃ عمر بھر میں ایکبار دیدی
جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوٰۃ کبھی اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول
ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوٰۃ
نہیں ہی یہی قول اکثر اہل علم کا ہی جیسے عطا اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر
اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور
ابن منذر اور یہی روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور
مکحول اور مالک نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کوئیں
پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اس لیئے

والتواضع بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر رض بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري وروي عن علي ومعاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح۔ كذا في العيني۔ **قوله في الرقة فان لم يكن۔** فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها۔

الفاظ حدیث کے عام ہیں۔ اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے۔ اور روایت ہی حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا۔ اسیطرح لکھا ہی عینی میں۔ **قولہ فی الرقۃ فان لم یکن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دراہم ایکسو نوے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہو نہیں ایک قلیل رقم کا فرق موجب ہی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم الى ضميرة الليثي وقيل ضميرة الليثي۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے۔

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين الوالدة وولدها۔ فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ روتی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہی جواب دیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجائے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لئے۔ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور البتہ وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل ہیں۔ نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق کا۔ ویعنی رحق اللہ سو یا حق العباد اور جو

من المسلمين فليستوص بهم خيرا- وكتب ابى بن كعب (رضى الله عنه) قال ابن سعد البلاذرى وفد حسين بن عبد الله بن ضميرة على المهدى بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه ثلثمائة دينار- وكان خرج فى سفر ومعه قومه ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص فاخذ واما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذوا منهم ولم يتعرضوا لهم- ذكره فى جامع وعزاه للبزار وقال فيه حسين بن عبد الله متروك كذاب- قال ابن حجر روينا بعلو من حديث المخلص- قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن وهب عن ابن ابى ذئب قلتُ ذكر ابن مندة ان زيد بن حباب تابع ابن ابى ذئب وللحديث شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع- وقد تابع ابن ابى ذئب ايضا اسمعيل بن ابى اويس- وضميرة هذا هو الذى انكحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقرة زعم عبد الغنى المقدسى فى العمدة ان ضميرة هذا هو اليتيم الذى صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم فى بيتهم- قال فقمتُ انا واليتيم وراءه وفى رواية واليتيم ورائنا- **اقول**- وهذا الحديث هو حديث انس رض مشهور فى كتب الحديث-

مسلمان اونکو سلے چاہیے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔ کہا ابن سعد اور بلاذری نے کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اونکو چوروں نے آلیا اور جو کچھہ اونکے پاس تھا لوٹ لیا۔ اُنہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی چورونکو اُسکے مضمون سے۔ اور سنایا وہ اونکو پس واپس دیدیا چوروں نے وہ مال جو اونسے لوٹا تھا اور پھر اُنسے کچھہ تعرض نہیں کیا۔ ذکر کیا اِس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں۔ کہا ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اِس حدیث کو اسکے عالی سند کے ساتھ مخلص کی حدیث سے۔ اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا ہے اسکے ساتھہ ابن وہب ابن ابی ذئب سے۔ کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کی اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کے ساتھ اور متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن ادریس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہی ہیں جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورہ بقر پر یعنی مہر تعلیم سورہ بقر مقرر کیا تہا اور گمان کیا عبد الغنی قدسی نے عمدہ میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گہر میں رسول اللہ نے نماز پڑہی اور اُنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑہی کہا راوی حدیث نے کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تہا۔ کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہی جو مشہور ہے کتب حدیث میں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة- قولہ صلعم لا يفرق بين والدة۔ اِس میں دلیل ہے

فيه دليل على ان لا يفرق بين اثنين كالوالد
والوالدة وولدها وكالاخوين واحدهما صغير
وكالزوجين وامثالهما لما فيه من الضرار وقد
قال صلى الله عليه وسلم لاضرر ولا ضرار في
الاسلام- قوله ان احبوا- فيه دليل على
تخيير المعتق بين ان يلحق بقومه وبين ان يمكث
عند معتقه وكان ضميرة هذا اختار الله
ورسوله فمكث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
قوله ببكرة- فيه دليل على جواز بيع الحيوان
بالحيوان وهذه مسئلة اختلفوا فيها وفصلوها
في كتب الفقه والحديث- قوله انهم
اهل بيت- يستفاد منه ان جنس العرب
من لهم عز في الاسلام ولذلك اظهر
رسول الله صلى الله عليه وسلم عربيتهم-

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور
ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو
یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح- اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے
کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جائز ہے اسلام میں کسیکو
ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جائز ہے ضرر کا بدلا لینا قولہ ان احبوا اسمیں دلیل
ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولیٰ
کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تھا
اسکو اور اُسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمت میں بعد آزاد
ہونیکے بھی قولہ ببکرۃ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوانکی
دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علما کا اختلاف
ہے تفصیل اسکی کتب فقہ وحدیث میں مذکور ہے قولہ انہم اہل بیت
من العرب کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت
ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز
کرکے اون کی عربیت ظاہر کی۔

ه قوله لاضرر ولا ضرار في الاسلام- الضر ضد النفع
ضره ضرا وضرارا واضر به اضرارا فالثلاثي
متعد والرباعي متعد بالباء فله اي لا يضر
الرجل اخاه فينقصه شيئا من حقه- والضرار
فعال من الضر اي لا يجازيه على اضراره بادخال
الضرر عليه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل
الاثنين والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء
عليه وقيل الضرر ما تضر به صاحبك وتنتفع
انت به والضرار ان تضره من غير ان تنتفع به وتكرارهما
للتاكيد وهما بمعنى واحد وكلامه يدل
على ان لفظه لاضرر ولا ضرار وكذا في
الغريبين لكنه في ما رايت من النسخ الاضرار
والله اعلم كذا في مجمع البحار-

ه قولہ ولاضرر ولاضرار فی الاسلام- الضر- ضد ہے نفع کے
بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر بہ اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی
بنفسہ ہے اور رباعی متعدی باء کے ساتھ ہے- یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص
اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال ہے الضر سے
یعنی نہ بدلا لے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچاکر پس
ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا- اور ضرر ابتدا فعل
ہے اور ضرار بدلا ہے اوسکا- اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر
دے تو اپنے صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر
دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو- اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے
ہے اور یہ دونوں ایک معنی میں ہیں- اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ
لفظ اس حدیث کے لاضرر ولاضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے
لیکن وہ نسخہ جس میں ہم نے دیکھا ہے اون میں الاضرار ہے
واللہ اعلم اسی طرح ہے مجمع البحار میں۔

قوله الاحق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما -

قوله الاحق - یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابتہ -

هذا ما كتبوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامره لابي شاه وهو خطبته خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابوشاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلّط عليها رسوله والمؤمنين فانها لاتحل لاحد كان قبلي وانما أُحلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر - فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يارسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يارسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کر دیا اللہ نے رسول اللہ کے لیے مکہ کھڑے ہوئے آپ۔ حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا ہو مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحٰب فیل کی طرف) اور مسلط و قابض کر دیا اُس پر اپنے رسول اور مومنین کو پس وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اوس میں لڑنا) اور حلال ہوا اور جایز کیا گیا میرے واسطے ہی ایک گھڑی کیلئے اور اب نہیں حلال ہو میرے بعد کسی کو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہاں کے شکار اور نہ توڑا جاوے وہاں کا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہاں کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی (رشتہ دار) مار ڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر دونیں یا فدیہ لیلے یا قصاص۔ پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یارسول اللہ الا الاذخر (یعنی اسکو مستثنی کر دیجیے) اور اُسکے کاٹنے کا حکم دیجیے کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اوسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں۔ آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنی ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے یہ خطبہ مجھکو یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھ دو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے۔ روایت کیا ہی بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہی اسکو امام احمد اور مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے جو راوی حدیث ہیں کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یارسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ (لکھوانیکی خواہش کی تھی) جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبة سماه شاة واخطأه المحدثون وهو رجل عدوه فی الصحابة ودونوه فی کتبهم۔

کہ اون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ هو الزجر ای لا یجعله نافرًا۔ لا یختلی۔ ای لا یقطع۔ الساقطةُ۔ ما سقط بغفلة مالکها۔ المنشد۔ یقال منشد الضالة ای المعرف ومعلنها۔ بخیر النظرین۔ من الخیرة یعنے الخیار بین الامرین۔ یقید۔ من القود محرکة وهو قتل لقاتل بدل المقتول۔ الاذخر۔ بکسر الهمزة وسکون الذال المعجمة حشیشة طیب الرائحة عریض الاوراق۔

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لا یختلی یعنی نہ کاٹا جاوے السافطة وہ چیز جو گم ہو جائے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دو امروں میں یقید ماخوذ ہے قَوَد محرکہ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ۔ ایک قسم کا گھانس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله لا تنفر صیدها۔ قال الحافظ فی الفتح نبه عکرمة بذلك علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیها بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمة عطاءٌ ومجاهدٌ فقالا لا باس بطرده ما لم یفض الی قتله اخرجه ابن ابی شیبة وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اهل مکة ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیده فطار فوقع علی بعض بیوت مکة فجاءت حیة فاکلته فحکم عمر علی نفسه بشاة

قوله لا تنفر صیدہا۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اِس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیّت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیے ادنی ایذا جائز نہیں ہے یعنے جہکانا تو پھر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطاء اور مجاہد نے پس کہا اون دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے ہہگانیمیں جبتک کہ موّدی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چہت پر تہا پس بیٹ کر دی اُسنے حضرت عمر کے ہاتہہ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے پس اُڑگیا اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوه -
قوله لا یختلی شوکها - وجاء فی روایة
بدلها - لا یعضد بها شجرة - قال ابن حجر
قال القرطبی خص الفقهاء الشجر المنهی عن
قطعه بما ینبته الله من غیر صنع آدمی فاما ما
ینبت بمعالجة آدمی فاختلف فیه والجمهور
علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء
ورجحه ابن قدامة واختلفوا فی جزاء ما قطع
من نوع الاول فقال مالک لا جزاء فیه بل
یأثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفة
یوخذ بقیمته هدی وقال الشافعی فی
العظیمة بقرة وفیما دونها شاة واحتج
الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبه
ابن القصار بانه کان یلزمه ان یجعل الجزاء
علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل
به وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع
شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک
من فروع الشجرة کذا نقله ابو ثور عنه
واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان
لا یضرها ولا یهلکها وبهذا قال عطاء
ومجاهد وغیرهما واجازوا قطع الشوک
لکونه یوذی بطبعه فاشبه الفواسق
ومنعه الجمهور واجابوا بان القیاس
المذکور بمقابلة النص فلا یعتبر به - قال
ابن قدامة ولا باس بالانتفاع بما انکسر
من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر
صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کہا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا - روایت
کیگئی ہے دوسرے طریقہ سے حضرت عثمان سے مثل اسکے قولہ لا یختلی شوکہا
اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہے کہ لا یعضد بہا شجرۃ کہا ابن
حجر نے کہ ذکر کیا ہے قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت
ہے فقہاء نے اُسکو ان پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہے جنکے اگانے میں
آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خود روہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں
اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہے اور کہا امام شافعی نے سب میں
جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہے نوع اول
(یعنی جو آدمی کے کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک
تو کچھ جزا نہیں ہے صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجاوے - اور کہا
شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری -
اور حجت لایا ہے طبری قیاس کرکے جزا رصید پر - اعتراض کیا ہے اسپر
ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت
کاٹے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور کہا ابن
العربی نے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر
شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہے درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی -
ایسا ہی نقل کیا ہے اونسے ابو ثور نے اور یہی اجازت دی ہے پتیوں اور پہلوں
کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو آفا نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہے
عطاء اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہے اونہوں نے کانٹے کو کاٹ
ڈالنے کی اسوجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہے پس مشابہ ہوگیا وہ فاسقوں کے اور
منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہے باینطور کہ قیاس مذکور نص کے
مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ
اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنیمیں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے
توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور
یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور
نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف - قولہ لا یحل

عليه احد ولا نعلم فيه خلافًا۔ قوله لا يحل ساقطتها۔ فيه دليل على ان لقطة مكة لا تلتقط للتمليك بل للتعريف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامكان ايصالها الى ربها لانها ان كانت للمكي فظاهر وان كانت للآفاقي فلا يخلو افق غالبًا من وارد اليها وقال اكثر المالكية وبعض الشافعية هي كغيرها من البلاد وانما تختص مكة بالمبالغة في التعريف لان الحاج يرجع الى بلده وقد لا يعود فاحتاج الملتقط بها الى المبالغة في التعريف۔

ساقطتہا۔ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اٹھالے اور یہی قول ہے جمہور کا۔ اور اس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہے کیونکہ اگر وہ مالک مکہ والا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہاں والا مکہ میں نہ آوے (اس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہے کہ مالک کا پتہ چلجاوے) اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہے جو اور شہروں کا اور خصوصیت مکہ کی تھی اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اس چیز کے پہچنوانے میں مبالغہ کیا گیا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي هيمة والى نخيلة اللهبي

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیے

قال ابن حجر في الاصابة اخرج ابن مندة من طريق سليمان بن داؤد المكي قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفي الثقفي قال حدثني عبد الله بن عقيل عن ابيه قال خرجنا الى مسلم بن حذيفة العامري فاخبرنا ان ابا رهيمة السمعي وابا نخيلة اللهبي قالا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبر من العقيق فكتب لنا كتابا وقال فيه من وجد شيئا فهو له والخمس من الركاز والزكوة من كل اربعين دينارًا دينار۔

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر۔ آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

مکتوب لابی رہیمہ

رُهیمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم یاء مثناة من تحت ثم میم ثم هاء الوقف مصغرا - نخیلة - بالنون والخاء المعجمة والیاء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقیل ابو بجیلة بالباء الموحدة والجیم مصغرا - اللهبی - بکسر اللام وسکون الهاء وکسر الباء الموحدة - رکاز - بکسر الراء المهملة عند اهل الحجاز کنوز الجاهلیة المدفونة فی الارض وعند اهل العراق المعادن -

رُهیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا تحتانیہ پھر میم پھر ہا وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خا معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابو بجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر اللہبی بکسر لام وسکون ہا ہوز و کسر با موحدہ - رکاز بکسر را مہملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانہ ہے جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوا اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله من وجد - قال العینی فی شرح البخاری ان وجد المسلم والذمی فی داره معدنا فهو له ولا شئ فیه عند ابی حنیفة واحمد الا اذا حال علیه الحول وهو نصاب ففیه الزکوة وعند ابی یوسف ومحمد الخمس فی الحال وعند مالك والشافعی الزکوة فی الحال والحانوت والمنزل کالدار

قولہ من وجد ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اوس سے اوسوقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوس پر ایک سال اور وہ مقدار نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوٰۃ ہے - اور صاحبین کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوٰۃ ہے فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

ـــــ الحانوت مکان یتخذ للبیع والشراء فان کان للسکنی فما ادیر علیه الحد ود دار وما بات فیه بیت والمنزل بین الدار والبیت فالاول یدخل فیه الثانی والثالث والثالث یدخل فیه الثانی ومرافق السکنی کمکان المطبخ وبیت الخلاء والماء - ولا یدخل فیه منزل الدواب والاول یشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے - اور مکان اگر رہنے کے لیے ہو تو جس پر حائط ہو چار دیواری وہ تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ پیخانہ آبدارخانہ ذخیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوس میں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی -

(از مولوی محمد حسن صاحب)

وان وجده فی الفلاة والجبال والموات ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة قوله فی الرکاز- اختلفوا فی الرکاز هل هو معدن او غیره فقال مالک وغیره الرکاز دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیره الخمس ولیس المعدن برکاز واختلفت الروایة فیه عن الشافعی- والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پاوے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پرت زمین میں تو اوسمیں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیکر کہی ہو تو اوسمیں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں قولہ فی الرکاز- اختلاف کیا ہے فقہانے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالک وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانہ جاہلیت کا اوس کے تہوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں امام شافعی سے اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں +

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی راشد الازدی والی جمیع الازد

ذکر فی کنز العمال- حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة من سردات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی جمیع الازد- نسخته من محمد رسول الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وکتب هذا الکتاب لعباس بن عبد المطلب وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر ابن سلمة کذاب یضع الحدیث-

ذکر کیا ہے کنز العمال میں- حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم پس لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑہے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑہی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے-

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا کہ تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے +

مکتوب صلعم بنام ابی راشد الازدی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیے

فی الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعيم وابن مندة من طريق محمد بن عمرو بن حفص بن السكن بن سواء بن شعبل ابن احمر بن معوية عن ابيه عن جده ان احمر وفد الى النبى صلى الله عليه وسلم وكان وافد بنى تميم فكتب صلى الله عليه وسلم له ولابنه شعبل كتابا ويكنى بابى شعبل - ونسخة الكتاب هكذا - هذا كتاب لاحمر بن معوية وشعبل بن احمر فى رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة الله منه خلية انكانوا صادقين وكتب على بن ابى طالب وختم الكتاب بخاتم النبى صلى الله عليه وسلم وضبط ابن الاثير شعبل عن ابن نقطة بكسر الشين وافاد الكتاب - ان الامام ان آمنهم على شرط صح الامن كما يدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم انكانوا صادقين -

اصابہ اور اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اونکے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں - اور ایلچی بنکر آئے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابوشعبل ہے - اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہے احمر بن معویہ وشعبل بن احمر کے لیئے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور مالوں میں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہے اگر وہ ہیں سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی ابن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے - اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کرکے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے - **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے تو جائز وصحیح ہوگا وہ امن - جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - ان کانوا صادقین -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسيخت (اسيخب) مرزبان البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال فى الاصابة ذكره احمد بن يحيى البلاذرى وقال كتب اليه النبى صلى الله عليه وسلم حين كتب الى منذر بن ساوى واهل البحرين يدعوهم الى الله تعالى فاسلم اسيخت والمنذر - وكان

لکھا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیٰی البلاذری نے اور لکھا کہ لکھا اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپنے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف پس اسلام لایا سخت اور منذر - نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخۃ کتابہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
انہ قد جاءنی الاقرع بکتابك وشفاعتك
لقومك وانی قد شفعتك وصدقت رسولك
الاقرع فی قومك فابشر فیما سألتنی وطلبتنی
بالذی تحب ولکن نظرت ان اعلمہ وتلقانی
فان جئتنا اکرمك وان تفعل اکرمتك
اما بعد فانی لا استھدی احدا وان
تھد الی اقبل ھدیتك وقد حمل عمالی
مکانك واوصیك باحسن الذی انت علیہ
من الصلوۃ والزکوۃ وقرابۃ المومنین
وانی قد سمیت قومك بنی عبد اللہ فمرھم
بالصلوۃ واحسن العمل وابشر والسلام
علیك وعلی قومك المومنین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے
میں نے تمہاری سفارش قبول کر لی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی
بابت (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابت کہا اوسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کر تو اوس
چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھسے اوس چیز کی جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام
اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھسے ملو پس اگر
آؤگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤگے تب بھی) اکرام کرونگا
(بوجہہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر
تم ہدیہ بھیجوگے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کر لونگا اور بڑھا دیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا
مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی اسوجہ
سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہو گیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجکو اوس چیز کے
اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی۔ اور نام
رکھا میں نے تیری قوم کا بنی عبد اللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کام کا
اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اسقف اھل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے۔

بسم اللہ الٰہ ابراھیم واسحق ویعقوب۔
اما بعد فانی ادعوکم الی عبادۃ اللہ
من عبادۃ العباد وادعوکم الی ولایۃ اللہ
من ولایۃ العباد فان ابیتم فالجزیۃ
فان ابیتم فقد اذنتکم بحرب والسلام۔
اخرجہ البیھقی فی کتاب الدلائل والحاکم
من طریق یونس بن بکیر عن سلمۃ بن
عبد یسوع عن ابیہ عن جدہ کذا ذکرہ
فی زاد المعاد والمصباح وقال رواہ صاحب
الھدی ایضًا بھذا السند۔

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے بعد حمد کے
(معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت
کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی
طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو
تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام
تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس
بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے
اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح
ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا
کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند
سے۔

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم- قال في زاد المعاد فلا اظن ذالك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم و هكذا كان سُنَّتُهٗ في كتبه ولكن وقع في هذا الرواية هذا وقيل ذالك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين- وذالك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك- قوله فان ابتيم فالجزية- علم من هذا بما يعامل به الكفار فاول ما يبدا ء به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد-

قوله باسم ابراہیم- ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم- اور یہی طریقہ تھا آپ کا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیا ہے- اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکہا گیا ہے سورۂ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکہا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اسبات پر تو کہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے- اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے قوله فان ابیتم فالجزیۃ معلوم ہو گئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کریں دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بہی انکار کریں تو جہا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) نعقدوا المجلس الشاور وافيه فاستقر الرأيهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمداني وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثي فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بہیجا (جسکو ہم ابہی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بہیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لا دیں- پس یہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اوتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حُلے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تہے او . . . . اون کے دامن گہسٹتے تہے اور سونے کی انگوٹہیاں پہنیں پہر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

ولبسوا حللاً لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدوا لكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن
ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب الينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراى منكما انعود - فقالا لعلى بن ابى
طالب وكان فى القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضى الله عنك فقال ارى ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا فى عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغد قد نزل اليه
عز وجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم
الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبى صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا ما كتب محمد النبى رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه فى كل ثمرة وفى كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور سلام کیا۔ آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا۔ وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچھہ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے۔ پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمھارے
نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اُسکے جواب کے لیے آئے ہیں۔ ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمھاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابو الحسن۔ راضی ہو اللہ آپ سے
جواب دیا کہ میری خیال میں انکو چاہیئے یہ حلے اور انگوٹھیاں اتار دیں
اور سفری کپڑے پہنیں پھر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمتمیں۔ پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے
جواب دیا۔ اسمیں سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا انہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں۔ آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہانتک کہ تم
میں اسکی بابتہ خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ بتحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے
الی قولہ تعـ پس چاہیئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اس سے کفار اور
صلح کرلی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پھلوں اور سونا چاندی۔ تانبہ۔ اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اوپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دو
یہ سب و دو ہزار حلّہ کے عوض میں۔ ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور صفر میں ایک ہزار حلّہ۔ اور ہر حلّہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچھہ کہ زائد ہو جاوے خرچ پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

وترك ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - ما زادت على الخراج او نقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من دروع او خيل
او ركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذلة وما هلك
مما اعاروا رسولي من دروع او خيل او ركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يؤديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقيهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم دنية ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيش ومن سأل منهم حقا فبينهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يؤخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى يأتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں روکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب کوئی لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور اسیقدر اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جاوے یا ضائع ہو جاتے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری میں ہی میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالونپر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبایل اور اون کے توابع پر - اور اسبات پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جسپر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ داقہ اپنے اپنے عہدوں سے - اور ذمہ میں
آ گئے اللہ کے) ہر اون کی تہوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہو گیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاوے گا -
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کھاتے سود ستک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا اونمیں سے کسی سے
دوسرے کے ظلم کے عوض اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہی اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو ریا دتی کر کے

شهد ابو سفيان بن حرب وغيلان بن عمرو ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلي والمغيرة بن شعبة وكتب- ذكر في زاد المعاد فقال خرجه ابو عبد الله الحاكم عن الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن يونس ابن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن ابيه عن جده- قال يونس وكان نصرانيا فاسلم-

گواہی دی اسپر ابو سفیان بن حرب نے غیلان بن عمرو اور مالک بن عوف اور اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو مغیرہ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ تخریج کی اس کی ابو عبد اللہ حاکم نے۔ وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے- کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر اسلام لے آئے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بيضاء سوداء- يعني الذهب والفضة والنحاس- حلة- في مجمع البحار الحلة بردان يمانيان منسوجان بخطوط حمر مع سود وقيل كل ما يتزين به وقيل قميصا يصل كميه بكمين آخرين يري انه لابس قميصين- اوقية- بضم همزة وشدة ياء تحتانية وقد يجيء وقية بالواو وبلا همزة كانت قديما اربعين درهما- ركاب- وهي الرواحل من الابل- مثواة رسلي- اي مسكنهم مدة مقامهم ونزلهم والمثوى المنزل من ثوى بالمكان اذا اقام فيه- اسقف- هو عالم رئيس من علماء النصارى ورؤساءهم وهو سرياني ولعله سمي به لخضوعه وانحنائه في عبادته لان السقف محركة طول في انحناء- راهب كان النصارى يترهبون بالتخلي من اشغال

قولہ صفراء بیضاء سوداء یعنی سونا۔ چاندی۔ اور تانبہ۔ حلہ۔ مجمع البحار میں ہے کہ حلہ یعنی دو چادریں جو یمنی ہوتی ہیں سرخ وسیاہ دہاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش کیجاوے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین لگادی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ بضم ہمزہ وتشدید یاء تحتانیہ۔ اور کبھی آتا ہے۔ وقیہ۔ واؤ کیساتھ بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا۔ رکاب سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ۔ مثواۃ رسلی یعنی لوگوں کے ٹھہرنے کی جگہ جبتک کہ وہ رہیں۔ اور مثوی کے معنی منزل کے ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوسوقت جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں۔ اسقف۔ وہ عالم رئیس ہے علماء نصاریٰ سے۔ اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتھ اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں نہایت عاجزی کرنے والا اور زیادہ جھکنے والا ہوتا ہے۔ اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زیادہ جھکنا راہب نصاریٰ دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔

الدنيا و ترك ملاذه والعزلة عن اهلها وغير ذلك يقال له الراهب - **واقه** - فيه لغتان بالقاف والفاء فقال فى القاموس الواقه اى قيم البيعة وهى بيت صليب النصارى ثم قال الواقه بالقاف هو الوافه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ **واقہ** - اِس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا متولی اور کنیسہ وہ گھر ہے نصاریٰ کی صلیب کا۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے وافہ بالفا اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

يستنبط منه - جواز اهانة رسل الكفار و ترك كلامهم اذا ظهر منهم التعاظم والتكبر فانه صلى الله عليه وسلم لم يكلم الرسل ولم يرد عليهم السلام حتى لبسوا اثياب سفرهم والقوا حللهم - **ويستنبط منه** - ان السنة فى مجادلة اهل الباطل اذا قامت عليهم حجة فلم يرجعوا بل اصروا على العناد ان يدعوهم الى المباهلة وقد امر الله بذلك رسوله فلم يقل ان ذلك ليست لامتك بعدك ودعا اليه ابن عمه عبد الله بن عباس رض من انكر عليه بعض المسائل ولم ينكر عليه الصحابة - **قوله الفى حلة** - افاد جواز صلح اهل الكتاب على ما يريد الامام من الاموال والثياب والثمر وغيرها ويجرى ذلك مجرى ضرب الجزية فلا يحتاج الى ان يفرد كل واحد منهم بجزية بل يكون ذلك المال جزية عليهم يقتسمونها كما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اِس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونھوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور **مستنبط** ہوتی ہی اِس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اُسپر دلیل قائم ہو جائے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلاوے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابتہ اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگونکو جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے **قولہ الفی حلتہ** - فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہو جاتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اِس بات کی ضرورت نہیں کہ اونمیں سے ہر فرد پر جزیہ لگایا جائے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جسکی وصولی وہ جسطرح چاہیں آپس میں ایک دوسرے پر تقسیم کر کے کر لیں

قوله مثواة رسلی - علم منه ان یجوز للامام ان یشترط علے الکفار ان یؤوا رسله ویضیفهم و یکرمهم - قوله علیهم عاریة افاد جواز اشتراط الامام علیهم عاریة مایحتاج المسلمون الیه من سلاح او متاع او حیوان - قوله من اکل ربوًا - علم منه ان الامام لایقرّ اهل لکتاب علے الربوا لانها حرام فی دینهم وکذالك السکر واللواطة والزنا بل یحدهم فی کل ذلك - قوله ما نصحوا - افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمین وافسدوا فی دینهم فلا عهد لهم ولا ذمة -

قوله مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہراویں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ وعلیهم عاریة۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے اکفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانونکو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور قوله من اکل ربوا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ نکرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں قوله ما نصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ عذر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ (کیونکہ وہ عذر سے ٹوٹ جاوے گا)

هذا ماکتبه صلے الله علیه وسلم للاسقف ابی الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابوالحارث کیلئے

رُوی ان الاسقف ابا الحرث اتی رسول الله صلے الله علیه وسلم ومعه السیدُ العاقب ووجوه قومه واقاموا عنده یستمعون ما انزل الله تعالیٰ علیه فکتب للاسقف الکتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد النبی الی الاسقف ابی الحارث واساقفة نجران وکهنتهم ورهبانهم واهل بیعهم ورقیقهم وملتهم وشوّاطهم علے کل ماتحت ایدیهم من قلیل وکثیر جوار الله ورسوله لایغیر اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابوالحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقب اور اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے رہے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تہا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیئے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابوالحارث اور اساقفۂ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسا اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

عہ الشوط الطوف ویقال للخادم الشواط یعنی الطواف -

عہ شوط کے معنی پھیر اکرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شوّاط یعنی پھیرے کرنے والا۔

کتاب للاسقف ابی الحارث

استقفیتہ ولا راھب من رھبانیتہ ولا کاھن من کھانتہٖ ولا یغیر حق من حقوقھم ولا سلطانھم ولا مما کانوا علیہ علی ذالک جوار اللہ ورسولہ ابداً ما نصحوا اغیین متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتب مغیرۃ ابن شعبۃ۔ ذکرہ صاحب زاد المعاد بسند المذکور قبلہ فی الکتاب۔

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ حالت جسپر وہ ہیں۔ اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابۃ ان ابن مندۃ اخرج من طریق عتبۃ بن ابی عتبۃ عن سلیمان بن عمر عن الضحاک بن نعمان ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم علے النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم وحسن اسلامہ فقال یا رسول اللہ انی احب ان تبعث الی قومی یدعوھم الی الاسلام عسی اللہ ان یھدیھم بک فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لمعویۃ اکتب لہ قال کیف اکتب لہ یا رسول اللہ قال کتب لہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الاقیال من حضرموت باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ علے البیعۃ وفی السواق الخمس وفی البعل العشر۔ لاخلاط ولا وراط ولا شغار ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد اربی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا یعنی خالص ہوگیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کریں شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے۔ آپ نے حضرت معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیے فرمان معویہؓ نے پوچھا یا رسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام جسمیں حکم ہے نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے کا۔ اور جو کھیتی کہ جرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور سیحے کی زمین پر عشر ہے۔ مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے اور نہ پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آئندہ سے نہ کیجاوے اور شرط لگانا مال رہن کرکے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے اور گھوڑے پر اسلیے چلانا کہ وہ زیادہ دوڑے جائز نہیں ہے اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹونکو ایک رسی میں اور

وكل مسكر حرام - ذكره صاحب مصباح المضى وقال اخرجه ابن سعد فى الطبقات نحوه الا ان فيه بدل الصدقة على البيعة الصدقة على تبيعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين لكنى لم اجده فى الطبقات - اخرجه ابن السكن من طريق بقية (نقيت) عن سليمان ابن عمرو الانصاري عن الضحاك بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم على النبى صلى الله عليه وسلم فذكر مثل قصة مسعود بن وائل - واخرجه ايضا ابن ابى عاصم من طريق عتبة بن ابى حكيم عن سليمان بن عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق قدم الحديث - وزاد وبعث النبى صلى الله عليه وسلم زياد بن لبيد يعنى الى اقيال حضرموت - قال فى جامع الازهر اخرجه الطبرانى فى الكبير عن الضحاك بن النعمان وفيه بقية ثقة مدلس -

جس نے کھیتی کو پکنے سے پہلے اول بیچا تو ذکو گویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوسمیں الصدقۃ علی البیعۃ کے عوض الصدقۃ علی تبیعۃ السائمۃ ہے اور زائد کیا ہے قولہ لاجلب کے بعد وعلیہم یعنی اونپر لازم ہے مدد مسلمانوں کے لشکروں سے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیۃ بالموحدۃ (نقیۃ ای بالنون) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث۔ اور زائد کی اونہوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف۔ ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقيال - جمع قيل بفتح قاف وسكون تحتانية ملك دون الملك الاعظم - **سواق** جمع ساقية - وهى عاثور التى يجرى فيه الماء يقال له العاثور لان الماشى يتعثر فيها كذا قاله الشوكانى فى النيل والمراد بالساقية هو الدلو الكبير الذى يسقى به الزرع -

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی۔ پادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) **سواق** جمع ہے ساقیۃ کی اور وہ نہر ہے جس میں پانی بہتا ہے۔ اور اوسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوسمیں گر پڑتا ہے یہی ترجمہ ذکر کیا ہے شوکانی نے نیل میں۔ یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة
هو ما نبت من النخيل فی ارض یقرب
ماءها فرسخت عروقها فی الماء فاستغنت
عن ماء السماء وغیرها - **خلاط** - هو
مصدر خالط والمراد به ان یخلط رجل
ابله بابل غیره او بقره او غنمه لیمنع حق
الله منها - **وِرّاط** - هو ان یجعل الغنم فی
وهدة من الارض لیخفی علی المصدق
اخذ من الورطة وهی الهوة العمیقة فی
الارض ثم استعیر للناس اذا وقعوا فی
فی بلیة یعتسر المخرج منها وقیل الوراط
هو ان یغیب ابله او غنمه فی ابل غیره
او غنمه وقیل هو ان یقول للمصدق
عند فلان صدقة ولیست عنده صدقة
فهو وِرّاط - **شغار** - بالشین والغین المعجمة
نهی عن نکاح الشغار وهو نکاح فی الجاهلیة
کان الرجل یقول شاغرنی ای زوجنی
اختک او ابنتک او من تلی امرها حتے
ازوجك من الی امرها بلا مهر و یکون
بضع کل واحدة بمقابلة بضع الاخرے
من شغر الکلب اذا رفع احدی رجلیه
لیبول لارتفاع المهر بینهما - **سباق** -
ما یجعل من المال رهنا علی المسابقة -
جَنَب - بالجیم ثم النون محرکة هو فی
المسابقة ان یجنب فرسا الی فرسه الذی
یسابق علیه فاذا فتر المرکوب تحول الی
المجنوب وفی الزکوة ان ینزل العامل

بعل بارموحدہ اور عین مہملہ وہ کھجوریں جو ایسی زمین میں
اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ سیجہ پس پہونچ جاویں اوسکی
جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ سے پانیکی
خلاط مصدر ہے خالَطَ کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملادے
کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی
بقر۔ غنم وغیرہ تاکہ روک لے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے
کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپادے تاکہ بچ جاویں
وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے
معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا
ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں
جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے
ہیں کہ ملادے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ
یا بکری سے (اس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط
کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ
لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور
حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور
دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی
صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے
کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہے بیاہ دے اور
میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرادونگا بغیر مہر کے جسکا میں
ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہو کے (گویا یہی مہر ہے)
ماخوذ ہے یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہے جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ
اٹھالے اس معنی اور مجازی معنی میں وجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونو کے درمیان سے
سباق وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگاکر رہن رکھدیا جائے **جنب**
جیم پھر نون۔ بالتحریک۔ (یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے) ایک باب مسابقت
میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اوس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ کر رہا
ہے تاکہ جب تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہوجائے۔ اور باب زکوۃ میں

باقصى مواضع من اصحاب الصدقة ثم يأمر
بالاموال ان تجنب اليه اى تحضر- وقيل
ان يجنب رب المال بماله اى يبعده عن
مواضعه حتى يحتاج العامل الى الابعاد
فى اتباعه وطلبه - جلب - بالجيم ثم
اللام محركة هو فى الزكوة ان يقدم المصدق
على اهل الزكوة فينزل موضعا ثم يرسل من
يجنب اليه الاموال من اماكنها ليوخذ الصدقة
ومعناه فى المسابقة ان تبع رجل فرسه
فيزجره ويجلب عليه ويصيح حثا له على
الجرى - الاجباء - بالجيم والباء الموحدة
بيع الزرع قبل ان يبدو صلاحه وقيل ان
يغيب ابله من المصدق وقيل ان يبيع
من رجل سلعة بمعلوم الى معلوم ثم
يشتريها منه باقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا
مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجاوے اور عامل
زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آوے۔ **جلب**
جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے ایک
باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوۃ
پس مقیم رہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس
منگوا لے پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقت میں
اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگا لے ایک شخص کو اپنے گھوڑے
کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلاوے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔
اجباء جیم اور باء موحدہ۔ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کردے اپنے اونٹ عامل زکوۃ
سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم
میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خرید لیوالا اسی مدت کے اندر
اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خرید لے۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وايتاء الزكوة-
هذا دليل على ان الكفار مخاطبون باعمال
الاسلام لما روينا فى سبب الكتابة من انهم
ما كانوا اسلموا قبل ذلك الكتاب فكان الكتاب
كتاب دعوة الاسلام ويؤيده ما روى فى
الصحيحين عن ابن عمر رفعه أمرت ان اقاتل
الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويوتوا الزكوة
فاذا فعلوا ذلك عصموا منى دماءهم الحديث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ - یہ دلیل ہے اس
بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں
کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے
سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمانے
اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہوا
اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن
عمر سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک
کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول
ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچا لیں گے

وكذا قوله عز وجل حكاية عن جواب اهل
النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين
ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع
الخائضين -الآية- وغير ذلك من الادلة وهو
قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء
انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا بأن
لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري
ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين
بعثه الى اليمن) انك ستأتي قوما اهل كتاب
فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم
اطاعوا لك بذلك فاخبران الله قد فرض
عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة -الحديث
وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه
والعقائد- **قوله الصدقة على
البيعة** -يدل على ان اموال التجارة يجب
فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلى الله عليه
وسلم كما رواه ابو داؤد مرفوعا كان يأمرنا
ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع-
**قوله وفي السواق الخمس وفي البعل
العشر**- اعلم ان الاصل في زكوة الزرع
ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقدر
الزكوة فيه قليل ومالیس فيه مؤنة كثيرة
فقدر الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى
عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما سقت
الانهار والغيم والمطر العشور وفيما سقي

مجھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عز وجل کا-
نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونہوں نے نہیں
نماز پڑھتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث
کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ (یعنے اعتراض کی
نیت سے) اور اسکے سوا دلیلیں ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما
کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے یہاں
تک کہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنے جبتک
کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو
روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباس سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو جانب
یمن) کہ تم جاؤگے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم
اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اس بات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اس بات کی
کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر
وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو
تم اونکو کہ اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث
اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے
قولہ الصدقة على البيعة- دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ اموال
تجارت میں واجب ہے زکوۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اوس قول کی طرح ہے جسکو ابو داؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوۃ اون اشیا میں سے
جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قولہ وفي السواق الخمس الخ**-
جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت
زائد ہو تو مقدار زکوۃ کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت
نہو اوسمیں مقدار زکوۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے وہ حدیث
جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون کھیتوں
میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عشر
ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسائبة نصف العشر وعليه العمل عند عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي فعليه الضعف والتغلبي هو نصارى العرب الا ان لفظ الحديث ساكتٌ عنه وفصول الحديث يابى عنه - **قوله لاخلاط** - هذا الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون عليهم شاة واحدةٌ وهو معنى ما ورد في الحديث الثاني لا يجمع بين متفرق ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصورة المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط** يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله لا شغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو قول الزهري والثوري ومكحول والليث ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے۔ اور اسی پر عمل ہے عام علماء کا۔ اور یہ حدیث یعنی فرمان مذکور نہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اوسپر دونا حاصل تہا اور مراد تغلبی سے نصارے عرب ہیں مگر لفظ حدیث کے (فرمان) ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے مخالف ہیں **قولہ لاخلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کردے کوئی شخص اپنی بکریوں کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں۔ زکوۃ کے خوف سے۔ بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں اپسمیں اپنی بکریاں ملادیں تو اب اونپر میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی معنی ہیں اوس قول رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری حدیث میں کہ لایجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں۔ لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوۃ کی کمی و بیشی میں۔ پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں (یعنی خلط کے بعد بہی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لاوراط** حرام ہے وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لاشغار**۔ کہا ابن عبد البر نے کہ علماء کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن اگر واقع ہو جائے تو اوسکی صحت میں اختلاف ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نہ تھا) اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کردیا جائے اوسکے بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت لیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور روایت ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوى على مذهب الشافعي - **قوله لا سباق** - يدل على انه لا يجوز اخذ المال بالمسابقة ولكن ورد فيه الاستثناء فيما روى عن امام احمد وغيره عن ابي هريرة رفعه لا سبق الا في خفٍ او حافرٍ او نصلٍ والمراد به الابل والخيل والسهم هذا مما اتفق عليه الفقهاء و قد الحقوا بها ما كان بمعناه كالبغال والحمير والفيل لانها عدة للقتال - **قوله لا جنب ولا جلب** - علم انه لا يجوز الجنب ولا الجلب بكل معانيهما في ما بين الزكوة والمسابقة - **ولما كان مسئلة السباق والجنب و الجلب** - في هذا الكتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الكلام فيه من احكامه وصوره وكان الشيخ الامام ابن القيم قد استوفى هذا البحث في كتابه المسمى - **بالسبق والرمي** - جلبنا منه الفصل الذي فيه المرام وهو هذا -

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قولہ لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی ہے اس باب میں استثنیٰ اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط با لمال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں۔ یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہانے اور لاحق کر دیا ہی انکے ساتھ اون چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدہا اور اونٹ اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونوں باب یعنے زکوۃ اور مسابقہ میں اپنی کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے **چونکہ** اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تہا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اس کی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی** میں۔ نقل کر لی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل في حكم السبق والرهان وصورته المتفق عليها والمختلف فيها -

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علما کا اختلاف ہے

اتفق العلماء على جواز الرهان في المسابقة على الخيل و السهام في الجملة واختلفوا في فصلين احدهما في الباذل للرهن من هو والثاني في حكم عود الرهن الى من يعود فمذهب الشافعي واحمد وابو حنيفة الى

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کسکی طرف لوٹتا ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن یجوز ان یکون احدا المتعاقدین ویجوز ان یکون کلاهما وان یکون اجنبیا ثالثا اما الامام واما غیره ولکن ان کان الرهن منهما لم یحل الا بمحلل وهو ثالث یدخلانه بینهما لا یخرج شیئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه معا احرزا سبقهما ولم یغرم شیئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونوا وسپر سبقت لیگئے اور ایک دوسرے پر فوقیت نہوا تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل اون میں کسی ایک کے

ــه قوله والسابق فی سبقه الخ وتفصیل هذا المقام علی ما فی المحیط والذخیرة وغیرهما ان المسابقة ان کانت بغیر شرط وعوض فهو جائز وان کان بعوض وشرط فان کان من الجانبین بان یقول الرجل للآخر ان سبق فرسك او ابلك او سهمك اعطیتك کذا وان سبق فرسی او غیر ذلك اخذت منك کذا او یضع کل منهما مالا بشرط ان السابق ایهما کان یاخذهما فهو غیر جائز انه من صور القمار والمیسر المنهی عنه وفیه تعلیق التملیك بالخطر فاما اذا کان المال من احدهما بان یقول ان سبقتنی فلك کذا وان سبقناك فلا شیئ لنا او کان المال من اثنین لثالث بان یقولا ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك فلا شیئ علیك فهو جائز وانما جازت المسابقة فی غیر صورة القمار لاشتماله علی التحریض لا سیما فی آلات الحروب کالفرس والسهم وغیر ذلك والمراد بالجواز فی صورة الجواز حل اخذ المال لا الاستحقاق فانه لا یستحق بالشرط شیئ لعدم العقد والقبض وصرح به فی فتاوی البزازیة۔

ــه قوله والسابق فی سبقه تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے بایطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھ جاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھ جاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھ جاوے وہ دونو کا مال لیلیگا تو یہ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتیں ہے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ جونا جائز ہے لیکن اگر ہو مال ایک ہی جانب سے اسطور سے کہ کہے ایک اون میں کا دوسرے سے کہ اگر تو بڑھ گیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھ گیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے بایطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھ گیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو وہاں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اس کیطرح اور چیزیں انکی سب جواز کی صورتوں میں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہوجاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہوجاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں۔

في سبقه - ثم اختلفوا في امر آخر - في المحلل وهو انه هل يجوز ان يكون المحلل اكثر من واحد اولا يجوز الا واحد فظاهر كلامهم ان المحلل يكون كاحد الجزئين اما واحدًا او اما عددًا و قال ابو الحسن الآمدي من اصحاب احمد لا يجوز اكثر من واحد ولو كانوا مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و العقد بدون المحلل اذا اخرجا معا قمار ومذهب مالك انه انما يجوز ان يخرج السبق ثالث ليس المتسابقين اما الامام او غيره ولا يجري معهم فمن سبق منهما اخذ ذلك السبق فان جرى معهما الذي اخرج السبق فلا يحلوا - اما ان يكون خيل السابق فرسين او اكثر فان كانتا فرسين فسبق مخرج السبق فالسبق طعمة لمن حضر ولا ياخذه - السابق و ان كانت خيلا كثيرًا و قد سبق مخرج السبق اعطى سبقه الذي يليه وهو المصلي[ع] ولم ياخذه فقه ذلك ان سبقه لا يعود اليه سواء سبق او سُبق - ولا يجوز عنده ان يخرجا معا لا بمحلل ولا بغير محلل ولا ان يخرج احد المتسابقين وقد روي عن مالك رواية ثانية جواز اخراج السبق منهما بمحلل كقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل ہا ریعنی اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے علم مسبق ہوگا یعنی وہ مالک ہوجاویگا مال شرط کا) پھر اختلاف کیا ہی علمار نے ایک امر آخر یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہی کہ محلل چند آدمی ہوں یا سوا ایک کے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں۔ ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہی کہ ایک سے زائد محلل کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسو جہ سے کہ حاجت اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہوجاتی ہی۔ اور یہی علمانے کہا ہے کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونوں نے معاً شرط لگائی ہو قمار ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہ ہی جو فریقین کیلئے علیحدہ شرط لگائے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا۔ اور اونکے ساتھ دوڑ میں شرکت نکرے۔ اون دونوں میں سے جو سبقت لیجائے وہی اوس شرط کا مالک ہو اور اگر محلل بھی دوڑ میں شریک ہوا ہی تو دو حال سے خالی نہیں یا تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہی تو مال شرط القمہ ہی حاضرین کیلئے اور نہیں لے سکتا اور سابق (یعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے) اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہی تو مال شرط اُس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور خود نہ لے۔ اور وجہ اس حکم کی یہ ہی کہ کسی حالمیں بھی مال شرط۔ شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجائے۔ اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے کہ شرط لگاویں وہ دونو فریق معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز ہی کہ شرط لگائے اون دونو فریق میں کا ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے کہ جائز ہی شرط لگانا فریقین کا آپسمیں جبکہ محلل ہو جیسیکہ قول ہی آئمہ ثلاثہ کا

ع قوله المصلي وهو من صلا وهو من يكون عن يمين وشمال كذا في مجمع البحار والحاصل ان يليه -

ع قولہ المصلی۔ یہ مشتق ہے صلا سے۔ وہ شخص جو سیدھی اور اولٹی جانب ہو اسی طرح ہے مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص جو اوس کے متصل ہو ۱۲

اجود قوليه وهو اختيار ابن المواز- قلت
ولكن اصحابه على خلافه والمشهور عندهم
ما حكيناه عنه- اولا والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعيد ابن المسيب واما
الصحابة فلا يحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع كثرة نضالهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه كما ذكر
عن ابي عبيدة الجراح وقال الجوزجاني
الامام في كتابه المترجم[عه]- حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسى الفراء قال
حدثنا ابو اسحق هو الفزاري عن ابن عيينة
عن عمرو بن دينار قال قال رجل عند
جابر بن زيد ان اصحاب محمد كانوا لا يرون
بالدخيل باسا فقال هم كانوا اعف
من ذلك والدخيل عندهم هو المحلل
فغايته ما نقل عنهم انهم لا يكونوا يرون
به باسا وفرق بين ان لا يروا به باسا وبين
ان يكون شرطا في صحة العقد وحله
فهذا لا يعرف عن احد منهم البتة وقوله
كانوا اعف من ذلك اي كانوا اعف من
ان يدخلوا بينهم في الرهان وخيلا
كالمستعار ولهذا قال جابر بن زيد راوي
هذه القصة انه لا يحتاج المتراهنان
الى المحلل- هكذا حكاه الجوزجاني
وغيره عنه- انتهى قول ابن القيم-

ابن عبد اللہ نے کہا امام مالک کے دونو قولوں میں سے یہی بہتر ہی اور اسکو
اختیار کیا ہے ابن المواز نے کہتا ہوں میں کہ علماء مالکیہ خلاف ہیں
اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول
بیان کیا۔ اور محلل والا قول علماء نے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور
صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہے کہ اونہوں نے محلل کی
شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے
تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی
ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہی ابو عبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوز
جانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو صلح محبوب بن
موسیٰ فرار نے کہا ابو صلح نے کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو اسحق فزاری
نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار
سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ
کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو
جوابدیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے
اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب
اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیمیں
کوئی ہرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اس امر میں کہ ہرج نہیں جانتے
تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے
جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل۔ اور
قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے
شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار
کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید
نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں۔ اسی
طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے
ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

عه وهذا يستعمل بدل لفظ المسمى واما
الكتاب فاسمه كتاب السبق والرمي ١٢

عه یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن وہ
کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ۱۲

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة. واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا في مسائل - ايضاً - **المسئلة الاولى** اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و الحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك والشافعي في احد قوليه والزهري لايجوز ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول الآخر يجوز - **المسئلة الثانية** - اختلفوا في المسابقة على الحمام والنبل والسقر بعوض فمنعه احمد ومالك واكثر الشافعية و اجازه اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار - **المسئلة الثالثة** - هل يجوز العوض في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد والشافعي في المنصوص عنه صريحاً واجازه الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام - واتفقوا في جوازه بلا عوض بما رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد في سننه من حديث عائشة قال سابقني النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے مال شرط کے کمانے میں گھوڑے اور اونٹ اور تیر کی گھوڑ دوڑ میں فی الجملہ۔ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت میں اور دوسرے بہت سے ہی چند مسائل میں اختلاف ہے۔ **اول مسئلہ** یہ ہے کہ خچر اور گدہوں کی مسابقت کے جواز میں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے دو قولونمیں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔ **مسئلہ ثانی** یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہی اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے فقہا اور بعض شافعیہ فقہا اور بعض فقہا امام احمد نے جائز رکھا ہے ان کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے **تیسرا مسئلہ** یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہی اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہی امام شافعی کی نص کے اور علما نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہا عائشہؓ نے میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اونسے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑگئی پھر ہم نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑہ گئے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بین یدیه صلی الله علیه وسلم بغیر رهان
وفی صحیح مسلم عن سلمة بن الاکوع
قال بینما نحن نسیر وکان رجل من الانصار
لا یسبق ابداً فجعل یقول لا مسابق
المدینة هل من مسابق فقلت اما تکرم
کریماً وتهاب شریفاً قال لا الا ان یکون
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلت
یارسول الله بابی انت وامی ذرنی لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقته الی المدینة

المسئلة الرابعة - هل یجوز العوض
فی المسابقة بالسباحة فمنعه الاکثرون
وجوزه بعض الشافعیة والحنفیة۔

المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد
ومالك وبعض اصحاب الشافعی العوض
فیه وهو مقتضی نص الشافعی فی منعه
العوض فی المسابقة بالاقدام وجوزه
بعض اصحابه واصحاب ابی حنیفة -

المسئلة السادسة - المشابکة
بالایدی لا یجوز بعوض عند الجمهور وفیها
وجه للشافعیة للجواز ومقتضی مذهب
اصحاب ابی حنیفة جوازه فانهم
جوزوه فی الصراع والمسابقة بالاقدام
والمغالبة فی مسائل العلم -

المسئلة السابعة - المسابقة بالسیف والرمح
والعمود منعها بعوض مالك واحمد وجوزها
اصحاب ابی حنیفة وللشافعیة فیه
وجهان -

المسئلة الثامنة - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تھا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے کیا کوئی مسابق ہے۔ مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جواب دیا نہیں مگر رسول اللہ کا۔
مینے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپنے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑھ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائنے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہے اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے۔ امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہے کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہوگیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اوسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے۔ امام مالک اور امام احمد نے
اس میں بدل لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گوپھن مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ۔ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور والشافعية
فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة الجواز- **المسئلة التاسعة**
المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج
فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن
جوزه على المشابكة والسباحة والصراع
والاقدام فيقتضي قوله الجواز ههنا
اذ لا فرق- **المسئلة العاشرة** المثاقفة
لاتجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض
الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة- **المسئلة الحادية عشر-**
المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه
وغيره من العلوم النافعة والاصابة
في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب
مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب
ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر
عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع
والسباحة فمن جوز المسابقة عليها
بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز
وهي صورة مراهنة الصديق لكفار
قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته
وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي
على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم
بعد تحريم القمار وان الدين قيامه
بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على
آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز
وهذا القول هو الراجح-

نزدیک بھی یہ ایک روایت میں ہے اور مقتضی مذہب
حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری
چیزوں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنے پس جمہور
نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز
رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ
دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے
اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ**
ٹھیکری پھینکنے کا- نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے
نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی
ہے مذہب علماء حنفیہ کا- **گیارھواں مسئلہ** مسابقت
حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور
مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے- کیا جائز ہے اوس
میں عوض لینا منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور
امام احمد اور شافعی نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب
امام ابوحنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد ابن تیمیہ) اور
نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر
ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے
کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونہیں عوض کے ساتھ تو مسابقت
فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے- اور یہ وہی صورت
ہے جس طرح کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار
قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر
دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم جسکا قصہ مشہور ہے) اور
پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا
قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجت اور جہاد سے ہے
پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں بجواز
اولی ہے اور یہی قول راجح ہے-

المسئلة الثانية عشر - المسابقة بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة فأيهما كان ابعد مدى كان هو الغالب منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي ويلزم من جوزها في المسابقة بالاقدام والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا يقتضي ان يكون السبق به كالسبق بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضاءهما معا اظهر من الاقتصار على الاصابة فقط والله اعلم - انتهى قول ابن القيم -

قوله من اجبا - يدل على ان الاجبأ لا يحل بكل معانيه اما الاول فهو ما يدل عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة علىحدة على الاقوال وموضعه الفقه واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں نہ نشانہ صحیح لگنے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد اور شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اسجگہ بھی بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیر اندازی سے دو ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں میں سے ایک ہے۔ اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور اونٹوں کے ہے۔ اور بہر حال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت تیر اندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیر اندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ دوڑ کی مسابقت کے چاہیئے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن قیم کا۔ **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ کی حدیث۔ کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں۔ اور تفصیل اُس امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔ لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا دراطین پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولا اوراط وهذا يقتضي ان لا يراد هنا
لئلا يتكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى
الثالث - **قوله كل مسكر حرام**
هذا دليل لمن عمم معنى الخمر وقال ان كل
مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد
وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة
ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب
والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك
والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي
واحمد واسحق وغيرهم واستدلوا بحديث
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية
كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص
بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه
قطعي وتحريم ما عداه ظني وروي عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة
وهذا دليل التخصيص - **اقول** - هكذا
قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر
بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه
جواب عن عمم الخمر فكانه اجاب بنقض
التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث
ان الخمر من احدى هاتين الشجرتين
فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو
مقتضى حديث ابن عباس حرمت الخمر
لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه
الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ
مراد ہو سکتی ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام**۔ یہ دلیل ہے اوس
شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا
ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی
اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہ
اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں
سے عروہ اور سعید بن مُسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے
امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی
اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث
ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر
ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ
والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی
ہر خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم
خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور
مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ خمر ان دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ
دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے
اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعوی کہ خمر خاص ہے عنب کے
ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہ کہا جائے کہ یہ جواب ہے
اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب
دیا اوسکی تعمیم توڑ کر اور ممکن ہے کہ توجیہ کی جاوے بایںطور کہ
معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں
ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے
حدیث ابن عباس کی حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے
والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو
طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ
سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من غيرها حرام وليس كتحريم الخمر النبيذ المطبوخ لا باس من اى شئ كان وعن ابى يوسف لا باس بالنقيع من كل شئ وان غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثورى اكره نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع العسل لا باس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی چیز کا ہوا ور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔ کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانى ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر جس کے امیر خالد بن ولید تھے۔ پس قید کیا آپنے

ـــه قوله النبيذ- من الانتباذ وهو ان يجعل نحو تمر او زبيب فى الماء ليحلوا فيشرب ونهى عنه وهو منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس به بالحديث للمرأة السائلة عن نبيذ الـ... على ان مذهبه عدم النسخ ؎ كذا فى مجمع البحار-

ـــه قوله النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ کا ہے۔ مجمع البحار۔

عـــه قوله بالنقيع جاء فى حديث آخر الكرم يتخذونه زبيبا ينقعونه اى يخلطونه بالماء ليصير شرابا وكلما القى فقد انقع والنقوع بالفتح ما نقع فى الليل يشرب نهارا وبالعكس والنقيع شراب يتخذ من زبيب او غيره ينقع فى الماء من غير طبخ ؎ مجمع البحار

عـــه قوله بالنقیع- دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بنانے میں انگور کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جائے شراب اور جب ڈالا جاوے پانی میں تو ہوجاتا ہے انقع۔ اور نقوع و نقع وہ چیز جو بھگو دیجاوے رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس اور نقیع وہ شراب جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية
وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔
هذا كتاب من محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الاسلام
وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن
الوليد سيف الله في دومة الجندل و
اكنافها۔ ان لنا الضاحية من الضحل والبور
والمعامي واغفال الارض والحلقة والسلاح
والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل
والمعين من المعمور ولا تعدل سارحتكم
ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات
تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة
بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم
الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر
من المسلمين۔ ذكره في المواهب وقال
الزرقاني اخرجه الواقدي في المغازي
بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها
قال حدثني شيخ من دومة ان رسول الله
كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح
اورده محمد بن سعد في الطبقات وقال
قال عمرو بن محمد الاسلمي حدثني رجل
من اهل دومة۔ ونقله السهيلي هكذا
في روض الانف عن ابي عبيد قال اتاني
به شيخ فقرأته فاذا فيه۔ فذكر الكتاب۔
[illegible]
[illegible]

اوسکو اور سے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی
آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا
جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ
قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو
اور بتوں کو دومۃ الجندل میں (اس بابتہ) کہ ہمارے واسطے
ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین
بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں
اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ
درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں
اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنے والے جانور جمع کرکے
زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو
وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور
نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں سے گھاس چرنے سے
جہاں وہ چاہے پڑھوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم
زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم
ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور
اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی
نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے
اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا
کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو
ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضیء نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد
نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان
کی مجھسے اہل دومہ میں سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اوسکو سہیلی نے اسیطرح
روض الانف میں ابو عبید سے روایت کرکے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس
اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی میں نے اوسکو پڑھا تو اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ۔

فذكره في الصحابة وشنع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا امر لا اختلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان نصرانيا وقتله خالد بن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا۔

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے اور اس کے مثل روایات سے دھوکہ کھایا ہے ابن منده اور ابو نعیم نے پس ذکر کیا ہی اون دونو نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بھیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات (یعنی اوسکا عدم اسلام) بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوسنے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن الولید نے ابو بکرؓ کی خلافت میں بحالت کفر جیسا ہی ذکر کیا ہی اُسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لایا ہو اوسکے بعد جیسیکہ کہا ہی واقدی نے اور جیسیکہ معلوم ہوتا ہے اِس فرمان سے پھر مرتد ہوگیا بعد رسول اللہ کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوے تھے جیسیکہ کہا ہی بلاذری نے اور مرگیا ہو اوسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية۔ البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض۔ **ضحل** بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان۔ **بور**۔ الارض التي لم تزرع۔ **والمعامي واغفال الارض**۔ في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغائرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وما صدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع اعمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى۔

الضاحیة ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض۔ **ضحل** بفتح ضاد معجمہ وسکون حاء مہملہ اور لام۔ تھوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی سے قریب ہو۔ **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو۔ **المعامی و اغفال الارض**۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمینیں اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جسمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی اون دونو کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اِس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہی اور ماصدق اِس کا واحد ہے باینطور کہ مراد مجہول سے وُہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء بمعنی جہال جمع ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندھا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ماكان داخلا في العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهي فرات ضمان معين - الظاهر من ماء الدائم - لاتعدل سارحتكم - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اي لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريدة كذا قاله الواقدي وقال في الروض معناه ان لاتحشر الى المصدق - لاتعد فاردتكم يعني الزيادة على الفريضة اي لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - لايحظر عليكم النبات - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من الرعي حيث شئتم كذا قاله السهيلي وقال في مجمع البحار اي لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذي ضرب عروقه في الارض وثبت انتهى - وفي رواية - لايحصر - بمهملة البيات - بباء الموحدة والياء التحتانية اي لاتضيق عليكم في البيات بارض تزرعون بها =

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم - اور نون - وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں معین ظاہر پانی ہمیشگی والا دائم چشمہ لاتعدل سارحتکم - السرح - سارح - سارحہ - سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے لاتعد فاردتکم یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کر لیا جائے فریضے کے ساتھ زکوۃ میں لایحظر علیکم النبات - حاء مہملہ ظاء معجمہ خطر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاؤگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاؤگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ہے ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہو جاویں - انتہی اور ایک روایت میں بجائے اسکے لایحصر بمہملتین البیات باء موحدہ اور یاء تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو -

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الى اغفال الارض - افاد ان الارض التي ليست في يد احد من الرعية تنزل عليه حكم بيت المال وليه نبغه، نه

قولہ بور الی اغفال الارض - اس قول نے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا یعنی وہ زمین نزولی ہو جاتی ہے اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدي من الاموال فهو ايضاً
لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس
قوله والحلقة الى الحصن- يستفاد
منه ان الامام يجوز له ان يأخذ من رعيته
ما يري من الحلقة والسلاح والحافر والحصن
فيعد بها في قتال المشركين وكم يأخذها
منه وكم يتركها عندهم فهو على راي الامام
واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه في ايديهم
ولكن ما وقع في فتح خيبر يرشد الى انه يجوز
للامام ان يترك الحصون في ايديهم فان
يهود خيبر لما الجؤا الى حصن نزلوا على الصلح
الذي بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه
وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح
ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض
ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه
ترك لهم- **قوله نقيمون الصلوة**
لوقتها- فيه دليل على رد من قال بالجمع
وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى
عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدي
عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة
لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة
لوقتها- الحديث رواه ابوداؤد واحمد
وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم
فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا
في احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط
الكلام في ذلك- **قوله تؤتون الزكوة**
بحقها- معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اِس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ
وہ مال ہی ہو وہ ہی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے
لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقۃ الی
الحصن- فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے
کہ زرہ، ہتھیار، قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھی اپنی رعیت
سے لیلے- اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے
لڑنیکی- اور کسقدر اوسنے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے
یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے
کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت
کرتا ہے اِس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ
میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو
راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے
رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور
ہتھیار اور واسطے اونکے لیے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ
جلاوطن ہو جاویں- اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا بس
ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** نقیمون الصلوۃ
لوقتہا- اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہی جمع کا اور
یہی معنی ہیں قول اللہ عزوجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع کہ فرمایا آپنے کہ ہونگے
میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا
کرنے سے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز
اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہی) اس
حدیث کو روایت کیا ہے ابوداؤد و احمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جاوے
مثلاً بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد
ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہو جاتا ہے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوعہ
میں ہیں تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** تؤتون الزکوۃ بحقہا
اسکے معنے یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله فى اجناس الحيوانات والنقدين والزرع وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله عليه وسلم لاجلب ولاجنب وغير ذلك من المنهيات والمامورات فان هذه هى حق الزكوة - **قوله شهد الله ومن حضر** - هذا كقوله تعالى شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل فى حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوى وعلى الكل يستقيم ان الحديث يدل على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق به سواء كان الكتاب من الامام او المامور وانه حجة ويرد به قول من قال ان الكتاب لايقوم به الحجة سواء كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا =

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ میں اور اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں حق زکوۃ کے **قولہ شہد اللہ ومن حضر** یہ مثل قول اللہ عز وجل کے ہے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - الآیۃ - اور ذکر کیا ہے مفسرین نے اِس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں - اور بعض نے کہا ہے کہ اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ اِس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہوں علم کے ساتھ اور شہادت بایں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل ہے جمیع شہادات میں - اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی - اور مراد شہادت ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان کریں اوسکی - اسیطرح اِس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت حجۃ ہے اور رد ہوتا ہے اِس حدیث سے اوس شخص کا قول جو قائل ہے اِس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہوسکتی خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لأكثم بن صيفي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیئے

ذكر الحافظ في الاصابة انه قال ابو حاتم في المعمرين لما سمع اكثم بن صيفي بخروج النبي صلى الله عليه وسلم بعث اليه ابنه حبيشا ليأتيه بخبره قال يا بني اني اعظك بكلمات فخذ بهن من حين تخرج من عندي الى ان ترجع - فذكر قصة طويلة فيها -

فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم -

اني احمد اليك الله الذي لا اله هو -

ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله -

فقال اكثم لابنه ماذا رأيت قال رأيته يامر بمكارم الاخلاق وينهى عن ملائمها فجمع اكثم قومه ودعاهم الى اتباعه وقال ان اسقف نجران كان يخبر بامره وبعثه فكونوا اولا في امره فقال لهم مالك بن نويرة ان شيخكم خرف فقال اكثم ويل للشجي[1] من الخلي والله ما عليك آسى ولكن على العامة ثم نادى في قومه فتبعه منهم مائة رجل فساروا حتى كانوا دون المدينة باربع ليال كره ابنه حبيش مسيره فادلج على ابل اصحاب ابيه فنحرها وشق قربهم ومزاداتهم فاصبحوا ليس معهم ماء فجهدهم العطش وايقن اكثم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابو حاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اسے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابو حاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر ہے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے اپنے بیٹے سے (یعنی اوسکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جواب دیا کہ دیکھا مینے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف - اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہو جاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے جواب دیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر چلا ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کری اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو مکروہ جانا اوسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی رات سے اٹھا اور اپنے باپ کے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کر ڈالا اور اونکی مشکیں اور پکھالیں

[1] الشجي الحزين والخلي من لا زوج له فانه يزيد في الوحشة ۱۲

[1] شجی یعنی غمگین - اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو پس زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار -

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل فاعلموه بانى اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله واتبعوه فقدموا عليه واسلموا ولما بلغ حاجبا ووكيعا خروج اكثم خرجا فى اثره فلما مرا بقبره نحرا عليه جزورا وقال لاصحابه ما ذا امركم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابو حاتم عاش اكثم ثلثمائة وثلثين سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کر لیا اکثم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس (مراد رسول اللہ) اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اوسکی پس حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکثم کے سفر کی تو وہ دونو اُسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کی اور اُسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تمکو اُسنے کیا حکم دیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونو بھی ان سب کے ساتھ مسلمان ہوئے اور ابوحاتم نے کہا کہ اکثم ٣٣٠ برس جیتا رہا

هذا ما كتبه النبى صلى الله عليه وسلم لاهل قبيلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیے

قال الواقدى اتوا الى النبى صلى الله عليه وسلم مع صاحب ايلة بجزيتهم فاخذها وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم هذا الكتاب من محمد النبى رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم وان عليهم مائة دينار فى كل رجب وافية طيبة والله كفيل عليهم بالنصح والاحسان الى المسلمين ومن لجاء اليهم من المسلمين من المخافة والتعزير - اذا خشوا على المسلمين فهم آمنون حتى يحدث اليهم محمد صلى الله عليه وسلم شيئا من قتل وخروج - وروا البخارى عن ابى حميد الساعدى فى قصة قدوم ملك ايلة - ذكره المواهب وقال من قوله اذا خشوا الى آخر الكتاب - هذا بقية الكتاب عند الواقدى كما ذكره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدر) کے ساتھ جزیہ لیکر (گویا مطیع ہوکر) پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان۔ بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابتہ کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزیں ہوجاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابتہ رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اِذَا خَشَوْا سے آخر فرمان تک کی بابتہ کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے شامی نے قصہ۔ تو کہیں جربا جیم اور را

الشامی فی بتوک - جربا - بالجیم والراء المهملة والباء الموحدة - اذرح - بفتح همزة وسکون الذال المعجمة والراء والحاء المهملتین۔

مہملہ اور بار موحدہ ا ذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حاء دونو مہملہ۔

هذا ما كتب النبی صلی الله علیه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومتہ الجندل والوں کے لیے بہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق هشام بن الکلبی باسناد له قال وفد حصین وحارثة ابنا قطن علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلما وکتب لهما کتابا وقال صلے الله علیه وسلم فیه - هذا کتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما یلیها من طوائف کلب مع حارثة بن قطن - لنا الصاخبة من البغل ولکم الصامت من النخل علی الحارثة العشر وعلی العامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الکلبی باسناد آخر فقال حدثنی هشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی کنانة عن ربیعة بن ابراهیم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعدانة الی رسول الله فکتب النبی صلی الله علیه وسلم لحارثة کتابا - فذکر الکتاب - الصاخبة - الضجة واضطراب الاصوات ومنه فی نعته صلے الله علیه وسلم ولا صخب بکسر الخاء المعجمة صفة مشبهة ای لا یرفع صوته علی الناس لسوء خلقه - والصامت - ضدها

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اوسکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصین اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان۔ اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومتہ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لئے جو اون کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخبہ ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں۔ آباد زمینوں پر عشر ہے اور نو توڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو الصاخبة شور اور چیخ پکار۔ اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں ہے کہ ولا صخب بکسر خار معجمہ صفت مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے والصامت اوسکا ضد ہے۔ مقید اور خاص کردیا اول کو بغل کے

قید وخصص الاول هنا فی البغل و الثانی فی النخل بقوله من ۔

ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے ۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرج العسکری من طریق عنبسة بن سعد (عتبة بن سعید) عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم فکتب الی اهل الطائف - ان نبیذ الغبیراء حرام - الغبیراء - هو ضرب من الشراب یتخذه الحبش من الذرة ویسمی السکرکة وقیل تعمل من الغبیراء وهو التمر المعروف وقد جاء فی تحریمه حدیث آخر فقال صلے الله علیه وسلم ایاکم والغبیراء فانها خمر العالم ای هی مثل الخمر التی یتعارفها جمیع الناس لا فصل ولا فرق بینهما فی التحریم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیراء حرام ہے۔ غبیراء وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیراء سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیراء سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے اون دونوں کے حرام ہونے میں۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم ایضاً لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرج الدارقطنی فی غرائب مالك فی آخر ترجمة نافع مولی ابن عمر من طریق عبد الرحمن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالك قال قدم علی مالك قوم من اهل عمان وکان فیهم رجل یقال له صدقة بن عطیة بن حماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولیٰ ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجبہ بن حمار بن نیاق تھا اوسکا دنگی

ابن نجبة بن حماد بن نياق وكان مالك يكرمه فقيل لمالك ان عنده عدة احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه هذا الحديث فاملى عليّ قال حدثني ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن حماد يحدث عن جده نياق قال كنتُ ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزية-

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سُنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان۔ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو اَدا کرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

ذكر البخاري وابن ابي خثيمة وسمويه في فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي قال حدثني ابو شداد رجل من بني ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في قطعة من ادم - من محمد رسول الله الى اهل عمان - سلامٌ اما بعد فاقروا بشهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وادّوا الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا والاغزوتكم - ابو شداد - الذماري - بالمعجمة والميم والمهملة العماني - قاله ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من عمان وقال الرشاطي عمان بضم اول والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خثیمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمان کے دیہات میں سے) کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تھا ایک ادہوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کی طرف۔ سلام۔ بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اِس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اِس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوۃ اور جا و مسجد بنائیں اور یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے۔ **ابو شداد**۔ ذماری ذال معجمہ اور میم اور دال مہملہ عمانی۔ کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہی اسپر اسطور سے کہ ضمار صنعاء کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہی اور ذمار

منها ويحتمل ان كان ابو عمر حفظه ان يكون اصله من ذمار وسكن عمان والذي يقول من اهل العلم - الدمائي - بالمهملة نسبة الى دماء وهي من عمان وقاله ابن مندة وابو نعيم العماني - **قوله خطوا المساجد** - من الخطوة وهو بعد ما بين القدمين في المشي ومنه الحديث كثرة الخطا الى المساجد - **قوله والاغزوتكم** - ولم يذكر فيه الجزية لانهم كانوا من العرب وليس على العرب الجزية بل فيهم الاسلام او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یا د ہو کہ اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو نسبت کی ہے اوسکی دمار - دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اوسکو عمانی کہا ہے - **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جس کے معنی ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے ہے حدیث کثرۃ الخُطا الی المُساجد یعنے بہت جاؤ مسجد و نمین **قولہ** والاغزونکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام ہے یا جہاد -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم الى باذان ملك اليمن - كان عاملاً عليه من ملك فارس كسرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیجانب سے

في الخميس قال كتب الى باذان وهو على اليمن من قبل كسرى - بلغني ان في ارضك رجلا يتنبئ فاربطه وابعثه الي - فبعث باذان قهرمانه وهو بابويه وكان كاتبا حاسبا وبعث معه رجلا من الفرس يقال له خرخره فكتب معهما الى رسول الله يامره ان يتصرف معهما الى كسرى فقال لبابويه انظر الرجل وما هو وكلمه واتني بخبره فخرجا فلما بلغا الطائف وكان حينئذ جمع من قريش مثل ابي سفيان وصفوان وغيرهما فسألا عن النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انه بيثرب ولما سمع ابو سفيان وصفوان مضمون كتاب باذان فرحا وقالا مثل كسرى وقدم بابويه وخرخرة المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسریٰ کی طرف سے باذان حاکم یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین میں سے ایک شخص جسکا نام بابویہ تھا اور منشی تھا اور حسابی اور بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ صلعم کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس اور کہا باذان نے بابویہ سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا پس کوچ کیا اون دونو نے جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش مثل ابو سفیان اور صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا انہوں نے رسول اللہ کی بابتہ لوگوں سے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قدما عليه انزلهما وامرهما بالمقام أياما ثم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة لهما فلما دخلا عليه قال لهما اجلسا فبركا على ركبهما وكلمه بابونة وقال ان شاهنشاه ملك كسرى كتب الى الملك باذان يامره ان يبعثه اليك من ياتيه بك وقد بعثني اليك لتنطلق معي فان فعلت كتبت الى ملك الملوك بكتاب ينفعك به وان ابيت فهو ممن قد علمت فهو مهلكك ومهلك قومك ومخرب بلادك واعطاه كتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلى الله عليه وسلم مضمون الكتاب وسمع حكايتهم المزخرفة تبسم ودعاهما الى الاسلام فلم يسلما فاتى جبرئيل رسول الله واخبره ان الله عزوجل سلط على كسرى ابنه شيروية فقتله فلما اتياه من الغد قال ان ربي قد قتل الليلة ربكما (يعني كسرى) كذا وكذا فكتب صلى الله عليه وسلم لباذان - ان الله وعدني ان يقتل كسرى في يوم كذا - وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت اعطيتك ما تحت يديك فقدما على باذان واخبراه فقال والله ما هذا كلام ملك لننظرن ما قال فلم يلبث ان قدم عليه كتاب شيرويه - اما بعد فاني قتلت كسرى ولم اقتله الا غضبا لفارس بما كان يستحل من قتل اشرافها -

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ شیل کسری دیہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ کسری جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو کوئی آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو ملک الملوک کی خدمتمیں ایسی تحریر تم کو لکھدوں گا جس سے تم کو نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہی جسکو تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا تمہارے ملک کو - اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو آپ مسکرائے اور اون دونوکو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام نہیں لائے - اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو مارڈالا اس طرح - پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجھسے کہ مارڈالیگا کسری کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ اون دونوکے ہمراہ اور فرمایا کہ اُس سے کہدینا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے (یعنی اوس جیسا) ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے تھے کہ اُسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ میں نے کسری کو

کتابت بعہد رسالت فارس حاکم یمن باذان

وتجميزبعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا فخذ لي الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذي كتب اليك الكسرى فيه فلا تهيجه حتى يأتيك امري - فلما قرأه قال هذا الرجل لنبي مرسل فاسلم - وكذا رواه ابوسعد النيسابوري في كتاب شرف المصطفى من طريق ابن اسحق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهري ايضاً - هكذا في بهجة المحافل وذكره صاحب سيرة الشامي في ذكر المكتوب الى كسرى باختلاف من هذا فقال قال ابوالربيع يقال ان الخبر اتى باذان بموت كسرى وهو مريض فاجتمعت له اساورته فقالوا من نومر علينا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا في دينه واسلموا وكان باذان اسلم في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم - واخرجه ابو نعيم الاصبهاني في الدلائل وذكره الحافظ في الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا بیٹے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس کے واسطے کے لیے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا شرفائے فارس کا قتل اور روکے رکھتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابتہ تجھے کسریٰ نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑھا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابوسعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفیٰ میں ابن اسحٰق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بھی زہری سے - اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی الکسریٰ میں اس سے تھوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابوربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسریٰ کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوے کہ ہم اپنے پر امیر کسکو بنادیں تو جواب دیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہو جاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تھا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابونعیم کے حوالہ سے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبديل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء کو

اخرج ابن حجر وابن الاثير باسنادهما الى ابي بكر بن ابي عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشير بن عبد الله ابن سلمة بن بديل بن ورقاء قال حدثني ابي محمد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سندوں سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابوبکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابیه بشیر عن ابیه عبدالله عن ابیه
سلمة قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء
کتابا فقال یا بنی هذا کتاب رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخیر ما دام فیکم لنسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
الله الی بدیل بن ورقاء وسروات بنی عمرو
فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فانی لم اثم بالکم ولم اضع فی جنبکم
وان اکرم اهل تهامة علی انتم واقربهم لی
رحما ومن معکم من المطیبین وانی قد
اخذت لمن هاجر منکم مثل ما اخذت
لنفسی ولو هاجر بارضه غیر ساکن مکة
الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا
سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین
وان الکتاب بید علی بن ابی طالب ۔ و
اخرجه الحافظ فی ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ایضا بطریق ابن ابی شیبة قال
حدثنا عبدالرحیم بن سلیمان عن زکریا
ابن ابی زائدة قال کنت مع ابی اسحق
السبیعی فیما بین مکة والمدینة فسایره
رجل من خزاعة فاخرج الینا رسالة
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خزاعة
وکتبها یومئذ کان فیها۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی بدیل بن ورقاء بسر
وسروات بنی عمرو۔ فذکره ورواه الطبرانی

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبداللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حمد کے بعد معلوم ہو کہ میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سردارونکی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زیادہ رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کہ مینے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہو وہی مقرر کر لیا ہے اوس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں نہ رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے۔
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی ابن طالب کے ہاتھ کی ہے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر باموحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بھی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تہا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقا اور سردان قبیلہ بنی عمرو کی جانب سے پس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولاً عبدالرحمن

مطولا من رواية عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن سلمة بن بديل بن ورقاء عن ابائه عن ابيه الى بديل فذكره واخرجه الفاكهي في كتاب مكة عن عبد الرحمن به وذكر انه املاه عليهم من كتابه واخرجه عمر بن سعد في الطبقات في ترجمة بديل قال كتب اليه النبي صلعم والى بسر بن سفيان يدعوهما الى الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن سلمه بن بديل بن ورقار کی روایت سے ہر ایک اون میں کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقار تک پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہے فاکہی نے کتاب مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تھا اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم من الوثم وهو الكسر والدق ومعناه يلم من اعانة شانكم لم اضع من وضع يضع بمعنى حطه وانخذله او من وضع في البيع اى خسر في راس المال جنب - وهو من الجانب اى لم اخذل جانبكم يعني انفسكم وايضا الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من المشركين تهامة - بلاد فهاقة بحجاز من ذات عرق الى البحر وجدة مطيبين اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتيم في دار ابن جدعان في الجاهلية وجعلوا طيبا في جفنته وغمسوا ايديهم فيه كعادتهم في العهود وتحالفوا على التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم فسموا المطيبين وشهده النبي صلى الله عليه وسلم في صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ معنے ہوئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان کا خیال رکھا جاویگا لم اضع مشتق ہو وضع یضع سے جسکے معنے ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا یا مشتق ہے وُضع فی البیع سے بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہو جائے راس المال میں جنب مشتق ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری (یعنی خود تمکو) اور جنب کے معنی امرا کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے تہامہ بلاد تہامہ کی حد حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہی مطیبین جمع ہوئے بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم۔ زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے گھر میں اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له ای نصره
اذا سلمت - هو من السلامة
او من المسلم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے
سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين يدل على ان من صالح قوما و عاهد فيه لحلفائهم فقد تم العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان لم يشاركهم الحلفاء في هذا العهد مشافهة - **قوله قد اخذتُ** اعلم ان الهجرة في عرف الشرع الخروج من ارض الى ارض لوجه الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقع الهجرة في الاسلام على وجهين الاول الانتقال عن دار الخوف الى دار الامن كما في هجرة الحبشة التي وقع في ابتداء الاسلام هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة من مكة الى المدينة من بعض الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله عليه وسلم اليها واستقرار امر الاسلام والثاني الانتقال من دار الكفر الى دار الاسلام وذلك بعد استقرار صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطیبین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہوجاتا ہے عہد حلفاء کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا۔ اگرچہ نہ شریک ہوں حلفاء اونکے ساتھ اس عہد میں رو در رو **قولہ قد اخذتُ۔** جان تو کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے۔ اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع ہوئی ابتداء اسلام میں۔ ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے اور جیسیکہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسری چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہے بعد استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت تھی مسلمانوں کی مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص۔ اور حدیث لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہادٌ ونیۃٌ (یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونيته المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقى الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوابة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع فى شئ
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبى صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها و
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى
أخر روى الامام احمد فى مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتوتى الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر۔
واسناده حسن۔ فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضا الهجرة
هجرتان احدهما ان تهجر السيئات
والاخرى ان يهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اى بمعنى ان تهجر السيأت)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہو اوس پر اور یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ حتے ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی اہل و مال کو (اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا ہو) نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جاوے اپنی جان سے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری موت مکہ میں۔ مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے دار الاسلام ہو جائے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔

اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے تو بری باتیں ظاہر و باطن اور نماز پڑہی اور زکوۃ ادا کی تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے پس ہوئی ہجرت دو قسم کی۔ امام احمد نے ہی روایت کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دئے جاویں گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرۃ الخ۔ یعنے وہ فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری تاویل ہے دونو حدیثوں سے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا اونپر

ماكانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح في قوله لا تنقطع الهجرة يعني انه فرض على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه اخر لدفع التعارض بين الحديثين **قوله ولو هلجس بارضه** افاد ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يفترض عليهم الخروج من ارضهم الى المدينة بل افترض عليهم هجران مانهى الله كما يدل عليه قوله بارضه وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان يترك بلده ويذهب الى غيره من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم الهجرتان **قوله اذا اسلمت** يفيد ان المعاهد اذا عاهد عهدا يجب عليه ان يراعي حلفاؤه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول رسول اللہ کا بارضہ اور قول رسول اللہ کا غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجاوے ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض کیں اوپر رسول اللہ نے دو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمت فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد کرنے والا جب معاہدہ کرے کسی سے تو واجب ہے اوس پر کہ خیال رکھے اپنے حلفاء کا بھی

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا يونس وحسين قالا حدثنا شيبان عن قتادة قال حدث مرثد بن ظبيان قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا اون دونوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

کاجل من ضبیعة نسخته من محمد رسول الله - الی بکر بن وائل اسلموا تسلموا۔

جو وہ ہم کو سُنا تا یہاں تک کہ پڑھا اوسکو قبیلہ ضبیعہ کے ایک شخص نے۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے بکر بن وائل کیطرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے

قال الحافظ واخرجه ابن منده وابو نعيم من طریق محمد بن هشام عن عمیر ابن حاجب بن یزید بن شهاب عن ابیه عن جده قال وفدت انا وخمسة الحدیث وقال ایضا اخرج ابن السکن من طریق عمرو بن حیجة قال حدثنی عمیر بن حاجب بن یونس من شهاب ابن زبیر بن مذعور بن ظبیان بن سلمة قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده ان مرثد بن ظبیان هاجر۔ فذکر فیها الکتاب - واخرج ابوبکر الشیرازی فی الالقاب من طریق احمد بن یعقوب بسنده الی شهاب ابن زبیر قال واخرجه خلیفة بن خیاط فی تاریخه۔

کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ شخص۔ الحدیث۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن نے بھی عمرو بن حیجہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن مذعور بن ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے اونھوں نے روایت کی اپنے دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی پس ذکر کیا اس قصہ میں فرمان کا۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لبلال بن حارث المزنی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابوداؤد من کتاب القطائع باسانید عن عوف المزنی ان النبی صلی الله علیه وسلم اقطع بلال بن الحارث المزنی معادن القبلیة جلسیها وغوریها وقال غیره جلسیها

تخریج کی ہے ابو داؤد نے کتاب القطائع میں مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت کرکے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہا نیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع
من قدس ولم يعطه حق مسلم
وكتب له في ذلك كتابا۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا
ما اعطى محمد صلى الله عليه
وسلم بلال بن الحارث المزني
اعطاه معادن القبلية جلسيتها
وغوريها (جلسيها وغورها) و
حيث يصلح الزرع من قدس و
لم يعطه حق مسلم و كتب
ابي بن كعب۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی
مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کرکے) اور
لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ
نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپنے
اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بھی
اور بلند زمین کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت
بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپنے انکو حق
کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن
کعب نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد
والنسائي من طريق الجريري عن
ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله
بن الشخير قال كنا في سوق
الابل فجاء اعرابي اشعث الراس
معه قطع اديم احمر قال افيكم
من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا
فيه۔
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله الى بني زهير بن
اقيش حي من عكل انهم ان
شهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله وفارقوا

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے
جریری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالعلاء
یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں
کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے
ہوئے اور گردآلود تھے اور اوس کے پاس ایک
چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا
ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو
اوس میں لکھا تھا کہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک
قبیلہ ہے عکل کا (باین مضمون کہ) اگر وہ گواہی دیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی
کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہو جائیں مشرکین سے

المشركين واقاموا الصلوة واتوا الزكوة واقر وا بالخمس من غنائمهم وبسهم النبي صلے الله عليه وسلم وصفيه فانهم امنون بامان الله وامان رسوله۔

اور نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ کے ساتھ۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع والطبراني وفيه فسألنا عنه فقيل هذا النمر بن تولب واخرجه ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء المذكور وذكره ابن عبد البر في الاستيعاب۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے اوس شخص کی بابتہ تو بیان کیا گیا کہ وہ نمر بن تولب ہیں اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي في بعض الحديث الذي رواه لنا اسمعيل بن علية من حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل من عكل ومعه كتاب من رسول الله صلے الله عليه وسلم في قطعة جراب كتبه لهم۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے ہمارے لئے اسمعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تہا رسول اللہ صلعم کا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے لکہا تہا۔

من محمد رسول الله الى بني زهير ابن اقيش والرجل هو النمر بن تولب الشاعر وبنو زهير بن اقيش بطن من عكل۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی جانب۔ اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل کی۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف وسكون التحتانية والمعجمة قبيلة من عكل وهم اولاد عوف بن

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یاء تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد الطکلی کی۔ [ا] پرورش کیا اون کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن ادد کلے خضنة ثم انهم
فنسبوا اليها - **صفي** - هو ما ياخذ
رئيس الجيش لنفسه من الغنيمة
قبل القسمة والصفية مثله و
جمعه الصفايا ومنه الصفية كانت
من الصفي اى صفية بنت حيي كانت
مما اصطفاه النبي صلى الله عليه وسلم
من غنيمة خيبر -

ويستنبط منه - ان للامام ان
يختص من الغنيمة بشئ لا يشاركه
فيه غيره وهو الذي يقال له الصفي
ومن الدليل عليه ايضا ما روى
عن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم تنفل سيفه ذو الفقار
يوم بدر اخرجه احمد والترمذي وقال
بعضهم لا يجوز للامام ان ياخذ من الغنيمة
الا الخمس ودليلهم قوله عز وجل -
واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله
خمسه وللرسول - الآية - وما رواه
الطبراني في الاوسط من حديث ابن
عباس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا بعث سرية قسم خمس الغنيمة فضرب
ذلك الخمس في خمسة ثم قرأ -
واعلموا - انما غنمتم الآية - وكذا
ما روى عن عمرو بن عنبسة في
حديثه المرفوع لا يحل لي من غنائمكم
مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حكم

کی گیی اوسی کی طرف
صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے
غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح
ہے اس کی جمع صفایا ۔ اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت
من الصفی ۔ یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں
اون چیزوں میں سے جن کو پسند کرلیا تھا
اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں
سے ۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز
ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز
پسند کرے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو
صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو
مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند
کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت
میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے
اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال
غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی
دلیل قول اللہ عز وجل کا واعلموا الخ ہی یعنی جان لو
اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں
سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے ۔ الآیۃ ۔
اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے
تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو
پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ
واعلموا انما غنمتم الآیۃ ۔ اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو
بن عنبسہ سے مرفوع کہ فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے
مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفى كان قبل نزول الآية واجاب الاولون بان الآية ساكتة عن حكم الصفى وثبت حكمه بما روى فلا ضير واما حديث عمرو يعنى لا يحل لى فمعناه على طريق الغلول كما وقع فى سبب ورود هذا الحديث ويدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم مثل هذا ـ فى حديث المذكور ـ

صفی کا حکم آیت اُترنے سے پہلے تھا اور جواب دیا اول مذہب والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے بلکہ ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج نہیں ہے یعنی اس کے ثبوت میں ۔ اور حدیث عمرو بن خنبسہ کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور سرقہ اور غلول کے جیسا کہ اس حدیث کا قصہ اوسپر دلالت کرتا ہے اور دلالت کرتا ہے اس دلیل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بنى نهد ـ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصين قال قدم وفد بنى نهد بن زيد على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال طهفة بن رهم النهدى يشكو الجدب اليه فقال يا رسول الله اتيناك من غوری تهامة باكوار الميس ترتمى بنا العيس نستحلب الصبير ونستخلب الخبير ونستعضد البرير ونستخيل الرهام ونستجيل الجهام من ارض غائلة النطاء غليظة الوطأة قد نشف المدهن ويبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج وهلك الهدى ومات الودى برئنا اليك يا رسول الله من الوثن والعنن وما يحدث الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام ما طما البحار وقام تعار ولنا نعم همل اغفال ما تبل ببلال ووقير كثير الرسل قليل الرسل اصابتها السنية الحمراء مؤزلة ليس لها علل ولا نهل ـ

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن رہم نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے ہیں درخت میس کی کاٹھیوں پر بھگالائے ہمکو اونٹ چاہتے ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم برسنے ہی بارش کی اُمید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک کے ہیں جسکی اسافت مسافر کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہوگئے پہاڑوں کے گڈہوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں اور ٹہنیاں خشک ہوگئیں قربانی کے جانور ہلاک ہوگئے کھجور سوکھ گئی ہم آپکے پاس فقر کا ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہوکر آگئے ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو جبتک کہ سمندر موجیں ما رے اور تعار پہاڑ قائم رہے یعنی قیامت تک اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ ہے گلہ میں جنپر دو ہنیتی ہی کا نام نہیں اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے وہ جاتے ہیں اور دودہ کم دیتی ہیں کیونکہ

فقال صلى الله عليه وسلم في الدعاء
لهم - اللهم بارك لهم في محضها ومخضها
ومذقها وابعث راعيها في الدثر بيانع الثمر
وافجر له الثمد وبارك له في المال والولد
من اقام الصلوة كان مسلما ومن اتى الزكوة
كان محسنا ومن شهد ان لا اله الا الله كان
مخلصا لكم يا بني نهد ودائع الشرك ووضائع
الملك لا تلطط في الزكوة ولا تلحد في الحيوة
ولا تثاقل عن الصلوة - ثم كتب معه كتابا
الى بني نهد -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى بني نهد بن زيد السلام على من
آمن بالله عز وجل ورسوله - لكم يا بني نهد
في الوظيفة الفريضة ولكم الفارض والفريش
وذو العنان الركوب والفلو الضبيس لا يمنع
سرحكم ولا يعضد طلحكم ولا يحبس دركم
مالم تضمروا الاماق وتاكلوا الرباق من اقر
بما في هذا الكتاب فله من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الوفاء بالعهد والذمة و
من ابى فعليه الربوة -

قال الحافظ اخرجه ابن عساكر في كتاب الامثال
والديلمي وابن الاعرابي في معجمه وابو نعيم
كلهم من طريق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصين رضي الله عنه ورواه
ايضا زبير بن معوية عن ليث بن ابي سليم
عن حبة العرني عن حذيفة اليمان مثله
باختلاف يسير قال ابن الاثير وذكر صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودہ میں اور گھی نکلے
ہوئے دودہ میں اور لسی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کردے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پھرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پھر اونکو بنی نہد
کیلیے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ اور
اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑہے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم
رکھنا (یعنی زکوۃ میں مت دینا) اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ - نہ روکا جائے
گا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودہ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے (یعنی دوہری زکوۃ) گویا جرمانہ
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب الامثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابونعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبہ عرنی
سے وہ حذیفہ الیمان سے - اس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سیرۃ المحمدیۃ عن علی رضی اللہ عنہ فی روایتہ الطویلۃ وفیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم بارک لہم فی محضہا ومخضہا ومذقہا واحبس الزمن بیانع الثمر وابعث راعیہا فی الدثر وافجر لہم الثمد وبارک فی الولد ثم کتب معہم کتابا نسختہ ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ من محمد رسول اللہ الی بنی نہد ـ السلام علیکم ـ من اقام الصلوۃ کان مومنا ومن اتی الزکوۃ کان مسلما ومن شہد ان لا الہ الا اللہ لم یکتب غافلا لکم فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش وذو العنان الرکوب والفلو الضبیس لا یمنع سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم ما لم تضمروا الرماق ولم تاکلوا الاباق من اقر فلہ الوفاء بالعہد والذمۃ ومن ابی فعلیہ الربوۃ ـ

واما طہفۃ بن زبیر فہکذا سماہ ابن عبد البر فی الاستیعاب بالفاء واما ابن مندۃ وابو نعیم فحکی عنہما ابن الاثیر فی الاسد الغابۃ انہما سمیاہ طہیہ بالیاء التحتانیۃ واما طخفہ بالخاء المعجمۃ والفاء وتغنہ بالغین المعجمۃ والنون وطقفہ بالقاف والفاء فذکرہا الشہاب الخفاجی فی شرح الشفا ـ

اسکو ابن اثیر نے ـ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اپنی طویل روایت میں اور اس روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ـ اے اللہ برکت دے اونکے خالص دودھ میں اور اونکے گھی نکالے ہوئے دودھ میں اور اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پھلوں کے ساتھ (یعنی پختہ پھل پیدا کر) اور بھیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کر دے اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پھر لکھا اونکے لیے ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کیجانب سے بنی نہد کیجانب ـ السلام علیکم ـ جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مومن ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل نہیں لکھا جاویگا ـ تمہارے واسطے ہیں بوڑھے اونٹ اور بیمار مریض جانور اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ ـ نہ منع کیا جاویگا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے جاوینگے دودھ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکے پاس اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے ـ طہفہ بن زبیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ بیان کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ اونہوں نے انکا نام طہیہ بیا تحتانیہ لکھا ہے لیکن طخفہ خا معجمہ اور فا اور تغنہ تا فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فا ـ پس ذکر کیا ان تینوں ناموں کو شہاب ـ خفاجی نے شرح شفا میں ـ

غرائب الالفاظ التی وردت فی القصۃ والکتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری ـ بفتح المعجمۃ ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ ـ پست زمین اضافت کی گئی اسکی

اقاضيف الى تهامة يعني ما انحدر من ارض
تهامة - **اكوار** - جمع كور وهو رحل البعير
الميس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمي - من الارتماء وهو القصد - **العيس**
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - **نستحلب** بالمهملة اى
نطلب المطر - **الصبير** - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - **نستخلب**
بالمعجمة اى نقطع - **الخبير** - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - **البرير** -
ثمر الاراك اى كانوا ياكلونه فى الجدب
بقلة الزاد - **نستخيل** بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - **الرهام** - بكسر
الراء المهملة وهى الامطار الضعيفة واحدها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء فى
سحاب قليل - **نستجيل** بالجيم والتحتانية
نراه جائلا يذهب به الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذى فرغ
ماءه - **غائلة** - التى تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطى اى بعيد - **غليظة الوطأ** -
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشى - **نشف**
اى يبس - **مدهن** - بفتح الميم
والهاء نقرة الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - **ابلوج** بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق شجر يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیبی والی زمین۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ **میس** بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں **ترتمی** مشتق ہے
ارتماء سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں **عیس** بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں **نستحلب**
حاء مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش **الصبیر** سپید ابر
(دودیا بادل) خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا **نستخلب** خاء معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم **الخبیر** اون پشم **نستعضد** یعنے
کاٹتے ہیں ہم **البریر** پیلو کا پھل یعنے کھاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے **نستخیل** خاء معجمہ
یاء تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم **الرہام** بکسر راء مہملہ کم
بارش (پھوار) اسکا واحد رُہمۃ ہے بضم راء مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم یاء تحتانیہ۔ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں **الجہام** بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو۔ **غائلہ** وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہوجائے۔ **النطاء** بکسر نون وطاء مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور **غلیظۃ الوطاء**
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا **نشف** یعنی خشک ہوگیا
مدہن بضم میم اور ہاء ہوز پہاڑ کا گڑہا جس میں پانی
جمع ہوجانے **جعثن** بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثاء مثلثہ گھانس کی جڑ **ابلوج** بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جھاؤ کے۔ **عسلوج** بضم عین مہملہ و بضم لام و جیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے **الودی** بفتح واو وکسر دال مہملہ و تشدید یاء تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج۔ بضم المهملة واللام والجيم
وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته
الودى۔ بفتح الواو وكسر المهملة وشد
التحتانية النخل يريد انه ييبست النخل
علن۔ محركة يقال عن لى الشئ اذا
اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف
والباطل۔ طما۔ اى ارتفع بامواجه
تعار۔ ككتاب اسم جبل۔ واراد به الى
يوم القيامة۔ نعم بفتحتين همل
بضم الهاء وشد الميم جمع هامل اى مهملة
لا رعاء لها۔ اغفال۔ جمع غفل بالفتح
التى لا لبن لها۔ لاتبل بلال۔ اى
لاترطب برطب۔ وقير۔ بالواو والقاف
قطيع الغنم۔ كثير الرسل۔ بفتح الراء
المهملة۔ شديد التفرق فى طلب المرعى
قليل الرسل۔ بكسر المهملة هو اللبن
سنية الحمراء۔ بضم السين المهملة
صغر للتعظيم اى جدب شديد۔ موزلة
من الازل وهو الضيق والشدة۔ علل
محركة الشربة الثانية۔ نهل محركة الشربة
الاولى۔ محضها۔ بالمهملة والمعجمة اى
خالص لبنها۔ مخضها۔ بمعجمتين ما مخض
من اللبن واخذ زبده واصله تحريك
السقاء الذى فيه اللبن حتى يتميز زبده
فيوخذ منه ويسمى ذلك اللبن الماخوذ
زبداه مخيضا۔ وهو صفة لا مصدر ميمي
مذقها۔ بالميم والمعجمة والقاف اى ممزوج

علن بالتحریک بولا جاتا ہے عن لی الشئی جبکہ پیش
آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا
کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے طما یعنی بلند ہوا
اپنی موجوں سے تعار بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ
کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔
نعم بفتح نون وعین مہملہ ہمل بضم ہا و تشدید میم جمع ہے
ہامل کی یعنی ہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ اغفال جمع ہے
غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس سے دودھ نہ ہو۔
لاتبل بلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے
وقیر واو قاف۔ بھیڑوں کا گلہ۔ کثیر الرسل بفتح راء
مہملہ۔ بہت منتشر و دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔
قلیل الرسل بکسر راء مہملہ۔ دودھ۔ سنیۃ الحمراء۔
بضم سین مہملہ تصغیر واسطے تعظیم کے ہے یعنے
سخت قحط سالی۔
موزلۃ ماخوذ ہے ازل زاء معجمہ سے جس کے معنی
ہیں سختی اور تکلیف۔
علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ نہل محرکۃ
اول مرتبہ پانی پلانا۔ محضہا حاء مہملہ ضاد معجمہ
یعنی اونکا خالص دودھ۔
مخضہا خاء معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودھ جو بلویا ہوا ہو
اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل
معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں
تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے
لے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے
مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔
مذقہا میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا
اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

باللماء واصل معناه الخلط ثم استعمل فی اللبن
المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم
ولانعامهم المذکورة فی کلام طهفة فدعی
النبی صلی الله علیه وسلم بالبرکة فی البانهم
باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضهم
وسقیها فانما الالبان تکثر بنبات المرعی وهو
انما یکون بالمطر فکانه قال اللهم اسق بلادهم
واجعلها بخصبة ملبنة۔ الدثر۔ بمهملة
المفتوحة ثم المثلثة ساکنة ویجوز فتحها ثم
المهملة المال الکثیر وقیل الخصب والنبات
لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطی وجه
الارض۔ ثمد۔ بفتح المثلثة واسکان المیم
وقد تفتح الماء القلیل لا مادة له ای صیره
کثیرا۔ ودائع الشرک۔ المراد به العهود
والمواثیق اللتی کانت بینهم وبین من جاورهم
من الکفار فی المهادنة یقال توادع الفریقان
اذا اعطی کل واحد منهم للآخران لا یغزوه
ویسمی ذلک العهد ودیعا بلا هاء فیقال
اعطیته ودیعا ای عهدا قیل والظاهر ان
المراد عهودهم الواقعة بعد الحروب بعدم
المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء
هدر کما فی حدیث الآخر کل دم فی الجاهلیة
تحت قدمی هذا ای متروک هدر وقیل المراد
ما کانوا استودعوه من اموال الکفار الذین
لم یدخلوا فی دین الاسلام اراد احلالها
لهم لانها مال کافر قدر علیه من غیر عهد ولا
شرط فهو فیء ما لم یوجف علیه بخیل ولا رکاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور
یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں
کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دُعا کی
رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ
میں اور مقصود اس دعا سے در اصل اون کی زمین
کی سر سبزی و شادابی ہے کیونکہ دودہ جب ہی زائد
ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا
ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ
پانی دے اونکے شہروں کو اور کر دے اونکو ترو تازہ اور دودہ
والا۔ الدثر دال مہملہ مفتوحہ پھر ثا ر مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح
ثار مثلثہ کا بھی پھر را مہملہ۔ معنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے
کہ ہریائی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار
سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈہانک لیتی ہے
سطح زمین کو ثمد بفتح ثار مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبھی میم
مفتوح بھی ہو جاتا ہے۔ تھوڑا پانی۔ جسکا مخرج نہو یعنی
کر دے اوسکو بہت۔ ودائع الشرک اس سے مراد
وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر
قبیلوں کے درمیان صلح کی بابتہ بولا جاتا ہے توادع الفریقان
جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اس بات کا کہ
نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلا ہاء کہتے ہیں پس
بولا جاتا ہے اعطیتہ ودیعا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے
کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہو گئے ہیں
بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو
نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر و معاف ہے جیسے کہ دوسری
حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون و قتل جو جاہلیت میں ہوا میرے
اس قدم کے نیچے ہے یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے
کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

على هذا جمع وديعة بالهاء ولا يرد انه صلى
الله عليه وسلم لما هاجر خلف عليا لرد
الودائع اللتى كانت عنده لانه كان قبل
حل لغنائم له او لانه صلى الله عليه وسلم
فر من نسبته للخيانة وذهاب شهامته
وامانته فيطعنوا فى الاسلام ويعرضوا
من الايمان ـ **وضائع الملك** وضائع
جمع وضيعة بمعنى موضوعة وهى الوظيفة
اللتى تكون على الملك بكسر الميم وهو ما
يملك وهو ما يلزم الناس فى اموالهم
من الزكوة والصدقة اى انتم فيها كسائر
المسلمين لا نتجاوز عنكم ولا نزيد عليكم
شيئا وقيل الملك بضم الميم والمعنى ان ما
كان ملوك الجاهلية يوظفونه على الرعايا
فلا يوخذ منكم وهو لكم ـ فلام لكم على
ظاهرها على التفسيرين الاخيرين للودائع
ووضائع وعلى الاولين بمعنى على كقوله
ومن اساء فعليها ـ **لا تلطط** بضم المثناة
الفوقانية ثم اللام ثم الطائين الاولى
مكسورة والثانية مجزومة على النهى اى
لا تمنعها قال ابن الاعرابى لط الغريم اذا
منعه حقه واصله من لطت الناقة
بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها
الفحل ـ **لا تلحد** ـ بضم المثناة واللام
والمهملتين لا تمل عن الحق مادمت حيا
فريضة ـ بالفاء والضاد المعجمة اى
الهرمة المسنة بقطع اسنانها او لانقطاعها

میں دتما ہنوز نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہو اوسپر بغیر کسی عہد شرط
کے پس وہ معاف ہی جبتک کہ نہ دوڑائے ہوں اوسپر گھوڑے
اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
وَدیعۃ (با ہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اسبات سے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تہا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہی اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ اس بات سے بچے کہ نسبت کیجائے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانیسے **وضائع الملک** وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہی موضوعۃ کے اور وہ ٹکس ہی جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہوا اور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہی لوگوں پر اونکے مالوں میں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیجاویگی تم سے اور نہ زیادہ
لیا جاویگا تم سے کچھہ اور بعض نے کہا ہی وہ ملک بضم میم ہی اور معنی
یہ ہیں کہ جو کچھہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر ٹکس مقرر
کر رکھا تہا وہ تم سے نہ لیا جاویگا پس ودائع اور وضائع کی آخری
دونو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہی اور اول کی دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہی جیسیکہ قول رسول اللہ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا
لا تلطط بضم تار فوقانیہ پھر لام پھر دو طا مہملہ اول مکسور دوسری مجزوم
کیونکہ صیغہ نہی کا ہی یعنی مت روک تو اوسکو ـ کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو اور اصل میں
یہ مشتق ہے قول عرب لَطَّتِ النَّاقَۃُ بذنبہا سے بولا جاتا ہی جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کر رہا ہو
لا تلحد بضم تار فوقانیہ اور لام اور حار اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پہر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضہ** فا و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات هذا
الصنف - **فارض** - بالفاء والضاد
المعجمة المریضة وروی العارض بالمهملة
وهی الناقة التی یصیبها کسر او مرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمة وهی من الابل
الحدیثة العهد بالنتاج وهی من خیار
المال - **ذو العنان** - ای الفرس المعد
للرکوب - **الرکوب** هو الفرس الذلول
ای المعلم - **الفلو** - بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المهر الصغیر - **ضبیس**
بفتح المعجمة وکسر الموحدة وهو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشراره ولنا وسطه - **سرح**
بمهملات وفتح الاول الماشیة التی تسرح
بالغداة للمرعی والمراد ان مطلق الماشیة
لا تمنع عن مرعاها - **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل هو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد هنا الشجر الذی لا ثمر له
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحا او غیره لانه اذا
نهی عن قطع الذی لا ثمر له فغیره اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیة
والقصد الرفق بمن توخذ منهم الزکوٰة -
تضمروا - ای تخفوا - **الاماق** - الغدر
او البغض - **رباق** - بکسر المهملة وهو الحبل
اشبه بالعهد واستعیر اکل الحبل بنقضه -
ربوه بکسر الراء وفتحها وضمها هی الزیادة

ہی بوڑھی دینا نام رکھا گیا) بوجہ اوس کی عمر منقطع ہو جانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوٰۃ میں
اس قسم کے جانور **فارض** فا راء مہملہ ضاد معجمہ مریضہ اور
روایت ہے عارض بھی (بعین مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فا اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے - **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو -
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واو پر تشدید - چھوٹا
بچھیرا - **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسر باء موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے - **سرح** سین
مفتوحہ - راء - حاء مہملہ - وہ جانور جو صبح کو بیڑ ہمیں چرنے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے - **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں - یا
بڑا پیڑ - اور مراد اس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہوا تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی - **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودھ دار
جانور چراگاہ سے اس انتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانور راور
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوٰۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض - **رباق** بکسر راء مہملہ
معنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کھانیکے
ساتھ عہد کے توڑنے کا - **ربوہ** بکسر راء مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ بھی آتا ہے

يعني من تقاعد عن الزكوة فعليه الزيادة فيها عقوبة له وهي كما روى في صحيح البخاري واما العباس فهي عليه ومثلها معها وكان العباس منعها ۔ **رماق** ۔ الرمق القطيع من الغنم يعني هذا الرفق جار بكم ما لم تخفوا غلمكم عن المصدق ۔ **ويستنبط من قوله ذو العنان الركوب** ۔ ان في الخيل صدقة وتوخذ في الصدقة نفس الخيل لكن ماذهب اليه محدث ولا فقيه من فقهاء نعم اختلفوا في صدقة الخيل فقال الجمهور ليس فيها شئ من الصدقة وقال ابو حنيفة لا يجب الصدقة في ذكور الخيل منفردة ولا في اناثها منفردة في رواية ۔ وفي كل فرس من المختلطة الذكور والاناث سائمة دينار او ربع عشر قيمته نصابا ۔

حاشية على كتاب بني نهد بيان فصاحته صلى الله عليه وسلم

قال في السيرة النبوية فانظر الى هذا الدعاء والكتاب الذي انطبق على لغتهم اي من حيث المماثلة في غرابة الالفاظ مع انه زاد عليها في الجزالة اي حسن النظم والتاليف وقد كان من خصائصه صلوات الله وسلامه عليه ان يكلم كل ذي لغة بلغته على اختلاف لغة العرب وتركيب الفاظها واساليب كلمها فلما كان كلامه ما تقدم على هذا الحد وبلاغتهم على هذا النمط واكثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اور اور حضرت عباس نے روک لیا تھا زکوۃ کو ر **ماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریاں کو عامل زکوۃ سے ۔ اور **قول** رسول اللہ ذو العنان سے مستنبط ہوئی یہ بات ۔ گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیجا دے زکوۃ نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسیطرح اگر سب وہی مادہ ہوں ۔ ایک روایت میں اور اگر دونوں ملے ہوئے ہوں یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیوالے بھی ہوں ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہونچ جائے ۔

استعمالها معهم فاستعمالها معهم من هو لغته لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشي فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها العربي وما ذلك منه صلى الله عليه وسلم الا بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الى الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته صلى الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم مما هو ثابت في كتب السنة - انتهى - وقال القاضي عياض في بيان فصاحة اللسان وبلاغة القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذي لا يجهل سلاسة طبع وبراعة منزع وايجاز مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة معان وقلة تكلف اوتي جوامع الكلم وخص ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها ويباريها في منزع بلاغتها كان كثير من الصحابة يسالونه في غير موطن عن شرح كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علم ذلك وتحققه - وليس كلامه مع قريش والانصار ككلامه مع ذو المشعار الهمداني وطهفة النهدي وقطن بن حارثة (كما اقول لطلعت عليه في كتابنا هذا) والاشعث بن قيس و وائل بن حجر الكندي وغيرهم من اقيال حضرموت وملوك اليمن -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني حينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذكر في مصباح المضى قال ابن سعد في الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بني حينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد نزل على آيتكم راجعين الى قريتكم فاذا جاءكم كتابي هذا فانكم آمنون لكم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلى الله عليه وسلم غافر لكم سيآتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة الله وذمة رسوله لا ظلم عليكم ولا عدى وان رسول الله جاركم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزكم وكل رقيق فيكم و الكراع والحلقة الا ما عفى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما اصادت عروككم وربع ما اغتزل نساءكم وانكم برئتم بعد من كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان على رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن مسيئكم اما بعد فالى المومنين والمسلمين فمن اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے۔ جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جائے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں ان چیزوں سے جنکو روکیں گے وہ اپنی جانسے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان (یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپسمیں صلح سے لیں) اور تمہارا سر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجوروں کی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چھوٹی کشتیوں نے کیا ہے اور چہارم عورتوں کے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول کروگے اور اطاعت کروگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہاری خطا کار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لیے اطلاع

من اطاعهم بشر فهو شر له وان ليس عليكم الامير الا من انفسكم او من اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔	اور حکم ہے اگر جو شخص برتاؤ کریگا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہی اوسکے لیے اور جو برتاؤ کریگا اوسنے برا تو خرابی ہے اوسکیلئے اور تمپر امیر تم ہی میں بنایا جاویگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة۔ موضع قريب من ايلة۔ اتيكم اى رسلكم۔ بزكم۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة يعنى بزكم الذى تصالحون عليها فى صلحكم قال الجوهرى بزه يبزه بزا سلبه وفى المثل من عز بزاى من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ اى استلبته والبز من الثياب امتعة النساء والبز السلاح ايضا۔ الحلقة۔ ما جمعت الدار من سلاح ومال۔ عروك خشب يلقى فى البحر يركبون عليها فيلقون شباكهم يصيدون السمك قال الجوهرى والعرك الصيادون سخرة التكليف والحمل على الفعل بغير اجرة كذا فى مجمع البحار۔	مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد بزکم بار موحدہ اور زا معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عز بز یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابتززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقة وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عروک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈال کر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔ سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اجرت کے (بیگار) اسیطرح لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني بارق اذا وفدوا عليه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

کتاب لبنی بارق

قال صاحب سيرة الشامية قال ابن سعد قدم وفد بارق على رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاهم الى الاسلام فاسلموا وبايعوا فكتب لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته	ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعی بلادهم فی مربع ولا مصیف الا بمسئلة من بارق ومن مر بهم من المسلمین فی عرك اوجدب فله ضیافة ثلثة ایام واذا اینعت ثمارهم فلابن السبیل اللقیط یشبع بطنه من غیر ان یقتثم۔ شهد ابو عبیدة الجراح وحذیفة بن الیمان وکتب ابی بن کعب۔

علیہ وسلم کا (ہی) بارق کے نام (یہ) مضمون کہ نہ کاٹی جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر (یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو یا پیت واجب ہے اوسکی مہمانی تین روز۔ اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن جمع نہ کرے۔ گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد۔ الجد القطع وجاء فی حدیث ابی سفیان جد ثدیا امك۔ مربع۔ المربع والمتربع والمرتبع موضع ینزل فیه ایام الربیع۔ مصیف۔ موضع ینزل فیه ایام الصیف عرك اوجدب عرك هو سنة المطر ضد الجدب اینعت۔ من ینع الثمر کمنع وضرب ینعا بالفتح وینعا وینوعا بضمهما اذا نضج وحان وقت قطافه۔ یقتثم یقال فلان اقتثم المال۔ ای جمعه

لا تجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں مربع مربع متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں مصیف وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں عرک اوجدب عرک بارش کا سال دسمت اجدب اوسکی ضد یعنی قحط۔ اینعت ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح وضرب ینعا بفتح تحتانیہ وینعا وینوعا۔ دونوں میں یار تحتانیہ کا ضمہ۔ بولا جاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے کا وقت آجائے یقتثم بولا جاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا اوس نے مال کو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانسے

قوله فله ضیافة۔ یدل علی ان الضیف له حق علی کل بلد او قریة او حارة علی

قوله فله ضیافة۔ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کے لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب او جدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم لا يختص بمسلم وقد جاء في الحديث الصحيح الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يثوى (يقيم) عنده حتى يحرجه اخرجه الشيخان-

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔

قوله فلابن السبيل اللقيط- يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و ياكل ولو بشبع بطنه ولا يجوز له ان يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت اخر

قوله فلابن السبيل اللقيط۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگر خوب پیٹ بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لبني ضمرة وسيدهم مجدي بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکا سردار مجدی بن عمرو تھا

قال في سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة ابن اسحق في ذكر غزوة ودان فقال خرج رسول الله صلے الله عليه وسلم لاثنى عشرة ليلة مضت من صفر في سنة الثانية في سبعين رجلا ليس فيهم انصارى يريد قريشا وبني ضمرة فاتفق له موادعة سيد بني ضمرة وهو مجدى بن عمرو واستقرت المصالحة على ان لا يغزوا ولا يعينوا عليه وكتب رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته -

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوہ ودان کے ذکر میں سیرۃ ابن اسحق سے نقل کرکے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ تاریخ صفر ۲ھ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں تہا. قریش اور بنی ضمرہ کی (لڑائی) کے ارادہ سے پس صلح ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھہری صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک تحریر. نسخہ اوسکا یہ ہے کہ.

يقال انه وادع بني فلان اى صالحهم و سالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اى يدع كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب القرظي موادعا لرسول الله صلے الله عليه وسلم - كذا في مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کرلی اونہوں نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے سے ہے یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اسکو جسمیں وہ تھا اور اسی سے ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی موادع رسول اللہ صلعم سے اسطرح ہی مجمع البحار میں

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبنى ضمرة بانهم امنون على اموالهم وانفسهم وان لهم النصرة على من رامهم الا ان يحاربوا فى دين الله مابل بحر صوفة وان النبى صلى الله عليه وسلم اذا دعاهم لنصرته اجابوه عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسوله

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا بنی ضمرہ کے نام (بایں مضمون) کہ بیخوف رہیں وہ اپنے مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جبتک کہ تر کرے دریا کپڑے کو (مراد تا قیامت) اور رسول اللہ صلعم جب بلادیں اونکو تو قبول کرینگے وہ - اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوسکے رسول کا ہے۔

متعلق بكتاب بنى ضمرة واخرجه ابن سعد فى الطبقات فى غزوة الابواء وهذا هو غزوة ودان فقال وفى هذه الغزوة وادع مخشى بن عمرو الضمرى وكان سيدهم فى زمانه -

متعلق بہ نامۂ بنی ضمرہ - اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں غزوۃ الابواء میں اور یہی غزوۂ ودان ہے پس کہا کہ اس غزوہ میں صلح کی آپ نے مخشی بن عمرو ضمری سے جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔

على ان لا يغزو بنى ضمرة ولا يغزونه ولا يكثروا عليه جمعا ولا يعينوا عدوا وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا -

اس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد کرینگے - اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپسیں اسکی بابتہ تحریر۔

كتاب تبع الذى كتبه تبع اليه صلى الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال فى المواهب لما هاجر رسول الله الى المدينة ادخله صلى الله عليه وسلم ابو ايوب فى بيته وذكر ابن اسحق فى المبتدا وصاحب قصص الانبياء ان هذا البيت لابى ايوب بناه له عليه الصلوة والسلام تبع الاول ابن حسان الحميرى - روى ابن عساكر انه قدم مكة وكسا الكعبة وخرج الى يثرب وكان فى مائة الف وثلثين الفا من الفرسان ومائة الف وثلثة عشر الفا من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا نے کہ ابو ایوب کا گھر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ہے ابن عساکر نے کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چار سو علما اور

لما نزلها اخبران اربعمائة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرج منها فسألهم عن الحكمة فى مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذى يخرج يقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا يخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب فمات بالهند ومن
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - فى المبتدا والقصص فقال اول
الدار التى بناها تبع للنبى صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان لابى
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذى
دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله
الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابى ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقى ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانى
لم ار فى وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکمانے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہوگئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے۔ تبع نے اونسے وہاں رہجانیکی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہی
جو آئندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہی پس ہم یہاںسے نہیں جاوینگے
دیہ سنکر حکمدیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کیلیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خریدی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا۔ اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سرگروہ تھا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے پس مرا ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ صلعم آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابوایوب کی
ملک میں آیا اور ابوایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابولیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابولیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابولیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابولیلی حیران
ہوگئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے۔ ابولیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑھا تو فرمایا کہ مرحبا تبع الاخ الصالح (کلمہ ہے اظہار فرحت کا) یہی تین مرتبہ فرمایا

وقد جاء في الحديث انه صلى الله عليه وسلم
قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبراني
واخرجه الامام احمد في المسند عن سهل
ابن سعد رضي الله عنه وقيل اهل المدينة
الذين نصروه عليه الصلوة والسلام هم
ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفي رواية
انهم الاوس والخزرج كذا حكاه في تحقيق
النصرة في تاريخ دار الهجرة لقاضي شيخ زين
الدين بن الحسين المراغي من فضلاء
طلبة جمال الاسنوي وذكره ابن دحية
في التنوير والبغوي في معالم التنزيل عن
عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبي و
اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابي بن
كعب وايضا ابن عساكر عن عباد بن زياد
في كل من هذه الروات - ان تبع اراد
خراب يثرب فاخبروه ان هذه البلدة
دار هجرة نبي يخرج في آخر الزمان - فذكروا
القصة وفيه ذكر الكتاب قال بعضهم كان
مضمون الكتاب هكذا - اما بعد فيا
محمد اني آمنت بك وبربك ورب كل شئ
وبكتابك الذي ينزل الله عليك وانا
على دينك وسنتك وآمنت بك و
بربك وبكل ما جاء من ربك شرائع الاسلام
والايمان فاني قلت ذلك فان اسامت
فيها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لي يوم
القيمة ولا تنسني فاني من امتك الاولين
وتابعتك قبل مجيئك وقبل ان يرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو
طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے
انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے۔ اور ایک
روایت میں ہے کہ وہ (یعنی اولاد علماء) اوس وخزرج ہیں اسیطرح
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں جو قاضی
شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن دحیہ
نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور ذکر کیا ہے
اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے
ابی بن کعب سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن
زیاد سے بھی ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا
دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا پھر ذکر کیا ہی قصہ
اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا کہا بعض علما نے کہ مضمون
اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا
تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس
کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا۔ اور میں تیرے دین اور تیرے
طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر
اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور
ایمان کے تحقیق مینے یہی کہا ہے پس اگر مینے اسلام کو پالیا
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت
کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے
کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و
يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله
صلے الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول -
امانة الله فى يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفى رواية الحلبى وابن عساكر
عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرًا
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا
بارض الحرام - ولو مد دهرى الى دهره
لكنت وزيرا له وابن عم وفى رواية شهدت علے
احمد انه رسول من الله بارى النسم - ولو
مد دهرى الخ

يدل هذا الكتاب

علے الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قوله عز وجل واذا اخذ الله ميثاق النبيين
لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه
الأية - قال فى الخازن قال الطبرى معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين - واصل الميثاق فے
اللغة عقد يؤكد بيمين ومعنے ميثاق
النبيين ما وثقوا به علے انفسهم من
طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه
وذكروا فى معنے اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثانى
انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس سے کہ رسول بنائے مجھکو
اللہ پس میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں
اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ بِلّٰہِ الْاَمْرُ یعنی اول و آخر
(ہمیشہ) حکم واسطے اللہ کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اللہ کی مدد سے۔ اور لکھا تھا عنوان (پتہ) خط کا یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی
جانب سے۔ امانت ہے اللہ کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم
ہے کہ اوسکو پہونچادے مکتوب الیہ کو۔ اور حلبی اور ابن عساکر
کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے، بیان کیا گیا ہے مجھسے
کہ اللہ کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک (یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا)
تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار، اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اللہ کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا
ہے روح کا معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا وَاِذْ
اَخَذَ اللّٰہُ یعنی لیا جبکہ اللہ نے عہد نبیوں سے لیے کہ البتہ جو کچھ آوے
تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے
اوسپر اور مدد کروگے اوسکی۔ کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اللہ نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اللہ کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اللہ حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

في المعنى فذهب قوم الى ان الله تعا اخذ
الميثاق من النبيين خاصة قبل ان يبلغوا
كتاب الله ورسالاته الى عباده ان يصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد على كل نبي ان
يومن بمن ياتي بعده من الانبياء وينصره
ان ادركه وان لم يدركه قيام قومه بنصرته
ان ادركوه فاخذ الميثاق من موسى عليه
السلام ان يومن بعيسى عليه السلام و
من عيسى عليه السلام ان يومن بمحمد صلى
الله عليه وسلم وهذا قول سعيد بن جبير
والحسن وطاوس وقيل انما اخذ الميثاق
من النبيين في امر محمد صلى الله عليه وسلم
خاصة وهو قول على وابن عباس وقتادة
والسدي فعلى هذا القول اختلفوا فقيل
انما اخذ الله الميثاق على اهل الكتاب الذين
ارسل اليهم النبيين ويدل عليه قوله تعالى
ثم جاءكم وانما كان محمد مبعوثا الى اهل
الكتاب دون النبيين وانما اطلق هذا
اللفظ عليهم لانهم كانوا يقولون نحن اولى
بالنبوة من محمد لانا اهل الكتاب والنبيون
منا وقيل اخذ الله الميثاق على النبيين
واممهم جميعا في امر محمد صلى الله عليه
وسلم فاكتفى بذكر الانبياء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال على بن ابي طالب
ما بعث الله نبيا آدم فمن بعده الا
اخذ عليه العهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم

یہ کہ لیا گیا تھا انبیا سے دوسرا یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہی معنی میں پس بعض نے کہا
کہ لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچاویں
کتاب اللہ کی اور اوسکے پیغام اوسکے بندونکو اس بابتہ کہ تصدیق
کریگا بعض اونمیں سے بعض کی آپس میں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کرجاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاوس کا ۔ اور بعض نے
کہا ہو کہ لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیونکو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثم جاءکم اور جز این نیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیونکیطرف اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیئے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہوتا ہے تابع کا اور یہی قول ہی ابن عباس کا ۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد على قومه ليؤمنن به وان بعث وهم احياء ينصرنه وقيل ان المراد من الاٰية ان الانبيأ كانوا ياخذون العهد والميثاق على اممهم بانه اذا بعث محمد صلى الله عليه وسلم ان يومنوا به وينصرونه وهذا قول كثير من المفسرين۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی اپنی امتوں سے اِس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لتميم بن اوس الداري وقصة وفودهم وفيها عدة فرامين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذكر صاحب اصلاح المضى قصة وفود الداريين فقال قال ابن سعد قدم وفد الداريين على رسول الله صلى الله عليه وسلم منصرفه من تبوك وهم عشرة نفر منهم تميم ونعيم ابنا اوس بن خارجة والطيب بن ذر وهانى بن حبيب وعزيز بن مالك فاسلموا وسمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيب عبد الله وسمى عزيزا عبد الرحمن واهدى هانى بن حبيب لرسول الله صلى الله عليه وسلم خمرا وافراسا وقباء مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال تنزع الذهب فتحليه نساءك ثم تبيع الديباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس من رجل يهودى بثمانية الاف درهم فقال تميم قريتان من الروم يقال لاحدهما حبرى وللاخر بيت عينون فان فتح الله عليك الشام هبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد داریین کا پس کہا کہا ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زردوز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباسؓ کو اونھوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کر کے اپنی عورتوں کا زیور بنا لے اور دیباج فروخت کر کے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباسؓ نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبری ہے اور دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کر دے اللہ آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجیئے وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلے اللہ علیہ وسلم فہما لک فکتب
بن لک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاہ ذلک و
کتب رضی اللہ عنہ لہ بہ کتابا نذکرہ
ان شاء اللہ واقام وفد الداریین حتی توفی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واوصی لہم
بجاد[۱] مائة وسق ۔ وذکر صاحب المصباح
کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بحوالۃ ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السیرة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا ۔
ان لہم حبری وعینون بالشام سہلہا
وجبلہا وماءہا وحرثہا وقریتہا وانباطہا
ولعقبہ من بعدہ لایحاقہ فیہا احد ولا
یلجہ علیہ بظلم ومن ظلمہم فاخذ منہم
شیئا فان علیہ لعنة اللہ والملائکة
والناس اجمعین ۔ وذکر قصة وفودہم
شیخ الدحلانی فی سیرتہ فقال وفد علیہ
صلے اللہ علیہ وسلم الداریون ابو تمیم
الداری واخوہ نعیم الداری واربعة آخرون
وکانوا علی دین النصرانیة فاسلموا وحسن
اسلامہم وکان وفدہم علیہ مرتین
مرة بمکة قبل الہجرة ومرة بعدہا وفی
المرة الاولی سألوا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ان یعطیہم ارضا من ارض الشام
فقال لہم سلوا حیث شئتم قال ابو ہند

اور یہی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو ان شاء اللہ
اور رہے وفد داریین یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے اسقدر
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہو جائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں ۔
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(دیہات) وہاں کی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور جو ظلم کریگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور ۔ وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دیہات
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

[۱] الجاد بمعنی المجدود ای نخلا یجد منہ ما یبلغ مائة وسق ۔ کذا فی مجمع البحار ۔

[۱] جاد معنی میں مجدود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس سے کاٹ لئے جاویں سو وسق ۔ ایسا ہی ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وھو من اصحاب تمیم فنھضنا
من عندہ نتشاور فی ای الارضی تاخذ
فقال تمیم نسأل بیت المقدس قال ابو
ھند ھذا محل ملك العجم ومحل ملك
العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسأله
بیت حیرون وکورتھا فنھضنا الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا ذلك له فدعی
بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحیم ۔ ھذا کتاب ذکر
فیه ما وھب محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
الداریین ۔ اعطاه الله الارض فوھب
لھم بیت عینون وحیرون ومرطوم وبیت
ابراھیم الی الابد شھد عباس بن عبد المطلب
وخزیمة بن قیس وشرحبیل بن حسنة وکتب
قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی
تسمعوا انی قد ھاجرت قال ابو ھند فانصرفنا
فلما ھاجر صلی الله علیه وسلم الی المدینة
قدمنا علیه وسألناه ان یجدد له کتابا
اخر فکتب لنا کتابا اخر نسخته ۔
بسم الله الرحمن الرحیم ۔ ھذا ما انطی
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم تمیم
الداری واصحابه انی انطیتکم بیت حیرون
وعینون والمرطوم وبیت ابراھیم برمتھم
وجمیع ما فیھم نطیة بت وھبت وسلمت
ذلك لھم ولاعقابھم من بعدھم ابد الابد
فمن اذاھم فیه اذاه الله وشھد ابو بکر
ابن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن

فی کتاب التقیم والتنویر للسجاوی

ہم تاکہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابت کہ کونسی
زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابوہند
نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ
نہ لے سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے
بیت حیرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ
کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ ۔ پس منگوایا آپنے
ایک ٹکڑا ادہوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان
جس کا نسخہ یہ ہے کہ ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے
اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو
دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو
بیت عینون اور بیت حیرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے
لیے ۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن
قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن
حسنہ نے ۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان
اور کہا لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ مینے ہجرت کی
کہا ابوہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت
ہوئے اور سوال کیا آپسے کہ ہمکو نیا فرمان لکھدیجیے پس لکھی ہمارے
واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا مینے تمکو بیت حیرون
اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ
اوسمیں ہے دینا قطعی ۔ اور بخشا مینے اور دیدیا مینے یہ اونکو اور
اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت
دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی
دی اسپر ابوبکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویۃ بن ابی
سفیان وکتب ۔
واوردہ فی المواہب فقال قال صاحب
باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام
برہان الدین ابراہیم الفرازی روی ابو
نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی
ہند الداری فذکر مثل ہذا وقال فلما
قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف
ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا
نسختہ ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من ابی بکر الصدیق
الی ابی عبیدۃ الجراح سلام علیک فانی احمد
الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فامنع
من کان یومن باللہ والیوم الآخر من الفساد
فی قری الداریین وان کان اہلہا قد جلوا
عنہا واراد الداریون ان یزرعوہا
فلیزرعوہا بلا خراج واذا رجع الیہا اہلہا فہی
لہم وہم بہا احق والسلام علیک ۔
قال ونقل ہذا من کتاب اسعاف
الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا ۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے رضی اللہ عنہم
اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے ۔
اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب
باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم
الفرازی نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے
پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور اونہوں نے
شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ
یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی
جانب سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق
حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر تو اسکو جو ایمان لایا
ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤنمیں فساد کرنے
سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داری
وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول
اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں
اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب
اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے ۔

المسائل المستنبطۃ من ہذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قولہ فقبل الافراس والقباء
ای ورد الخمر وہذا یدل علی عدم قبول
ہدیۃ الخمر فانہ لا ینتفع بہ عند المسلمین
بوجہ من الوجوہ اصلا ۔ قولہ فتبیعہا

قولہ فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل
ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے
کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا ۔
قولہ فتبیعہا یعنی فروخت کردے دیباج کو اور یہ دلیل ہے

ای الدیباج وهذا یدال علی جواز بیع
ما یحرم لبسه ویویده ما روی عن جابر
بن عبد الله قال لبس النبی صلی الله علیه
وسلم قباء له من دیباج اهدی الیه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الی عمر بن
الخطاب فقیل قد اوشکت فنزعته یا
رسول الله قال نهانی عنه جبرئیل علیه
السلام فجاء عمر یبکی فقال یا رسول الله
کرهت امرا واعطیتنیه فمالی فقال ما
اعطیتك لتلبسه انما اعطیتك لتبیعه
فباعه بالفی درهم رواه مسلم واحمد
وجنس هذه الاحادیث تدل علی تحریم
لبس انواع الحریر وقد نقل القاضی عیاض
عن قوم اباحة وقال ابو داؤد انه لبس
الحریر عشرون نفسا من الصحابة او
اکثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولکن
وقع الاجماع علی ان التحریم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبیر بتعمیم التحریم
لعموم قوله صلی الله علیه وسلم لا
تلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنیا
لم یلبسه فی الاخرة واستدل من
اباحه بما روی عن سعد قال رایت
رجلا ببخاری علی بغلة بیضاء علیه
عمامة خز سوداء فقال کسانیها رسول الله
صلی الله علیه وسلم رواه ابو داؤد
والخز ضرب من ثیاب ابریسم وکذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدی لرسول الله

اِس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے میں نے اسلیے تجھکو نہیں دیا ہے کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو بیچا حضرت عمر رضہ نے
دو ہزار درہم کے عیوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابو داؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن الزبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونو کیلیے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جس نے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو پشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ وانصرف فنزعہ نزعاً شدیداً کالکارہ لہ ثم قال لا ینبغی ھذا للمتقین متفق علیہ۔ **قولہ شہد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی**۔ ترتیب ھذہ الشہادۃ یدل علی ترتیب الخلافۃ الذی وقع بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم وصارت معجزۃ لہ فیما الہمہ اللہ علی قلوب امتہ فی جمعہم واتفاقہم علی ترتیب الخلافۃ۔

کو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو مکروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلئے متفق علیہ۔ **قولہ شہد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی**۔ اس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہوگیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں طور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لجرو بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روی ابن مندۃ من طریق ابی ثمامۃ بن الھریس بن الربعی عن ابیہ عن ابیہ ربعی عن ابیہ اقیصر ان جرو بن عمرو العذری حدثہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکتب علیہ الصلوۃ والسلام کتاباً ان لیس علیکم حشرٌ ولا عشرٌ۔

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ کے خدمت میں تو آپ نے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا۔

وذکرہ ابن الاثیر وقال اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم بالراء المہملۃ وابو عمر وفی ترجمۃ جزء بالمعجمۃ وقال الحافظ ورایت فی نسخۃ صحیحۃ من الاستیعاب جزاء بمعجمتین علی وزن خفاء۔ **قولہ لیس علیکم حشرٌ**

اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے راء مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابوعمرو نے جزء زاء معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء۔ جیم اور زاء معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر۔ **قولہ لیس علیکم حشر** یعنی نہ بھیجے

قولہ فروج حریر باضافۃ من باب خاتم فضۃ وروی بلا اضافۃ بالتوصیف ایضاً فروج کما ھو بفتح فاء وتشدید راء مہملۃ مضمومۃ واخرہ جیم وحکی بوزن خروج جاء فی حدیث آخر انہ صلعم صلی وعلیہ فروج حریر۔ ھو قباء کذا فی مجمع البحار۔ ۱۲

؎ قولہ فروج حریر۔ ایسی ہی اضافت ہے جیسی کہ خاتم فضۃ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید راء مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑہی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا کی طرح ہے مجمع البحار میں۔

اى لا تندبون الى الغزو ولا تضرب عليكم البعوث وقيل لا يحشرون الى عامل الزكوة بل يوخذ صدقاتهم فى اماكنهم والحشر ايضا الجلاء من الاوطان كذا فى مجمع البحار قوله ولا يعشروا اى لا يوخذ عشر اموالكم وقيل اراد صدقة الواجبة۔

جاؤگے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤگے عامل زکوۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا عشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوۃ واجب ہے

نامہ کتاب بنام جمیل بن ردام

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجميل بن ردام العذري

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام عذری کو

وذكر ابن الاثير والحافظ قال روى ابن مندة من طريق عتيق بن يعقوب عن عبد الملك بن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن عمرو بن حزم عن ابيه قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم لجميل بن ردام۔ هذا ما اعطى رسول الله لجميل بن ردام العذرى۔ اعطاه الرمداء۔ لا يحاقه فيها احد وكتب على بن ابى طالب۔

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک ابن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو۔ دیا آپنے اوسکو رمدا (موضع) نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

نامہ کتاب بنام جنادہ ازدی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجنادة الازدى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذكر صاحب مصباح المضئ بحوالة ابن سعد فقال قال ابن سعد وكتب صلى الله عليه وسلم لجنادة الازدى وقومه ما اقاموا الصلوة واتوا الزكوة واطاعوا الله ورسوله واعطوا من المغانم خمس الله وسهم النبى صلى الله عليه وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضئ نے ابن سعد کے حوالے سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

المشرکین فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله –

وماوجدت هذا الکتاب فیما سوی المصباح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتابا باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهو هذا –

اون کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔

اور نہیں پایا مینے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لکن جب رجوع کیا مینے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا مینے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہونمیں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة غیر منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن منده باسناد المتقدم فی ترجمة جبیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب لجنادة –

بسم الله الرحمن الرحیم – هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة – من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلی الله علیه وسلم –

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جبیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کی بابتہ۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس حصہ اللہ کا اور جدا ہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلی الله علیه وسلم بالجنی المعروف بحرز ابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حرز ابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری بتخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرًا کصریر الرحیٰ ودویًا کدوی النحل ولمعًا
کلمع البرق ـ فرفعت راسی فزعًا مرعوبًا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاهویت الیه ومسست جلده فاذا
جلده کجلد القنفذ فرمی فی وجهی مثل شرر
النار فظننت انه قد احرقنی فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم عامرک ارسوء
یا ابادجانة فقال ائتونی بدوات وقرطاس
فاتی بهما فناوله علی بن ابی طالب و
قال اکتب ـ

بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارق
یطرق بخیر یا رحمن ـ اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعة فان تک عاشقا مولعا او
فاجرا مقتحما او راعیا حقا مبطلا فهذا
کتاب الله ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما کنتم تمکرون ـ اترکوا صاحب
کتابی هذا وانطلقوا الی عبدة الاصنام
والی من یزعم ان مع الله الٰها اٰخر لا اله
الا هو کل شیء هالک الا وجهه له الحکم
والیه ترجعون ـ تقلبون ـ حم لا ینصرون
حمعسق ـ تفرق اعداء الله وبلغت حجة
الله ولا حول ولا قوة الا بالله فسیکفیکهم
الله وهو السمیع العلیم ـ

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سُنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بھنبھناہٹ مثل بھنبھناہٹ شہد کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا مینے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا مینے اوسکا
اور مینے اوسکی جلد کو چھوا تو اُسکی جلد مثل جھاؤ چوہی کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو
گمان کیا مینے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا یا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی وہی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آنا یا پھرنیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر و بہتری کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر دخیل یا پیچ کرنیوالا حق
باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہمپر اور تمپر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے
حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم تقلبون حم نہ مدد کیے جاویں وہ حمعسق متفرق ہو جائیں
اعداء اللہ کے اور پہونچ گئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاویگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلته تحت راسی و بت فما انتبهت الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا جانة احرقتنا واللات والعزی - فبحق صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب فلا عود لنا فی دارک ولا فی جوارک فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله صلے الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم العذاب الی یوم القیمة -

کہا ابو دجانہ نے پس کہا مینے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہتا تھا کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی ابو دجانہ جلادیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھالیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی مینے اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑھی اور خبر دی آپکو اوسکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اٹھالے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بھیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پاوینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنے الجلندی ملکے عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر وعبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبے صلے الله علیه وسلم کتب الی ملکے عمان وبعثه مع عمرو ابن العاصی - قال الزرقانی ولفظه کما رواه ابن سعد مع القصة کلها من طریق عمرو بن شعیب عن مولے لعمرو بن العاصی عنه -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد بن عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا الجلندری - سلام علے من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما - فانی رسول الله الی الناس کافة - لانذر من کان حیا ویحق القول علے الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونو بادشاہوں (مراد دونو بھائی) کے نام اور بھیجا اوسکو عمرو بن العاصی کے ہمراہ - کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسیکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمدؐ کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہوجائے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کرلیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملککما زائل عنکما وخیلے تحل بساحتکما وتظهر نبوتی علے ملککما وکتب ابی بن کعب فذکر قصة مکالمة العبد لعمرو بن العاص وملاقاته باخیه جیفر واسلامهما مفصلاً

اقول وکذا ذکره صاحب مصباح المضیٔ بحوالة صاحب هدی المحمدی وقال فیه کان بعث عمرو بن العاصی فی ذی القعدة سنة ثمان من الهجرة وذکر بعده کتابًا اٰخر الی ملوک عمان لم اجده فیما سواه لم یسم فیه احد بل قال روی ابو عبید فی کتاب الاموال۔ قال وکتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الی ملوک عمان۔

فالتوفیق ان الکتاب الذی اوردناه کان خاصة بهما وفی هذا اشرك غیرهما معهما من ملوك عمان ونسخته هکذا۔

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تم سے جاتا رہیگا اور میرا لشکر تمہارے میدانونمیں جاویگا اور میری نبوت تمہاری سلطنتونمیں ظاہر ہوگی۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس کے بھائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب ہدی المحمدی کے حوالہ سے اور کہا اوسمیں کہ بھیجا تھا رسول اللہ نے عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ سنہ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو مینے سوا اوسکے اور کسی کتاب میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق دفع تعارض کی یہ ہے کہ وہ فرمان جسکا ہم ذکر کرچکے خاص تھا اون دونو کے نام اور اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی۔ نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم الی ملوك عمان (جیفر وعبد وغیرهما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر وعبد) اور اون کے سوا

من محمد رسول الله لعباد الله الاسدیین ملوك عمان واسد عمان من کان منهم بالبحرین انهم ان اٰمنوا واقاموا الصلوٰة واٰتوا الزکوٰة واطاعوا الله ورسوله واٰتوا حق النبی صلے الله علیه وسلم ونسکوا نسك المسلمین فانهم اٰمنون وان لهم ما اسلموا علیه غیر ان مال بیت النار ثنیا لله ولرسوله وان عشور التمر صدقة ونصف عشور الحب وان للمسلمین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں فرمانان عمان اور اسدان جو ہوں اونمیں سے بحرین میں دیاں مضمون کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز پڑہیں۔ اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول کی اور حق رسول اللہ کا دین اور عبادت کریں مسلمانو کیسی تو وہ امن میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہے جسپر وہ اسلام لائے (یعنی وہ چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوائے اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنے کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلیے اور عشور تمر کے صدقہ میں اور اسیطرح نصف عشور اناج سے اور

(۱۳۶) کتاب الی جیفر وعبد وغیرهما من ملوك عمان

نصرهم ونصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاءهم يطئون بها ما شاؤا **قوله ان مال بيت النار** - افاد ان الاوقاف في غير ملة الاسلام اوقاف في الاسلام ايضاً اذا ظهروا عليهم فهو حق بيت المال ولذالك اظهر هذا الحكم وجعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد -

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد اونکی اور خیر خواہی اونکی اور اونکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے اونکے چکیاں ہیں ادا پہنچتی اونکی ہیں جسمیں اونسے جسقدر چاہیں (یعنی کوئی حاصل خراج اسکا اونسے نہ لیا جاویگا) **قوله ان مال بیت النار** اس قول نے یہ فائدہ دیا کہ دوسرے مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنیٰ کردیا اور اسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن ابي شمر الغساني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابي شمر الغساني وكان اميرا بدمشق من جهة قيصر بغوطتها (غوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهري) نسخة الكتاب هكذا - بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى حارث بن ابي شمر سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله وصدق فاني ادعوك الى ان تومن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك - ذكره في المواهب مع القصة عن الواقدي وابن عائذ وله ذكر في مصباح المضي فقال قال ابن الجوزي روى الواقدي من اشياخه - فذكره مفصلاً -

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطہ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف - سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے - میں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک -

ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے - اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس لکھا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے پس ذکر کیا اس فرمان کو -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر وہمدان دو نام قبیلہ کے نام

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد اقيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر في حديث عمرو بن حزم روى الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب لحارث وشرحبيل ونعيم بنو عبد كلال ـ لكن لم يذكر لفظ الكتاب فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج فلفظه فيه هكذا ـ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد رسول الله الى الحارث بن عبد كلال والى نعمان ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب على المومنين من الصدقة ـ **اقول** ثم ظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی حدیث میں۔ روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور شرجیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا نے جو اونہوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔ بعد حمد و صلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے (معلوم ہوکہ) تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہونچا گئے وہ پیغام جس کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق تم صلاحیت پر لگ گئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس کے رسول کی اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔ کہتا ہوں میں پھر مجھ مل گئے اِس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد میں حارث و نعیم بن عبد کلال کے ترجمہ میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال اکتب الیهم - اما بعد ذلکم الحدیث بلفظه الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم بدل قوله انکم اصلحتم -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال او نعمان سرداران ذی رعین اور معافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ اون کیطرف اما بعد ذلکم ۔ الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے اسمیں لفظ فَلَقِیْنَا کا اور کہا ہے اِنْ اَصْلَحْتُمْ عوض میں اَنَّکُمْ اَصْلَحْتُمْ کے

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة حدثنا - واخبرنا - وخبرنا وانبأنا - ونبأنا فکل هذه الالفاظ مترادفة عند المتقدمین من اهل الاصول وما ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل لهم ویدل علیه ایضا قوله تع عز وجل یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی ولا ینبئک مثل خبیر - ولکن المتأخرین منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی کتب الاصول -

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم ۔ جان تو کہ ادا اور روایت الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا اور خبرنا اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں ہے یعنے قول رسول اللہ کا ۔ خبر عما قبلکم ۔ الخ ۔

یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ عز وجل کا ۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۔ اور قول اللہ تعالی کا وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۔ لیکن متاخرین اہل اصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ اس نے یہ لفظ سنا ہے اپنے شیخ سے اور جب اَخْبَرَنَا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر (یعنی شیخ نے اسکی قرأۃ سنی ہے) اور جب کہے انبأنا تو محمول ہوگا اجازت پر ۔

اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل کتب اصول میں ۔

هذا ایضا ما کتب صلی الله علیه وسلم الی الحارث ومسرح ونعیم بنو عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسرح اور نعیم بنو عبد کلال کو

ذکر صاحب مصباح المضئی فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخة الکتاب ھکذا۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضئی نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب (فرمان) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلموا الئم ما امنتم بالله ورسوله وان الله واحد لا شریك له بعث موسی بایاته وخلق عیسی بکلماته قالت الیهود عزیر بن الله وقالت النصاری الله ثالث ثلثة وعیسی ابن الله۔

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہو گے تم جب تک کہ تم ایمان رکھو گے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو)

قال وبعث بھذا الکتاب عباس بن ابی ربیعة المخزومی۔

کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عباس بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

ھذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارث بن زھیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

ذکرہ الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاھین من طریق الحارث بن یزید العکلی عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زھیر بن اقیش العکلی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلے سے وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی للنبی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوة واتیتم الزکوة واعطیتم سهم الله عز وجل والصفی فانتم امنون بامان الله عز وجل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے (معلوم ہو کہ) اگر تم نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اور دیا حصہ اللہ عز وجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کردہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عز وجل کی امن میں ہو

اختلف فی تعیینه فقال ابن شاھین

مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

او ادری هو حارث بن اقیش ام حارث ابن زهیر ذکره ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللاخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرة الی ابیه ومرة الی جده لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر۔ وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحد ولیس کما زعم۔

ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اِس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے مَن مات لہ اربعٌ من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے (بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارثة وحصن ابني قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر ان الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب بهما کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن۔ لاهل المواة من بنی خباب من الماء الجاری العشر ومن العشری نصف العشر فی عمائر کلب۔

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ و حصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں پرتی زمین والوں پر اگر اونہوں نے آباد کیا ہے اوسکو پانی جاری سے تو عشر ہے اور چرس سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحبيب بن عمرو الطائي ثم الاجائي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمرو طائی کو لکھا

کتاب لحارثۃ وحصن ابنی قطن

کتاب حبیب بن عمرو الطائی

قال الحافظ ذکر الرشاطی عن علی بن حرب
العراقی فی التیجان عن ابی المنذر هو هشام
ابن الکلبی عن جمیل بن مرثد قال وفد رجل
من الاجائیین یقال له حبیب بن عمرو علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فکتب علیه
الصلوٰة والسلام له کتابا ۔ من محمد
رسول الله لحبیب بن عمرو واحد بنی اجاء
ولمن اسلم من قومه واقام الصلوٰة واتی
الزکوٰة ان له ماله وماءه ۔

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت
کرکے کتاب التیجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو
ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلہ اجائیین
میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تھا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر
ہوا پس لکھا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان ۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجاء میں سے ہے اور اوس
شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوٰۃ
دی دیا یہ مضمون کہ اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا
درما ہ پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعہ آمدنی ہو مطلب کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جاوے گا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحصین بن نضلة الاسدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے

ذکر الحافظ وابن الاثیر قالا رواه ابن منده
من طریق عتیق بن عبد الرحمن عن عبد
الملك بن ابی بکر بن حزم عن ابیه عن
جده عمرو بن حزم ان النبی صلی الله
علیه وسلم کتب لحصین بن نضلة الاسدی
ان له مریدا وکنیفا لا یحاقه فیهما احد و
کتبه المغیرة ۔
هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثیر ثریدا
بالمثلثة وکنیفا ۔ وفی زاد المعاد ثرمدا
بالمثلثة والمیم وکتیفة ۔ بالتاء الفوقانیة
والفاء ۔ وایما کان فهما اسم موضعین
اقطعهما له ۔

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ
نے عتیق بن عبد الرحمٰن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے
دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان لکھا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے
دو معافی ہیں ایک مرید اور کنیف نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو مغیرہ نے
یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثرید
ثار مثلثہ وکنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا ۔ ثار مثلثہ اور
میم کتیفۃ تار فوقانیہ ۔ اور فار ۔ اور جو کچھ بھی ہو وہ نام
ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا
تھا ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن الولید فی جواب کتابه رضی الله عنه حین بعثه الی نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکھا جبکہ اونکو نجران بھیجا تھا

مکتوب کتاب لحصین بن نضلہ

مکتوب کتاب لی خالد بن ولید

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ قال قال ابن سعد
فی السرایا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
بعث خالد بن الولید فی شہر ربیع الاول
او جمادی الاول من سنۃ عشر الی نجران
وامرہ ان یدعوھم الی الاسلام قبل ان
یقاتل ثلثۃ ایام وقال ان استجابوا
فاقبل منہم وان لم یفعلوا فقاتلھم
فخرج الیھم خالد حتی قدم علیھم فبعث
الرکبان یضربون فی کل وجہ ویدعون
الی الاسلام ویقولون ایھا الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما
دعوا الیہ فاقام فیھم خالد یعلمھم شرائع
الاسلام وکتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلے
اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لمحمد النبی من
خالد بن ولید السلام علیک یا رسول
اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فانی احمد الیک اللہ
الذی لا الہ الا ھو اما بعد یا رسول اللہ
انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب و
امرتنی اذا اتیتھم ان لا اقاتلھم ثلثۃ ایام
وان ادعوھم الی الاسلام فان اسلموا
قبلت منھم واعلمھم معالم الاسلام وکتاب
اللہ وسنۃ نبیہ وان لم یسلموا اقاتل
معھم وانی قدمت علیھم فدعوتھم الے
الاسلام ثلثۃ ایام کما امرتنی یا رسول
اللہ وبعثت فیھم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرۃ شامیہ میں لکھا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر تو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جسکی
طرف بلائے جاتے تھے پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لیے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
وسنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسکہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم یقاتلوا
وانی مقیم بین اظهرهم آمرهم بما امرهم
الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه و
اعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلی الله
علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم والسلام علیك یا رسول الله
فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم فجوابه
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله
الی خالد بن الولید سلام علیك فانی
احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد
فان کتابك جاءنی مع رسولك تخبر ان
بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه
من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم
واقبل ولیقبل معك وفدهم والسلام
علیك ورحمة الله وبرکاته -

لے آؤ سلامت رہوگے پس وہ اسلام لے آئے اور
نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں
اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے
اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور
سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ فرمان لکھیں میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے)
محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام ہو تجھپر
میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا
خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث
بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول
ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو
تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے اونکو اور آؤ در چاہیئے
کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۴۵ کتاب الی خالد بن ضماد ازدی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد
فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی
ان له ما اسلم من ارضه علی ان یؤمن
بالله لا شریك له ویشهد ان محمدا عبده
ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی
الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضیء میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی
کو فرمان بایں مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ
اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا
کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے
اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ
دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

ولا یوری محدثا ولا یرتاب وعلے ان ینصح لله ولرسوله وعلے ان یحب احباء الله ویبغض اعداء الله۔ وعلے محمد النبی صلے الله علیه وسلم ان یمنعه مما یمنع منه نفسه وماله واهله وان لخالد الازدی ذمة الله وذمة محمد النبی صلے الله علیه وسلم ان فی وهذا الکتاب وکتبه ابی قوله لا یووی محدثا۔ اعلم انه کان من اکبر الکبائر کما ورد فی حدیث الصحیح من حدیث علے رضی الله عنه لعن الله من اوی محدثا۔ ولهذا اعتنے به فی مبادی الاسلام قول علے محمد النبی هذا وقوله ان لخالد الازدی ذمة الله کلاهما بالشرط۔ فی قوله ان وفی۔

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں سے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ ان امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو اُبی بن کعب نے **قوله** لا یووی محدثا۔ جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ دے بدعتی کو۔ اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کر کے ذکر کیا اسکو مبادی اسلام میں **قوله** علی محمد النبی۔ یہ قول اور **قوله** ان لخالد الازدی ذمة الله دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لخزیمة بن عاصم بن قطن العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذکره ابن الاثیر وقال الحافظ اخرج ابن شاهین من طریق سیف بن عمر عن البحتری بن حکیم العکلے قاضی سجستان عن ابیه عن خزیمة بن عاصم العکلے وروی ابن قانع من طریق سیف بن عمر ایضا عن المنیر بن عبد الله بن عدس ان عدسا وخزیمة وفدا علے النبی صلے الله علیه وسلم فکتب صلے الله علیه وسلم لخزیمة کتابا نسخته۔

ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے۔ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے فرمان جسکا مسطر یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لخزیمۃ بن عاصم انی بعثتک ساعیا علی قومک فلا یضاقوا ولا یظلموا۔	بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوۃ بناکر پس چاہیے کہ نہ تنگ کیے اور نہ ظلم کیے جاویں

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لذرعۃ بن سیف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فی ھذا الکتاب اختلاف الروایات فالذی رواہ ابن الاثیر بروایتہ ابی جعفر عبید ابی اسحق فھو باسم ذرعہ ھذا وحارث واخواتہ بنی عبد کلال جمیعا والذی اخرجہ ابن مندہ وابو نعیم فھو باسم ذرعۃ وحدہ کما سنبین وھذا کتاب علحدۃ مستقلۃ لا جزء کتابہ الذی فیہ الحارث کما شبہ علی البعض لما فیہ من التشابہ بہ فجعل ھذا الکتاب جزئہ ولیس کذلک فروی ابن مندۃ من طریق محمد بن عبد العزیز بن عفیر قال سمعت ابوی یحدثان عن ابیھما عن جدھما عفیر عن ابیہ ذرعۃ بن سیف قال کتب الی رسول اللہ صلعم۔ الحدیث بطولہ و روی ایضا من طریق ابی عبید بن سلام (ثم) من طریق ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی ذرعۃ اذا اتتک رسلی الحدیث۔ فقد نقلت ھذہ الاخبار من الاصابۃ واسد الغابۃ

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسا کہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسا کہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کردیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ فرمان لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اذا اتتک رسلی۔ الحدیث۔ نقل کیں ہیں ہم نے یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد نے۔ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

وكذا ذكره في زاد المعاد۔ وتمام نسخته
في سيرة المحمدية هكذا۔
ان اذا اتاكم رسلي فاوصيكم به خيرا
معاذ بن جبل وعبد الله بن زيد و
مالك بن عبادة وعقبة بن نمر ومالك
بن مرارة واصحابهم وان اجمعوا ما
عندكم من الجزية من مخالفيكم وابلغوها
رسلي وان اميرهم معاذ بن جبل فلا
ينقلبن الا راضيا اما بعد فان محمدا يشهد
ان لا اله الا الله وانه عبده ورسوله
وان مالك بن كعب بن مرارة قد حدثني
انك قد اسلمت من اول حمير وقتلت
المشركين فابشر بخير وامرك بحمير
خيرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان
رسول الله هو مولى غنيكم وفقيركم
وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى على فقراء
المسلمين وابن سبيل وان مالكا قد
بلغ الخبر وحفظ الغيب وامركم به خيرا
واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في
ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صهبان
عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله
الخولاني ان ذرعة ذا يزن اسلم فكتب
اليه رسول الله صلعم۔ فاخرج طرفا من
هذا الكتاب من قوله اما بعد الى قوله
فابشر بخير وزاد بعده وامل خيرا۔ واشار

میں اِس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھ
والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اِس بات کی کہ جو کچھ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دیدو میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی
اور خوش۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ محمد گواہی دیتے ہیں اِس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو نے
مشرکین کو۔ پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور اِس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جزیں نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ
اوسکو فقراء مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچادی
خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں [illegible] تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے [illegible]
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے [illegible]
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان پس تخریج کی اِس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
وامل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف تا مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ایضا فی ترجمة مالك بن مرارة ومالك ابن عبادة وعقبة بن نمر الی هذا وكانوا رسله صلعم الیه- وقال فی ترجمة عقبة وكتب رسول الله الی ذرعة ذی یزن یوصیهم ویامرهم ان یجمعوا الصدقة فیدفعوها الی رسله-

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد

- روی البخاری ومسلم فی حدیث ابی هریرة انا لا ناكل الصدقة وفی روایة لمسلم- انا لا تحل لنا الصدقة واختلف فیه انه ما المراد بانا ای لنا فقال الشافعی رحمه الله وجماعة من العلماء هم بنو هاشم و بنو مطلب واستدلوا بما رواه البخاری انما بنو المطلب وبنو هاشم شئ واحد وقال ابو حنیفة رحمه الله ومالك رحمه الله هم بنو هاشم فقط ویدل علیه ما رواه مسلم واصحاب السنن من حدیث عبد المطلب بن ربیعة ان هذه الصدقات انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم- وعن احمد فی بنی المطلب روایتان-

تھے رسول اللہ صلعم کے ذرعہ کی طرف- اور کہا ہے عقبہ کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے ذرعہ ذی یزن کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے قاصدوں کو-

قولہ ان الصدقة لا تحل لمحمد- روایت کی ہے بخاری و مسلم نے ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ- اور مسلم کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہمکو نہیں حلال ہے صدقہ- اور اختلاف ہے اِس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ یہ صدقہ جزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو- اور مراد آل سے اِس جگہ بنو ہاشم ہیں- اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ دو روایتیں ہیں-

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لربيعة ابن ذي مرحب الحضرمي - ونسخته هكذا ذكره في مصباح المضي - ان لهم اموالهم ونخلهم ورقيقهم واثمالهم وشجرهم ومياههم وسواقيهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وكل مال لآل ذي مرحب وان كل رهن بارضهم يحسب ثمره وسدره وقضبه عن رهنه الذي هو فيه - وان كل ما كان في ثمارهم من خير فانه لا يسأله احد عنه وان الله ورسوله براء منه وان نصر آل ذي مرحب على جماعة المسلمين وان ارضهم بريئة من الجور وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله ورسوله جار على ذلك وكتب معوية الجذامي -

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکہا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے۔ تحقیق معاف ہیں اون کے مال اور درختہائے خرما اور اون کے غلام اور اون کے پھل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گھانس اور کنکریلی زمین کے نالے جو حضرموت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ رہن ہو اوس کے پھل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں مجرا کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کریگا اوس کی بابت کوئی اوسنے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال رکھا اسکو اور لکھا اسکو معویہ جذامی نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق - ان كان من سوقة فهي الرعية وان كان من سويقة فهي التجارة - **قوله شراج** - جمع شرجة هو مسيل الماء من الحرة الى السهل

قولہ سواق - اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں۔ **قولہ شراج** جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں ہے۔

قوله سدر - هو شجر النبق وهو نوعان عبري لا شوك له الا ما لا يضر وضال له شوك ونبقه صغار -

قوله سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جس میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو - اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں مسئلہ ہے

المسئلة في قوله ان كل رهن بارضهم

مفاده ان المرتهن ليس له ان ينتفع بما يحصل من منافع المرهون وقد اختلف فيه العلماء فقال الشافعي وابو حنيفة ومالك وجمهور العلماء لا ينتفع المرتهن من الرهن بشيء وان انتفع فعليه الضمان وقال احمد واسحٰق والليث والحسن وغيرهم انه يجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما يحتاج اليه ولو لم يأذن المالك و قال بعض الفقهاء من الحنفية وغيرهم انه يجوز ذلك باذن المالك مطلقًا

قول رسول اللہ ان کل رہن بارضہم ہین - فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علما نے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے - اور کہا امام احمد اور اسحٰق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا اور کہا بعض فقہا حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق في وفد بني عقيل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

کتاب ربیع بن معویہ

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب يعني الكلبي قال حدثنا رجل من بني عقيل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو بن عقيل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقيل فبايعوه واسلموا وبايعوه على من وراءهم من قومهم واعطاهم العقيق وهي ارض في بلادهم فيها عيون ونخل فكتب صلى الله عليه وسلم بذلك لهم كتابًا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابتہ اون کے لیے ایک تحریر اسند

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هذا ما اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم ربیعًا و مطرفًا و انسًا اعطاهم النبی صلی الله علیه وسلم العقیق ما اقاموا الصلوة و اتوا الزکوة وسمعوا واطاعوا ولم تعطهم حقا لمسلم قال وکان الکتاب فی ید مطرف ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ نے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تہا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لرزین بن انس سلمی

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثیر حدثنا ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد الله الفقیه باسناده الی ابی یعلی احمد بن علی قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصری قال اخبرنا فهد بن عوف بمنزل بنی عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن رزین بن انس السلمی قال حدثنی ابی عن جدی رزین بن انس قال لما اظهر الله عز وجل الاسلام کان لنا بئر فخفنا ان یغلبنا علیها من حولنا فاتیت النبی صلعم فکتب لی بذلک کتابًا بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم اما بعد فان لهم بئرهم ان کان صادقا ولهم دارهم ان کان صادقا ۔

قال الحافظ اخرجه ابن السکن والطبرانی ایضًا بهذا الطریق وکذا ذکره ابن عبد البر وقال فهد بن عوف کذاب فلاس وقد تکلم فیه ابو ذرعة وغیره اقول له شاهد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھہ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کرکے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چہین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجھے اسکی بابتہ فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گہر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بھی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اسمیں ابو ذرعہ وغیرہ نے کہتا ہوں میں کہ اس روایت کے لیے

الحافظ روى محمد بن جميل عن بابل بن
مطرف بن العباس عن ابيه عن جده
العباس قال استقطعت النبي صلى الله
عليه وسلم ركية - الحديث وقال ابن منده
رواه عبد السلام بن عمر الحسني عن بابل
بن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن
انس بن عامر السلمي قال حدثني ابي عن
ابائه ان الكتاب كتبه رسول الله صلى
الله عليه وسلم لرزين بن انس - قال
الحافظ ما ادري بابل واحد او اثنان

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے
بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ
روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن
بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ
سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت
کر کے کہ فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس
سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے
یا دو ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرفاعة بن زيد الجذامي ثم الضبيني

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذكر في مصباح المضي فقال قال ابن اسحق
وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
في هدنة الحديبية قبل خيبر رفاعة
بن زيد فاهدى لرسول الله صلى الله عليه
وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما
اسود اسمه مدعم المقتول بخيبر)
واسلم رفاعة فحسن اسلامه وكتب له رسول
الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى قومه
وفي كتابه -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لرفاعة
بن زيد اني بعثته الى قومه عامة ومن
دخل فيهم يدعوهم الى الله والى رسوله
فمن اقبل منهم ففي حزب الله وحزب رسوله

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے
سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا
رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام (کہا ابن عبد البر نے
کہ اوسکا نام مدعم تہا جو خیبر میں مارا گیا)
اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہو گیا اون کا اسلام
اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف
ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تہا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے میں نے بھیجا ہے اوسکو
اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل
ہو جاوے اون میں بلاوینگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے
رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ گروہ اللہ اور
اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرین - قال فلما
قدم رفاعة الی قومه اجابوا واسلموا ثم سار
الی الحرة حرة الرجلاء فنزلها -

حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة
فی دیار جذام قاله البکری - قال ابن عبد
البر اهل النسب یقولون - الضبینی بالنون
من بنی ضبینة من جذام - **ویستنبط**
من قوله فله امان شهرین ان یجوز للامام
ان یقید الامان بالزمان -

اقول ذکر ابن سعد فی الطبقات کتابا
لزید بن رفاعة الجذامی ولم یخرج لفظه ذکرته
سابقا فی الاسماء فلعل هذا هو واشتبه
فی اسمه -

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے
جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا انہوں
نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور
وہیں رہنے لگے۔ **حرۃ الرجلاء** بفتح اول الف ممدودہ
دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبد البر
نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ
بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے
قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز
ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -

کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں
ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج
کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید
یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لزمل بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذکر فی زاد المعاد عن ابی الحارث محمد
ابن الحارث بن هانی بن حارث بن هانی
ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذری
قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده عن
ابیه عن زمل بن عمرو قال کتب لنا
النبی صلعم کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول
الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة
وانی بعثته الی قومه عامة - فمن اسلم
ففی حزب الله ومن ابی فله امان شهرین

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن
حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری
سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے
باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے
اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے
ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے
جو اوس کے ساتھ اسلام لائے - بھیجا میں نے اوس کو اوسکی
تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

کتاب زمل بن عمرو

شهد علی بن ابی طالب ومحمد بن مسلمة الانصاری۔	گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کیواسطے امن ہے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزيادة بن جهور اللخمي۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

کتاب الی زیاد بن جہور

قال ابن الاثیر روی حذافی بن حمید بن المستنیرین مساور بن حذافی بن عامر ابن عیاض بن محرق اللخمی عن ابیه حمید عن خاله (اخی امه) وهو خالد بن موسی عن ابیه عن جده زیادة بن جهور قال ورد علی کتاب النبی صلی الله علیه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحیم۔ اما بعد فانی اذکرك الله والیوم الآخر اما بعد فلیضعن کل دین دان به الناس الا الاسلام۔ فاعلم ذلك	کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذافی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذافی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جائے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔
قال الحافظ روی الطبرانی فی الصغیر وابن مندة من طریق خالد بن موسی بن نائل ابن خالد بن زیادة عن ابیه عن جده عن زیادة بن جهور قال ورد علی کتاب النبی صلی الله علیه وسلم۔ ورواه الولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل عن اٰبائه ایضاً بهذا الاسناد۔	کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسی بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے اسی سند کے ساتھہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسعيد بن سفيان الرعيني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

کتاب الی سعید بن سفیان

قال ابن الاثیر اخرج ابو موسی من طریق ابی معشر عن یزید بن رومان عن رجال	کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے اور

الماء الذی قال۔
اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعید بن سفیان نخل السوارقیۃ فا قصرھا لا یحاقہ فیہا احد ومن حاقہ فلا حق لہ وحقہ حق وکتب خالد بن سعید ذکرہ الحافظ ایضاً وقال فی مصباح المضی الرعلی بدل الرعینی۔ لعلہ تصحیف لانہ لو یقلہ غیرہ۔

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اُس سے کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے۔ شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے نہیں کہا

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لسلمۃ بن مالک السلمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثیر اخرج ابن مندۃ وابو نعیم وقال الحافظ روی البغوی والباوردی من طریق عبد اللہ بن ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر عن ابیہ عن جدہ عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع سلمۃ بن مالک السلمی وکتب لہ۔

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے باوردی عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان اکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما اقطع محمد رسول اللہ سلمۃ بن مالک اقطعہ ما بین الحباطی الی ذات الاساور ومن حاقہ فھو مبطل وحقہ حق۔
فی الاصابۃ قال ابن مندۃ غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں دی آپ نے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے
اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہنچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسى بن طارق
في السنن له ذكره ابن جريج عن ابن حسين
ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى
سهيل بن عمرو۔
ان جاء كتابي ليلاً فلا تصبحن او نهاراً
فلا تمسين حتى تبعث الي من ماء زمزم
قال فاستعان سهيل باثيلة الخزاعي
حتى جعل مزادتين فملأهما سهيل
من ماء زمزم وبعث بهما على بعير
ورواه المفضل بن محمد الجندي عن
ابن ابي عمر عن سفيان عن ابراهيم بن نافع
عن ابن ابي حسين نحوه ۔ ويعلو مما
رواه الفاكهي من طريق محمد بن سليمان
ابن مسمول عن خزام عن هشام عن ابيه
عن ام معبد ان المبعوث بذلك من
عند سهيل مولاه ازيهر۔

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسیٰ بن طارق نے اپنی
سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت
کرکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل
بن عمرو کو۔
اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے
اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ
بھیجے تو مجھے ماء زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر
بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے) کہا راوی نے پس
مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں
طیار کریں اور بھرا انکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا اونکو
اونٹ پر لادکر۔ اور روایت کیا اسکو مفضل بن محمد جندی نے
ابن ابی عمر سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے
سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل
اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن
مسمول کے طریقے سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں خزام
سے خزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسي رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذكر في السيرة المحمدية في المعجزات
قال وكتب عليه السلام عهداً لحي سلمان
هذا كتاب من محمد بن عبد الله رسول
الله سأله الفارسي سلمان وصية باخيه
مهاد بن فروخ بن مهيارة راذاريه ر

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد نامہ سلمان کے قبیلہ کے
لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کیجانب سے جو اللہ کے رسول
ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت
کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فرخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بيته وعقب من بعده ماتناسلوا من اسلم منهم سلام الله - احمد الله اليكم ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله وحده لا شريك له - الى أخره وفيه وكتب على بن ابى طالب - هكذا اخبر تمام ذكره وانى تفحصت فى عدة كتب لكنى ما وجدت فيها سواه -

اقارب اور اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد والوں کیلیے جبتک کہ اونکی نسل باقی رہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونپر ہے اللہ کا سلام ہو حمد بیان کرتا ہوں میں تمہاری طرف اللہ کی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں میں لا الٰہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے - الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ - اور لکھا علی بن ابی طالب نے اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں میں نے اوسکو چند کتابوں میں ڈھونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال قيل ذي رعين ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافیر و ہمدان کو

اخرجه الحاكم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ قال حدثنا الحاكم ابن موسى حدثنا يحيى ابو زكريا بن محمد العنزي قال حدثنا ابو عبيد الله محمد بن ابراهيم بن سعيد العبدي قال حدثنا ابو صالح الحاكم من موسى القنطرى قال حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داؤد عن الزهرى عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كتب الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت على اهل اليمن وهذا نسختها -

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسیٰ نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسیٰ قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابوبکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد الرسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال والحارث ابن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال قيل ذى

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلۂ ذی رعین اور معافیر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوٰۃ کے دستاویز ہو

رعين ومعافير وهمدان - اما بعد فقد
رجع رسولكم واعطيتم من المغانم خمس
الله وما كتب الله على المؤمنين من العشر
وما سقت السماء او كان سيحا او كان بعلا
ففيه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقي بالرشاء والدالية ففيه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفي كل خمسة من
الابل سائمة شاة الى ان تبلغ اربعا
وعشرين فان زادت واحدة على اربع
وعشرين ففيها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذكرا الى ان تبلغ
خمسا وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها
بنت لبون الى ان تبلغ خمسا واربعين
فان زادت واحدة على خمس واربعين
ففيها حقة طروقة الجمل الى ان تبلغ
ستين فان زادت على ستين واحدة
ففيها جذعة الى ان تبلغ تسعين فان زادت
واحدة ففيها حقتان طروقتا الجمل الى ان
تبلغ عشرين ومائة فان زادت على
عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون
وفي كل خمسين حقة - وفي صدقة الغنم
في سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين
ومائة شاة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففيها الخ ففيها شاتان الى ان تبلغ
مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلث
شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففي
كل مائة شاة لا يوخذ في الصدقة عجفهر

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیجھ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ پیداوار
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ پیداوار
پانچ وسق ہو جاوے۔ اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک ہی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پنتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک ہی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک ہی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک ہی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ۔ اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسیں الخ۔ دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے اوسپر ایک ہی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک۔ پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیئے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق۔ اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطان فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شيء وفي كل اربعين دينارا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكي بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شيء اذا كانت تودي
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شيء - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمي المحصنة وتعلّم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القرآن الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتے يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس علے منكبيه شيء ولا يحتوي
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شيء ولا يصلے احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلے احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضي اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو اونکو چاہیئے کہ زکوٰۃ آپس میں
برابر تقسیم کرلیں اور چاندی کی زکوٰۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوٰۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوٰۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوٰۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہ ہو اوس کے مونڈھے پر کچھ اور نہ احتباء کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کرے مومن کو جو ثابت ہو جائے گواہوں سے تو اوس
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت سے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجائے

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعہ دیۃ وفی اللسان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف الدیۃ وفی المامومۃ نصف الدیۃ وفی الجائفۃ ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلی اھل الذھب الف دینار۔

اخرجہ الی قولہ لا فی فرسہ شیٔ فی جامع ازھر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد الجرشی وثقہ احمد وضعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ ثقات۔ **قلت** وکذا رواہ النسائی فی العقول فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف الناقلین لہ فروی طرفا منہ فی العقول وساق الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی کتابہ ان من اعتبط مومنا۔ وفی اسنادہ ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعہ سلیمان بن ارقم فیما رواہ النسائی ایضا ھناک من طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی زھری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدہی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی اونگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شیٔ تک اس کی جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان کی ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں **کہتا ہوں** میں اور اسیطرح روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول اما بعد سے اور تھا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو الخ اور اوسکی اسناد میں بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئ علی اهل الیمن فذکر مثله قال النسائی و سلیمان بن ارقم متروك الحدیث و قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا ثم اسنده عن الزهری قال قرأت کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علی نجران و کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب رسول الله صلعم هذا بیان من الله و رسوله یا ایها الذین امنوا اوفوا بالعقود فکتب الآیات فیها حتی بلغ ان الله سریع الحساب ثم کتب هذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث قلت قد وهم النسائی رحمه الله فی قوله قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا وذلك لان النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران کتب له کتابین الکتاب الاول کتبه الی بنو عبد کلال الذی صرح فیه من محمد رسول الله الی شرحبیل بن عبد کلال و کان فی جواب رسالتهم وهو هذا والثانی کتبه لعمرو بن حزم لنفسه خاصة وسنورده فی حرف العین فهو غیر ذلك۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کیا مثل اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپ نے اونکو جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آئتیں ان اللہ سریع الحساب تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔

کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلا میں۔ اور یہ اس لیے کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو دو فرمان لکھکر دیے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تہا اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بہی لکھدیا تہا جس کو بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحا ۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحا ۔ سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا پہیلی ہوئی زمین پر۔

علی الارض والمراد الارض الذی سقے
منہا۔ بعلاً۔ ھو ما نبت من النخیل
فی ارض یقرب ماءھا ورسخت عروقھا
فی الماء فاستغنت عن ماء السماء والانہار
وغیرھا **قولہ عجفا ھرما۔** العجف
بالحرکۃ الھزال والھرم کبیر سقط اسنانہ
وایضا کبر سن یودی الی تساقط بعض القوی
وضعفھا۔ **قولہ وما کان من**
خلیطان۔ ای ما کان متمیز الاحد
خلیطین فاخذ الساعی من ذلک المتمیز
یرجع الی صاحبہ بحصتہ بان کان لکل
عشرون یرجع بقیمۃ نصف شاۃ ولو کان
لاحدھما مائۃ وللاخر خمسون فاخذ
الشاتین من صاحب المائۃ رجع بثلث
قیمتہما او من صاحب الخمسین رجع بثلثی
قیمتہما او من کل شاۃ رجع صاحب المائۃ
بثلث قیمۃ شاۃ والاخر بثلثی قیمۃ شاۃ
وصورتہ الاخران یکون لاحدھما مثلا
اربعون بقرۃ وللاخر ثلثون بقرۃ وھما
مختلط فیاخذ الساعی عن الاربعین
مسنۃ وعن الثلثین تبیعا فیرجع باذل
المسنۃ بثلثۃ اسباعھا علی شریکہ وباذل
التبیع باربعۃ اسباعہ علی شریکہ لان
کل واحد من السنین واجب علی الشیوع
کان المال ملک واحد وفی قولہ **بالسویۃ**
دلیل علی ان الساعی اذا ظلم احدھما
بالزیادۃ لا یرجع بھا علی شریکہ وفی

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے
ہو **بعلاً** وہ درختہائے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح
زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی
ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفا**
ہرما عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں
شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قویٰ بڑھاپے
کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔
قولہ وما کان من خلیطان۔ یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک
شریک کا پس لیوے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے
تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے
شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں
ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدھی بکری کی قیمت واپس
لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی
پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے
لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث
قیمت لیلے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو
بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت
کا دو ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو
سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت لے اور پچاس والا دو ثلث اپنی
بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس
بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے
اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے
سے تبیعہ لیا تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے
اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ و
تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد
ہے اور قول رسول اللہ کا **بالسویۃ** دلیل ہے اِس بات پر کہ
عامل اگر ایک شریک پر زائد لیکر ظلم کرجاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجم دليل على ان الخلطة تصح مع تميز الاعيان عند من يقول به۔ اواقی - بشدة ياء وخفتها جمع اوقية بضم همزة وشدة ياء وقد يجيئ وقية وليست بغالبة وكانت قديما اربعين درهما۔

شریک ہے اپنی نہیں لے سکتا اور تراجم میں دلیل ہو اس بات پر کہ مخلوط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا۔ اواقی بیائے تحتانیہ کی تشدید او تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیہ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا +

صحيفة النبي صلى الله عليه وسلم الذى كان عند على رضى الله عنه

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روى الامام احمد فى المسند باسانيد مختلفة عن على رضى الله خطب على المنبر وعليه سيف حليته حديد يقول والله ما عندنا كتاب نقرأه عليكم الا كتاب الله وهذه الصحيفة اعطانيها رسول الله صلعم فيها فرائض الصدقة۔

ومن احدث حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منها صرف ولا عدل وان ابراهيم (عليه السلام) حرم مكة وانى احرم المدينة حرام ما بين حرتيها وفى نسخة ما بين عائر الى ثور وحماها كله لا يختلى خلاها ولا ينفر صيدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاد بها ولا تقطع منها شجرة الا ان يعلف رجل بعيره ولا يحمل فيها السلاح لقتال وان المؤمنون تتكافأ دماءهم ويسعى بذمتهم ادناهم وهم يد على من سواهم وان لا يقتل مؤمن بكافر

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے خطبہ پڑھا منبر پر اور آپ ایک تلوار باندھے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا۔ اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ۔ اور یہ کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کردیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینہ کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی مینڈھ سب کی سب نہ کاٹی جائے اوسکا گھاس اور نہ بھگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جائے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کرے اور نہ کاٹا جائے اوسکا درخت مگر یہ کہ کھلاوے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوس میں ہتھیار لڑائی کیلئے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں۔ اور کوشش کیجاوے ادنی مسلمان کی حفاظت میں۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

صحیفۃ النبی صلعم کان عند علی رضی اللہ عنہ

ولاذو عهد في عهده وان من ادعى الى
غير ابيه ومن تولى قوما بغير اذن مواليه
فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين
لا يقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله
من ذبح لغير الله ولعن الله من سرق
منار الارض ولعن الله من لعن والديه
وفي رواية للبخاري عن ابي جحيفة قال
قلت لعلي رض هل عندكم كتاب قال لا
الا كتاب الله او فهم اعطيه رجل مسلم
او ما في هذه الصحيفة قلت وما في هذه
الصحيفة قال -
العقل وفكاك الاسير ولا يقتل مومن بكافر
وقد روي اطراف هذا الكتاب في مسلم
وغيره من السنن قال الحافظ والجمع بين
هذه الاحاديث ان الصحيفة كانت
واحدة وكان جميع ذلك المسائل مكتوبا
فيها فنقل كل واحد من الرواة عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو
شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا
یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت
کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں
کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور
لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا
پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحد
میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی
والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابوجحیفہ سے
کہتے ہیں کہ کہا میں نے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب
کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ
اس صحیفہ میں ہے۔ مینے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا دیت
کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض
میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن
میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ
ہے کہ صحیفہ ایک ہی تہا اور یہ سب مسائل اوسمیں تہے پس ہر ایک نے
حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

ھ حاشیۃ ھذا القول بیان لبعض ھذہ الصحیفۃ ۱۲

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث - الحدث الامر الحادث المنكر الذي ليس بمعتاد ولا معروف في السنة والمحدث بكسر الدال المهملة وفتحها فمعنى الكسر من نصر جانيا او اجاره والفتح هو الامر المبتدع وايواءه الرضاء عنه والصبر عليه واقرار قائله - **قوله صرف**

قولہ من احدث۔ حدث وہ نیا بُرا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ کے فتح سے ہی ہے اور کسرہ سے بہی کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جو بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکہنا

قولہ صرف ولا عدل۔ یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - اى توبة وفدية
اونافلة وفريضة - **قوله حرتها**
الحرة بشد الراء المهملة ارض
ذات حجارة سود - مجمع البحار -
قوله عائر وثور - هما
جبلان اما عير فمعروف بالمدينة
واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه
غار بات فيه لما هاجر ورُوي
قليلا ما بين عير و اُحد فيكون ثورا
غلطا من الراوى وقيل ان عيرا
جبلٌ بمكة والمراد انه حرم من
المدينة قدر ما بين عير وثور
من مكة اوحرم المدينة تحريما
مثل تحريم ما بين عير وثور بمكة
على حذف مضاف و وصف مصدر
محذوف - **قوله لا يختلى خلاها**
بضم اوله وفتح اللام اى لا يقطع
والخلا بالقصر النبات الرقيق مادام
رطبا يقال اخلت الارض اى كثر
خلاها واذا ايبس فهو حشيش -
قوله تتكافأ - اى تتساوى
فى القصاص والديات والكفؤ
النظير والمساوى - **اقول** - و
اما المسائل فكل الصحيفة مملوّ من
المسائل الظاهرة لا احتياج
لبيانها والاكثر ذكرتها سابقا و
من اهمها -

قولہ حرتہا۔ حرۃ تشدید راء مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین
مجمع البحار۔
قولہ عائر وثور۔ وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے
اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک
کھوہ ہے جس میں شب گذاری تہی رسول اللہ نے جب
آپ نے ہجرت کی تہی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر
واُحد۔ پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی۔ اور بعض نے
کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے
حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو
درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ
کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے
جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف
کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے۔
قولہ لا یختلی خلاہا۔ بضم اول اور بفتح لام۔ یعنی نہ کاٹا جاوے
اور خلا۔ الف مقصورہ کے ساتھ۔ چھوٹی گھانس جو
تر ہو بولا جاتا ہے اخلت الارض یعنی بہت ہوگئی گھانس
اوس کی اور جب سوکھ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی
ہے۔
قولہ تتکافأ۔ یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور
کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں۔
کہتا ہوں میں۔ لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بھرا ہوا
ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں
اور اکثر ان میں ذکر کر دیئے ہیں میں نے اوپر اور اہم
مسائل ہیں۔

متعلق بصحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تھا

قول علی رض او فہم اعطیہ رجل مسلم۔ فالمراد بہ فہم حکم اللہ الذی حکم بہ فی کتابہ او علی لسان رسولہ والتفقہ فیہما وبذل الجہد واستفراغ الوسع لیتوصل بہ الی استنباط الاحکام التی لیست منصوصۃ فی النصوص۔ اعلم ان الفہم والرای فی الدین من اعظم نعم اللہ التی انعم بہا علی عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء بعد الاسلام افضل منہ بل قیام الاسلام ونظامہ علیہ وبہ بقاءہ ثم ان الاجتہاد والاستنباط مما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنۃ واطبق علیہ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم فقال اللہ تعالی وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْہُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْہُمْ۔ قال فی الاکلیل ہذا اصل عظیم فی الاستنباط وقال اللہ سبحانہ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ

قول علی رض کا کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم۔ پس مراد اوس سے سمجھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجھ اور رائے رسلیم ا دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوسپر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْہُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجھ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔
کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بھی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليم الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - واما السنة فقال رسول الله صلے
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطي رواه الشيخان وغير ذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - واما الآثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض بما سن
به رسول الله صلے الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلے الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلے
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رائك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتأخر وما ارى التأخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمار بن عمير عن عبد الرحمن
ابن يزيد عن ابن مسعود رض اكثروا عليه
يوم - الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کر دیتا ہے اوس کو دین میں جز این نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں عمار سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رض سے کہ۔ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ۔ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلے الله عليه وسلم ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه وروى ابن ابی خيثمة من طريق الاعمش عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابی يزيد عن ابن عباس انه كان اجتهد رأيه وغير ذلك من الآثار التی رواها الامام ابن القيم فی كتابه الاعلام الموقعين ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق عليه علماء الاصول كما فی مسلم الثبوت وحصول المامول وغيرهما ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو واللغة وغير ذلك من علوم العربية وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة بقدر ما يتمكن به علے استخراج الاحكام من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون عالما باصول الفقه الذی هو عماد فسطاط الاجتهاد واساسه الذی تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن القيم فی الاعلام ان الرای ثلثة اقسام رای باطل بلا ريب ورای صحيح ورای هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة اشار اليه السلف فاستعملوا الرای الصحيح وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به وذموا الباطل ومنعوا من الفتيا ...

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم کیا ہو اوسکی بابت سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد کرے اپنی رای سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبد الرحمن سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبید اللہ بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی رای سے۔ اور اس کے سوا بہت سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسیکہ مسلم الثبوت اور حصول المامول وغیرہ میں ... مذکور ہے کہ وہ جاننے والا ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے اور پہچاننے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ رائے کی تین قسم ہیں۔ رائے باطل بلا شک. رائے صحیح بلا شک۔ اور وہ رائے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے رائے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر۔

اور برائی کی رائے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے اور رکھولا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس رار دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم اهله فالرای الباطل انواع احدها هو الرای المخالف للنص وثانيها هو الكلام فی الدين بالخرص والظن من غير النظر الى النصوص والاثار وثالثها هو الرأى بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع والضلال ورابعها الرای الذی احدثت به البدع وغيرت به السنن وخامسها هو الرای المذموم فی احكام شرائع الدين بالاستحسان والظنون والرای المحمود ايضا انواع الاول رای الصحابة الذين شاهدوا التنزيل وعرفوا التاويل وفهموا مقاصد الرسول فنسبة رايهم كنسبتهم الى صحبته صلى الله عليه وسلم والثانی هو الرای الذی يفسر النصوص ويبين وجه الدلالة منها ويقررها ويوضح محاسنها ويسهل طريق الاستنباط منها كما قال عبدان سمعت عبد الله بن المبارك يقول ليكن الذی تعتمد عليه الاثر وخذ من الرای ما يفسر لك الحديث ـ وهذا هو الفهم الذی يختص الله سبحانه به من يشاء من عباده والثالث الذی تواطأت عليه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم فان ما تواطؤا عليه من الرای لا يكون الا صوابا ـ والرابع هو الرای الذی يكون بعد طلب علم الواقعة من الكتاب والسنة وقضاء الخلفاء الراشدين بان لم يجد فيها

والے کی مذمت میں۔ پس رائے باطل کی چند قسمیں ہیں۔ اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی۔ دوسرے کلام کرنا دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھ نصوص اور آثار پر نظر کے بغیر تیسرے وہ رائے جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رائے کہ پیدا ہوں اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے اول رائے صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رائے جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے جیسا کہ کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوسپر اثر اور اختیار کر وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھ ہے کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے اور جسپر اتفاق اور تواتر ہو گا وہ رائے نہیں ہوگی مگر صواب چوتھی وہ رائے جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں ہے بایں طور کہ نہ پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائے سے اور دیکھے اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رایه ونظر الی اقرب ذلک من الکتاب والسنة واقضیة الصحابة فهذا هو الرائے الذی سوّغه الصحابة واستعملوه واقر بعضهم بعضا علیه - اقول ان الامام ابن القیم قد قسم الرای الی ثلثة اقسام کما اسلفناه من قوله فی صدر المسئلة من کتابه الاعلام ثم انه ساق الکلام فی تفاصیل القسمین الاولین وهو الرای الباطل بلا ریب والصحیح بلا ریب وفات منه الکلام فی القسم الثالث وهو الرای فی موضع الاشتباه وهو الرای الذی هو فی محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص والادلة بان یکون نص مقتضاه قول قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القیاس علیه وثم نص اٰخر قضیته خلاف هذا القول فاشتبه الامر فهذا هو الرائے الثالث - ثم بعد ذلک اقول ان ما قال به علی رضی الله تعالی عنه من قوله اوفهم اعطیه رجل مسلم فاراد به رضی الله تعالی عنه الرای علی مقتضی النص سواء کان من قسم الثانی او الثالث و اما ما روی عن علی رضی الله تعالی عنه ایضا بخلاف ذلک القول من قوله رضی الله عنه لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاه وقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح علی ظاهر خفیه رواه ابو داؤد وغیرہ

صحابہ نے اوس استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اوسپر بعض نے بعض کو۔

کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے رای کی تین قسموں کی طرف جیسیکہ اول بیان کر دیا ہم نے اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں، پھر اول دو نو قسموں کی تفصیل لکھی ہے اور وہ رائے باطل اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہو گیا کلام کرنا اوسنے قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص اور ادلہ کے تعارض کے وقت بایں طور کہ ہو ایک نص جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس نص سے استنباط کر کے یا اوسپر قیاس کر کے اور اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف ہو اس قول کے پس مشتبہ ہو گیا امر پس یہ ہے وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد **کہتا ہوں** میں کہ حضرت علیؓ نے جو یہ کہا ہے کہ اَوْ فَہْمٌ اُعْطِیَہٗ رَجُلٌ مُسْلِمٌ تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث سے۔

اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے اِس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اولے اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہو گئی نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد
النص علی وجه فی مسئلة فلا فهم ولا
رای بخلافه فانه باطل ولیس من
الدین بل الدین هو وجه النص فالرای
فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر
الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان
یمسح علی اسفله رای باطل لما بین وه
النص وکذا ما قاله الشیخ فی الاعلام
ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن
الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالة فقال
انی ساقول برائی فان یکن صوابا فمن
الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان
اراه ماخلا الوالد والولد **فان قیل**
کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من
قوله ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی
ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع
هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال
فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من
النار **فالجواب** ان الرای نوعان
احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل
هو خرص وتخمین فهذا الذی
اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله
تعالی عنهم والثانی رای مستند الی
استدلال واستنباط من النص وحده
او من نص اخر معه فهذا من الطف
فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھہ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا
پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے
زمین ہے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے جسکا مقتضی
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے
باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص۔
اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے
روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں
اپنی رائے سے۔ پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب
سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں
کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے **پس اگر** اعتراض کیا جاوے
کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھہ جو
ابوبکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور
کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی رائے سے
کچھہ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم مَن قالَ
فی القرآنِ الحدیث کے ساتھہ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن
کی اپنی رائے سے پس چاہیئے کہ بنالیں اپنا ٹھکانہ دوزخ کا
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک
تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ سے
پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابوبکر صدیق رض
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو
مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوتی ہو صریح حکم یا النص حکم
سے جسکے ساتھہ دوسری دلیل بلکہ صریح ہو پس یہ باریک
بینی ہے اولیس اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انها ما عدا الوالد والولد فان الله سبحانه ذكر الكلالة فی موضعين من القرآن ففی احد الموضعين ورث معها الاخ والاخت من الام ولا ريب ان هذه الكلالة ماعدا الوالد والولد والموضع الثانی ورث معها ولد الابوين اوالاب النصف والثلثين فاختلف الناس فی هذه الكلالة والصحيح فيها قول الصديق الذی لا قول سواه وهو الموافق للغة العرب كما قال الشاعر۔

شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن كلالة عن ابنی مناف عبد شمس وهاشم

ای انما ورثتموها عن الآباء والاجداد لا عن حواشی النسب وعلى هذا فلا يرث ولد الاب والابوين لا مع اب ولا مع جد كما لم يرثوا مع الابن ولا ابنه وانما ورثوا مع البنات لانهم عصبة فلهم ما فضل عن الفروض۔ انتهى ما قال ابن القيم فی كتابه الاعلام۔

راے ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس کے ساتھ ولد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور دوثلث کا پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔ نہیں ہے کوئی قول معتبر اوس کے سوا۔ اور وہی موافق ہے لغت عرب کے جیسےکہ کہا شاعر نے کہ شعر

وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آبا و اجداد سے نہ ذوائد نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسےکہ نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے ساتھ جز ایں نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹوں کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد ابن اسحق بن يسار عن الزهری محمد بن مسلم بن شهاب عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحق بن یسار نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

نقل کتاب صلح الحدیبیۃ

ابن الحکم قالا خرج رسول الله صلی الله
علیه وسلم عام الحدیبیة یرید زیارة
البیت لا یرید قتالا وساق معه الهدی
سبعین بدنة وکان الناس سبع مائة
رجل- فکانت کل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلی الله علیه
وسلم حتی اذا کان بعسفان لقیه
بشیر بن سفیان الکعبی فقال یارسول
الله هذه قریش قد سمعت بمسیرك
فخرجت معها العوذ المطافیل قد لبسوا
جلود النمر یعاهدون الله ان لا تدخلها
علیهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الولید
فی خیلهم قد قدموا الی کراع الغمیم
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یا ویح قریش لقد اکلتهم الحرب ماذا
علیهم لو خلوا بینی وبین سائر الناس
فان اصابونی کان الذی ارادوا وان
اظهرنی الله علیهم دخلوا فی الاسلام
وهم وافرون وان لم یفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قریش والله انی
لا ازال اجاهد لهم علی الذی بعثنی الله
له حتی یظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلکوا ذات الیمین بین
ظهرا لحمض علی طریق تخرجه علی
ثنیة المرار والحدیبیة من اسفل
مکة قال فسلك بالجیش تلك الطریق
فلما رأت خیل قریش قترة الجیش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادہ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تھا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی۔ اپنے ہمراہ سب چھوٹے
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ پوستین چیتوں کی کھالوں کی
(یعنی چلتہ) پہنے ہوئے ہیں قسم کھائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر۔ لڑائی نے اونکو کھالیا کاش اگر قریش مجھے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجھپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کدھر خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بھیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت ہی تنہا باقی رہے۔ پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمض کی پشت
کیجانب کو سیدھی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم فنكسوا راجعين الى
قريش فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا سلك ثنية المرار بركت
ناقته فقال الناس خلأت فقال صلى
الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخلق
ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله
لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني
فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال
للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله وما
بالوادي من ماء ينزل عليه الناس
فاخرج صلى الله عليه وسلم سهما من
كنانته واعطاه رجلاً من اصحابه فنزل
في قليب من تلك القلب فغرزه فيه
فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس
عنه بعطن فلما اطمان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء
في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله
لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش
فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على
محمد وان محمد لم يات لقتال انما
جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم
قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت
خزاعة في عيبة رسول الله صلى الله عليه
وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على
رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كان
بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا
والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ
جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں
نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے
قسم بخدا انہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر اہم جس سے کہ
مقصود انکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں
سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس
وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی
ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے
اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے
بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب
ہوگئے۔ جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء
خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے انسے
بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا۔ پس لوٹ گئے
وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی
کر رہے ہو محمدؐ پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں
بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے
کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان
اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد
جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے
تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب
بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہو سکیں گے مکہ میں ہم پر زبردستی
تاکہ آئندہ عرب اس کی بابت باتیں بنائیں۔
پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف کو جو بنی عامر
میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر
رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے
جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تحدثت بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راٰه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بنحو مِمّا
كلّم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكنانی
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راٰه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى فی وجهه
فبعثوا الهدى فلما راى الهدى يسيل
عليه من عرض الوادی فی قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظامًا لما راٰى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صدّه الهدى
فی قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابی لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفی فقال يا معشر قريش
انی قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والدٌ وانی ولدٌ
وقد سمعتم بالذی نابكم فجمعت من
اطاعنی من قومی ثم جئت حتی اٰسيتكم

بھی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تھا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں پھر بھیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تھا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکھا کہ قلائد کی تانتیں اونھوں
نے بھوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ رسول اللہ
کی خدمت میں بھی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اوپر
اثر کیا حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکھی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے۔ یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی تانتیں بہت روز ٹھہرنے
کی وجہ سے بھوک میں اونھوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجھتا پھر عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجنے کا ارادہ کیا۔ عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکھ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بھیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتھ شریک کیا اور اپنی جان ایکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجھپر ہمکو بدگمانی

بنفسہ قالوا صدقت ما انت عندنا بمتہم
فخرج حتی اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فجلس بین یدیہ فقال یا محمد
جمعت اوباش الناس ثم جئتہم لبیضتك
لتفضہا انہا قریش معہا العوذ المطافیل
قد لبسوا جلود النمور یعاہدون
اللہ ان لا تدخل علیہم عنوۃ ابدا وایم
اللہ لکانی بھؤلاء قد انکشفوا عنك غدا
قال وابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ
خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قائم فقال امصص بظر اللات انحن
ننکشف عنہ قال من ھذا یا محمد قال
ھذا ابن ابی قحافۃ قال اما واللہ لولا ید
کانت لك عندی لکافأتك بھا ولکن
ھذہ بھا ثم تناول لحیۃ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم والمغیرۃ بن شعبۃ
واقف علی راس رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فی الحدید جعل یقرع یدہ
قال امسك یدك عن لحیۃ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قبل واللہ لا تصل
قال ویحك ما افظك واغلظك قال
فتبسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال من ھذا یا محمد قال ھذا ابن
اخیك المغیرۃ بن شعبۃ قال اغدر
ھل غسلت سوءتك الا بالامس قال
فکلمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بمثل ما کلم بہ اصحابہ فاخبرہ انہ لم یات

نہیں ہوگی پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور
آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند
اوباش جمع کرلیے اور پھر اونکو لائے ہو کہ اپنی نسل کو
ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں
اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھہ چیتوں کی پوستینیں پہنے
ہوئے ہیں اور قسم کھاکر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی
مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ
رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علحدہ ہوجاوینگے تم سے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر
کہا کہ کیا ہم علحدہ ہوجاویں گے آپ سے کہا عروہ نے
اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے
بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا
خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ
ہے پس ہاتھہ لگایا آپ کے ریش مبارک کے۔
مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے
تھے وہ عروہ کے ہاتھہ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علحدہ
کر اپنا ہاتھہ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچے
میں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان
ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ
کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔
عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا
کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عروہ کے ساتھہ جیسے پچھلے قاصدوں کے
ساتھہ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ
سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے
تھے اون برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپکے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به أصحابه لا يتوضأ وضوءا إلا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا إلا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شيء إلا أخذوه فرجع إلى
قريش فقال يا معشر قريش إني جئت كسرى
في ملكه وجئت قيصر والنجاشي في ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد في أصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشيء
أبدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن أمية إلى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وأرادوا قتل خراش فمنعهم
الأحابيش حتى أتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضي الله عنه
ليبعثه إلى مكة فقال يا رسول الله
إني أخاف قريشا على نفسي وليس بها من
بني عدي أحد يمنعني وقد عرفت قريش
عداوتي إياها وغلظتي عليها۔ ولكن
أدلك على رجل هو أعز مني عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه إلى قريش يخبرهم أنه
لم يأت للحرب وأنه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
أتى مكة ولقيه أبان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه وردف

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرے کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی پادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کر دیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ تو انہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ سے
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھ سے زائد اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى اباسفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ما كنت لافعل حتى يطوف به رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلى الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثني الزهري ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو احد بني عامر بن لوئ
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون في
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تتحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبي
صلى الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم تكلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابابكر وقال يا ابابكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين اوليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطي الذلة
في ديننا فقال ابوبكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فاني اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد ثم اتى رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول اللہ
نے فرمایا تھا اونسے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے کہ قریش نے بھیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تھا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بھیجا۔ جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تھا کہ حضرت عمر اچھل پڑے اور ابوبکرؓ کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جواب دیا کہ ہاں تو کہا کہ پھر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله او لسنا بالمسلمین
او لیسوا بالمشرکین قال بلیٰ قال فعلام
نعطے الذلة فی دیننا قال انا عبد الله و
رسوله لن اخالف امرہ ولن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم واتصدق
واصلی واعتق من الذی صنعت مخافة
کلامی الذی تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علی
بن ابی طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا ولکن اکتب باسمك اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلے
الله علیه وسلم اکتب باسمك اللهم۔
فکُتب الصحیفة نسخته هکذا۔
باسمك اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
بن عبد الله وسهیل بن عمرو اصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیه الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلے الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه ردہ علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلے الله
علیه وسلم لم یردوہ علیه وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان یدخل فی
عقد محمد وعهدہ دخل فیه ومن
احب ان یدخل فی عقد قریش وعهدهم
دخل فیه وانك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اللہ کا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کر سکتا ہوں اُسکے
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑھتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللہم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللہم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کی ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اوسمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کی ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کی تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجائے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے بیچ محمد اور اون کے عہد
(پناہ) میں تو داخل ہو سکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو بیچ قریش اور اونکے عہد (پناہ) میں تو داخل

فلا تدخل علینا مکة وانه اذا کان عام قابل
خرجنا عنك فدخلتها باصحابك فاقمت فیهم
ثلاثا معك سلاح الراکب لا تدخلها
بغیر السیوف فی القراب ـ
واخرجه ابن هشام بروایة ابن اسحق
عن الزهری باختلاف یسیر عن هذا ـ

ذکر الاختلافات والروایات والالفاظ التی وردت فی تحریر هذا الصلح ووجوه الروایات فیه ـ

اقول روی البخاری فی باب ـ کیف
یکتب هذا ما صالح فلان بن فلان ـ من
کتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ
السیوف فی القراب لا یدخلوها الا بجلبان
السلاح ـ وان کان ما قصدهما واحد ثم
ما رواه البخاری فی هذا الباب من حدیث
براء ایضا وفیه زیادة الفاظ لم یروها فی
روایات اخری وهی ـ ان لا یخرج من اهلها
باحد ان اراد ان یتبعه ولا یمنع احدا من
اصحابه ان اراد ان یقیم بها ـ
ثم انه ورد الاختلاف فی الکاتب انه من
کتب الصحیفة علی قولین الاول انه کتبه
علی بن ابی طالب وهو الاصح رواه اسحق
ابن راهویه فی مسنده والحاکم فی مستدرکه
من کتاب قتال اهل البغی فی روایة ابن
عباس وکذا رواه الشیخان فالبخاری فی
کتاب الصلح وغیره والمسلم فی صلح الحدیبیة
فی حدیث براء بن عازب وکذا رواه عمرو بن

ہو سکتا ہے اوسمیں ـ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے
اس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال
آیندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ
اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین
دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوا کے نہیں داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوائے
اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں ـ اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام
نے ابن اسحق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے
تھوڑے سے فرق کے ساتھ ـ ذکر اختلافات اور روایات
اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور مع بیان روایات ـ
کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح
باب کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان ـ میں حضرت براء
بن عازب سے روایت کرکے اور اوسمیں بجائے السیوف
فی القراب کے یہ لفظ ہیں کہ لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح
اگرچہ مقصود وہی ہے بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث
براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں
جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں
ان لا یخرج الخ یعنی نہ بیجاویں رسول اللہ مکہ والوں میں سے
کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اوسکے کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں
اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہرجانے سے اگر کوئی ٹھہرنا
چاہے ـ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے کہ کس نے
یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں ـ قول اول یہ کہ کاتب اس
صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا
ہے اسکو اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے
مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباسؓ
اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے
کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث
براء بن عازب ـ اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

الاختلاف فی کتابۃ التسمیۃ فی هذا الکتاب

شیبۃ۔ والقول الثانی ان الکاتب کان محمد ابن مسلمۃ رواہ ایضا عمر بن شیبۃ من طریق عمرو بن سهیل (وسهیل هذا هو سهیل بن عمرو الذی تم الصلح علی لسانہ) ویمکن التوفیق بین القولین ان اصل العهد کتبہ علی رضی اللہ عنہ کما رواہ الشیخان وغیرہ ثم ان محمد بن مسلمۃ بیّضہ ثانیا ونقلہ۔ کذا اجمعہ الحافظ فی الفتح۔ ثم وقع الاختلاف فی کتابۃ التسمیۃ فالبخاری وابن هشام والامام احمد وغیرہ رووا فی روایاتهم انہ کتب فیہ باسمک اللهم کما هو المروی فی البخاری من کتاب الشروط فی باب الشروط فی الجهاد والمصالحۃ مع اهل الحرب وقال فیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للکاتب اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال سهیل اما الرحمن فواللہ ما ادری ما هی ولکن اکتب باسمک اللهم کما کنت تکتب فقال المسلمون واللہ لا نکتبها الا بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب باسمک اللهم۔ واما ابن جریر فروی هذا عن سلمۃ بن الاکوع فی حدیثہ الطویل وفیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولما کان سیاق هذا الکتاب من هذہ الروایۃ یخالف ما رویناہ سابقا اردنا ان نوردہ علی وجهها فنسختہ هکذا۔

عمر بن شیبہ نے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں قولوں میں جمع اسطرح کیا جاسکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں۔ دوسرا اختلاف بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا بِاسْمِکَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب الشُرُوطِ فِی الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَۃِ مَعَ اَہْلِ الْحَرْبِ میں اور کہا ہے اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمن پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو بِاسْمِکَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھہ بِاسْمِکَ اللّٰهُمَّ لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی اون سے اس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہو اور

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا ما صالح
علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
قریشا صالحهم علی ان لا اهلال ولا
امتلال وعلی انه من قدم مكة من اصحاب
محمد صلی الله علیه وسلم حاجا او معتمرا
او یبتغی من فضل الله فهو آمن علی دمه
وماله ومن قدم المدینة من قریش عجتازا
الی مصر او الی الشام یبتغی من فضل الله
فهو آمن علی دمه وماله وعلی انه من
جاء محمدا صلی الله علیه وسلم من قریش
فهو الیهم رد ومن جاءهم من اصحاب محمد
صلی الله علیه وسلم فهو لهم وعلی ان یعتمر
فی عام قابل فی هذا الشهر لا یدخل علینا
بخیل ولا سلاح الا ما یحمل المسافر فی قرابه
تیوی فینا ثلث لیال وعلی ان هذا الهدی
حیثما حبسناه محله لا یقدمه علینا -

نہ کوئی رنج کی بات ہو اور اِس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے
یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف
ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے
مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت)
پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے)
اِس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش
میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص
کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس
نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں
سال آیندہ کے اسی مہینہ میں (درانحالیکہ) نہ داخل ہوں
ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے
ساتھ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں۔ ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور
(صلح کی ہے) اِس بات پر کہ یہ قربانی اِسی جگہ ہو جائے جہاں ہم
نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑھائی جاوے -

واخرجه ابن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا
فقال بعد ما ذکر القصة بطوله - فبعثوا سهیل
ابن عمرو فی عدة من رجالهم فصالحوه علی
ذلك وکتبوا بینهم -
هذا ما صالح علیه محمد بن عبد الله وسهیل بن
عمرو واصطلحا علی وضع الحرب عشر سنین
یامن فیها الناس ویکف بعضهم عن بعض
علی انه لا اسلال ولا اغلال وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه من احب ان یدخل
فی عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان
یدخل فی عهد قریش فعل وانه من (بقیہ صفحہ ۱۸۱)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر
میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے۔ پس بھیجا اونہوں نے
سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کر لی آپسے
اِس عہدنامہ پر اور لکھا آپسمیں کہ
یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور
سہیل بن عمرو نے۔ صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس
برس کہ بیخوف رہیں اونمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے
اِس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے
درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ
داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست
رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے۔ (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۱۸۱)

غرائب الالفاظ التي وردت في هذه الروايات

اون لغات کی شرح جو اس روایت میں آئی ہیں

بدنة ۔ تقع علی الجمل والناقة والبقرة

اتى محمد منهم بغير اذن وليه رده اليه و
انه من اتى قريشا من اصحاب محمد لم يردوه
وان محمدا يرجع عنا عامه هذا باصحابه ويدخل
علينا قابلا في اصحابه فيقيم بها ثلاثا لا يدخل
علينا بسلاح الا سلاح المسافر السيوف في
القرب شهد ابو بكر بن ابي قحافة وعمر بن
الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن
وقاص وعثمان بن عفان وابو عبيدة بن
الجراح ومحمد بن مسلمة وحويطب بن
عبد العزى ومكرز بن حفص بن الاخيف
وكتب علي صدر هذا الكتاب ثم ان ابن
سعد زاد في خاتمة الكتاب ما لم يروه
غيره فقال اخبرنا سليمان بن حرب
قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب
عن عكرمة قال لما كتب النبي صلى
الله عليه وسلم الكتاب الذي بينه و
بين اهل مكة يوم الحديبية قال
اكتبوا بسم الله الرحمن الرحيم
قالوا اما الله فنعرفه واما الرحمن
الرحيم فلا نعرفه قال فكتبوا
باسمك اللهم قال وكتب رسول الله
في اسفل الكتاب ۔ لنا عليكم مثل الذي
لكم علينا ۔

بدنہ اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے
اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو
چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ
اوسکو واپس نہیں دینگے اور اس بات پر کہ محمدؐ اس سال اپنے
اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے
آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر
مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابو بکر
بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور
سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدۃ بن الجراح
اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص
بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علی نے شروع اس فرمان
کا پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمۂ فرمان میں جو نہیں
روایت کیا اس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
ایوب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے
وہ تحریر جو درمیان آپکے اور درمیان اہل مکہ کے قرار
پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور
رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونہوں نے
باسمک اللہم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تمہارے عہد میں ہے اسی طرح
تمہارے ہمپر ۱۲

وبالابل الشبه لعظمها۔ **قوله العوذ**
المطافيل۔ يريد النساء والصبيان
اصله جمع عائذ وهي الناقة اذا حملت
بعد ما وضعت اياما حتى يقوى ولدها
وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل
قد احشرت وساقت اموالها معها والمطافيل
والمطافل۔ جمع المطفل الناقة القريبة العهد
بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهي مطفلة
ومطفل والمراد ان جاؤا باجمعهم كبارهم
وصغارهم۔ **قوله او تنفرد هذه**
السالفة۔ قال في مجمع البحار جاء في
رواية۔ لا قاتلهم حتى تنفرد سالفتي
اي اموت والسالفة صفحة العنق كنى
بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد
عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى
يفرق بين راسي وجسدي۔ **قوله**
قترة الجيش۔ قترة محركة غبرة
الجيش۔ **قوله خلأت** اي حزنت
وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران
للدابة۔ **قوله كنانة** هي قربة يكون فيها
انشاب۔ **قوله قليب**۔ بئر قلب ترابها
قبل الطي۔ **قوله فغرزه**۔ الغرز هو
النخس كذا في القاموس۔ **قوله و**
كانت خزاعة في عيبة رسول
الله۔ العيبة وعاء يجعل فيه افضل
الثياب اي سر مكتوم بينهم۔ **قوله**
آسيتكم۔ يقال اسي الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے
ہونے کے۔ **قوله العوذ المطافيل**۔ مراد اس سے عورتیں
اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد
بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہوجاوے اوسکا بچہ۔
اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد
یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے
ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع
ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے
بولا جاتا ہے اطفلت فہی مطفلۃ ومطفل۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ آگئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے
قوله او تنفرد هذه السالفة کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے
ایک روایت میں کہ لاقاتلہم حتی تنفرد سالفتی۔ یعنی لڑونگا
اونسے یہانتک کہ مرجاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے
ہیں۔ کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ
سے کہ وہ نہیں علیحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ
اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے
میرے سر اور میرے جسم میں **قوله** قترة الجيش۔ قترة
محرکۃ۔ لشکر کا غبار **قوله** خلأت یعنی تھک گئی۔ خلا اونٹنیوں
کے لیے آتا ہے جیسے کہ الحاح اونٹ کے لیے اور حران
دابہ کے لیے **قوله** کنانہ۔ ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔
قوله قلیب۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجائے کھدنے
سے اول۔ **قوله** فغرزه۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں
اسیطرح ہے قاموس میں **قوله** وكانت خزاعة في عيبة
رسول اللہ۔ وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے
رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ آپس کا **قوله** آسیتکم
بولا جاتا ہے اسی الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی
خیر خواہی کی میں نے تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

اى اصلحت امركم بنفسے۔ قوله
امصص بظر اللات۔ البظر بفتح
موحدة الهنة اللتى تقطعها الخافضة من
فرج المرأة عند الختان۔ قوله الزم
غرزه۔ اى امسكه واتبع قوله و
فعله كمن يمسك بركاب راكب ويسير
بسيره وجواب الصديق وفق الرسول
صلے الله عليه وسلم من دلائل فضله و
رسوخه وشدة اطلاعه علے معانی
امور الدين۔ قوله بيننا وبينهم
عيبة مكفوفة۔ اى بينهم صدر
نقى من الغل والخداع مطوى علے الوفاء
بالصلح والمكفوفة المشرجة المشدودة
وقيل ان بينهم موادعة ومكافة عن الحرب
يجريان مجرى المودة التى تكون بين
المتصافين الذين يثق بعضهم الى بعض
والمعنے انه صالح اهل مكة علے وضع
الحرب عشر سنين و معنے عيبة مكفوفة
علے ان يكون ماسلف منا فى عيبة
مكفوفة اى مشدودة لا يظهر واحد
منا ولا يذكره۔ قوله ولا اسلال
الاسلال هو السرقة الخفية يقال
سل البعير وغيره فى جوف الليل اذا
انتزعه من بين الابل وهى السلة واسل
اى صار ذا سلة اذا اعان غيره عليه
ويقال الاسلال الغارة الظاهرة وقيل
هو من سل السيوف۔ قوله لا اغلال

قوله امصص بظر اللات۔ البظر بفتح بار موحدہ۔ وہ ٹکڑا
گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت
سے ختنہ کے وقت قوله الزم غرزہ یعنی مضبوط تھام
اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے
فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار
کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق
کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت
اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر
زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی قوله بيننا وبينهم عيبة
مكفوفة یعنی اونکا دل صاف ہے مکر وفریب سے
شامل ہے وفا اور صلح پر۔ اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ
بندھا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں موادعت
ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت
کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے
جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ انہوں
نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس
برس اور معنی عيبة مكفوفة کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے
اول وہ بیچ گٹھری بندی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کیے
اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا قوله ولا اسلال۔
اسلال۔ پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعير فی
جوف اللیل۔ جبکہ لیجائے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان
سے اور بولا جاتا وہی السلة واسل یعنی ہو گیا صاحب
سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر۔ اور کہا
گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں۔ لوٹنا ظاہر۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے
قوله لا اغلال۔ خیانت۔ اور بعض نے کہا ہے کہ
پہننا زرہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا۔ قوله مجتازا۔ من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔ قولہ مجتازا۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدي وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روي عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدي مطلقا سواء كان هدي التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدي التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروي في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه و يؤيده ما روي عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائۃ فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمائے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابوحنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں (یعنی ہدی واجب ہیں) اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابوداؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونکی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن التيمية فی المنتقى انه
متفق عليه وهذا وهم منه فانه لم يخرجه
البخاری فی صحيحه - قال الزيلعي وفی لفظ
مسلم عن زهير بن ابی الزبير عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلين بالحج
فامرنا ان نشترك فی الابل والبقر كل
سبعة منا فی بدنة اخرجه مسلم والنسائی
فی الحج والباقون فی الضحايا واخرج ابوداود
فی الاضحية والنسائی فی الحج عن قيس عن
عطاء عن جابر ان النبی صلى الله عليه وسلم
قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرج الدارقطنی فی سننه عن مجالد عن
الشعبی عن جابر مرفوعا نحوه سواء -
واخرج الطبرانی فی معجمه عن حفص بن
جميع عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
يشكل عن هذا القول فی منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذی والنسائی
واحمد فی مسنده وابن حبان فی صحيحه عن
علباء بن احمد عن عكرمة عن ابن عباس
قال كنا مع النبی صلى الله عليه وسلم فی سفر
فحضر الاضحى فاشتركنا فی البقرة سبعة و
فی الجزور عشرة وقال الترمذی هذا
حديث حسن غريب قال البيهقی فی المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض کہتا ہوں میں کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اونکو وہم ہوا ہے
اس وجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہ ہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطا سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض - اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر سے مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص ابن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور اعتراض ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علباء بن احمد سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے
ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی عید ضحیٰ کی پس شریک ہو گئے ہم
گائے بیل میں سات اور اونٹ میں دس - اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهم مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روى من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدى سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر وسفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم و
كلهم شهدوا الحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من راى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدى كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدى وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن ذافر عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب. کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے اونکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات اصح ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض. کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے
عوض ایک بیل۔ اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے ان لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کی ہے حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں۔ اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن ذافر وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباسؓ قال کنا مع رسول الله فی سفر فحضرنا النحر فاشترکنا فی البقرة عن سبعة و فی الجزور عن عشرة انتہی ما قاله الزیلعی ومن العلماء من فصل فی المسئلة وقال ان الاضحیة تجزئ البعیر فیها عن عشرة واما الهدی فتجزئ فیها عن سبعة کالبقرة وحملوا احادیث العشرة فی الجزور علی الاضحیة وهذا القول قد اختاره الشوکانی فی النیل

اقول ویرده حدیث الکتاب وما رویناه من حدیث جابر نحرنا یوم الحدیبیة الخ فهذا صریح فی انه کان هدیا ولم تکن اضحیة واما روایة العشرة فقد سبق ان روایة السبعة اصح منه فالحق فی هذه المسئلة مذهب الجمهور۔ **قوله قد رأیت ما لا یحل لہ** - یدل علی ان تعظیم شعائر الله کان معروفا فی الجاهلیة وفیه اشعار بان ابدال الهدی منهی عنه فان فی الابدال سدا ایضا وقد روی عن ابن عمر قال اهدی عمر نجیبا فاعطی بها ثلثمائة دینار فاتی النبی صلعم قال یا رسول الله انی اهدیت نجیبا فاعطیت بها ثلثمائة دینار فابیعها واشتری بثمنها بدنا قال لا انحرها ایاها رواه احمد وابو داؤد وابن حبان وابن خزیمة فی صحیحهما والبخاری فی تاریخه۔

قول عثمانؓ ما کنت لافعل - هذا یدل علی عدم وجوب طواف القدوم واختلف العلماء فی وجوبه فذهب مالک وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آ گیا یوم قربانی پس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں دس ختم ہوا کلام زیلعی کا۔ اور بعض علماء نے تفصیل کی اس مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے دس کے عوض لیکن ہدی پس کافی ہوتا ہے اوسمیں سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس فن مالکی اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابر کی کہ ذبح کیے ہم نے یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت اصح ہے اس سے۔ پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور کا ہی **قولہ قد رأیت ما لا یحل لہ** ۔ دلالت کرتا ہی یہ قول اس بات پر کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اسمیں اشارہ ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اس وجہ سے کہ بدلنے میں بھی سد ہے۔ اور روایت کیگئی ہی ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں کیا اوسکو بیچ دوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر۔ روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور ابو داؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں۔

قول عثمان ما کنت لافعل ۔ یہ قول دلالت کرتا ہی عدم وجوب طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکے وجوب میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انه فرض لقوله تعالی فَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ و قال ابوحنیفه هو سنته و قال الشافعی هو کتحیة المسجد۔ **قوله صلعم اکتب باسمك اللهم**۔ فیه دلیل علی انه یجوز للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن فی الخلاف جرح شرعی و لم یکن هذا من اهم الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا لمعنی المشروع و یؤید ما روی عن عائشة قالت سألت النبی صلعم من الجدار امن البیت هو قال نعم قلت فما بالهم لم یدخلوه فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك لید خلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدار فی البیت وان الصق بابه بالارض وفی روایة لولا حداثة قومك بالکفر لنقضت البیت ثم بنیته علی اساس ابراهیم۔ فان رسول الله صلعم ارتکب ایسر الامرین دفعا لاکبرهما فان قصور البیت ایسر من افتتان بین المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عز و جل فلیطوفوا کے یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ وہ سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے ہے مستحب نفل **قولہ صلعم اکتب باسمک اللھم** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہو اور یہ امر بھی امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہو اور نیز جو امر کہ اس کے عوض اختیار کیا جاوے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ پوچھا مینے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں ہے آپنے فرمایا ہاں کہا مینے کہ پھر اونکو کیا ہو گیا ہے جو وہ اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مالدار نہیں ہے کہا مینے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جبکو چاہیں داخل کریں اور جبکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جاوینگے اونکے دل اگر داخل کرونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادوں میں اوسکے دروازہ کو زمین سے۔ اور ایک روایت میں ہے اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو امر و نمیں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع نہو جائے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہے مسلمانوں میں فتنہ پڑجانے سے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

کتاب الی صیفی بن عامر

قال الحافظ ذکر ابو عمر مختصرا واخرج ابن السکن من طریق عبید الله بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

عمر بن حبان العبدی قال حضرت عمرو
محمد او الصلت بن کریب العبدیین قال
فجاؤا بکتاب ووضعوه علی ید ثمامۃ بن
خلیفۃ وکانوا اتشاقوا فیہ فقالوا ان جدنا
دفع الینا ھذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن
عامر دفعہ الیہ وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کتبہ لہ فاذا فیہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من
محمد رسول اللہ لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبۃ
بن عامر من اسلم منہم واقام الصلوۃ ولی
الزکوۃ واعطی خمس المغنم وسہم النبی
والصیفی فھو امن بامان اللہ۔ ذکرہ
بھذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابۃ

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب
کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے
وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا
کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونہوں نے
کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تہا اور خبردی تہی کہ وہ اونکو
صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لکھا تہا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تہا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے
صیفی بن عامر کو سردار بنایا اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے
بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور دے
خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ
صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو
اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم للضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرج الامام احمد والترمذی بسندھما
عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیۃ
للعاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجھا
حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی
وکان استعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی الاعراب ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کتب الیّ ان
اورث امرأۃ الضبابی من دیۃ زوجھا۔
فرجع عمر عن قولہ وقال الترمذی ھذا
حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا
عند اھل العلم۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے
کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت
ورثہ پر تقسیم کیجاوے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں
وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک
کہ خبردی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ
نے اونکو عامل بنایا تہا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے
مجھے لکھا تھا کہ ورثہ دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے
خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے
قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود الطائى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا كتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طى ما اسلموا عليه من بلادهم ومياههم ما اقاموا الصلوة و آتوا الزكوة وفارقوا المشركين وكتبه المغيرة ذكره الحافظ وابن الاثير قالا رواه سعيد القرشى من طريق عبد الملك بن ابى بكر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عمرو قال كتب النبى صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود كتابا فذكر وقال ابن الاثير اخرجه ابوموسى +

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی (ان کے امراد پانی سے چشمہ. نہریں. چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا ان دونوں نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے

مکتوب کتاب لعامر بن اسود

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم خطابا لعامة المؤمنين

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثير روى عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأيت مع رسول الله كتابا فيه۔

من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتى تنيع ولا السهم حتى يخمس ولا توطؤ الحبالى حتى يضعن۔ قال كذا ذكره ابن قانع -

قوله ولا السهم - هذا ما اشتمله حديث حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله ياتينى الرجل فيسألنى عن البيع ليس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی مینے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تہا کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جب تک کہ خمس نہ لیا جائے اور مت جماع کرو عورتوں سے جبتک کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ہے ابن قانع نے

قوله ولا السهم - یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا مینے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھ سے اوس چیز کے

کتاب الی عامة المومنین

عندی ما ابیعہ منہ ثم ابتاعہ من السوق فقال لا تبع ما لیس عندک رواہ اصحاب الصحیح قال البغوی النہی فی ہذا الحدیث عن بیوع الاعیان التی لا یملکہا وظاہر النہی تحریم ما لم یکن فی ملک الانسان ولا داخلاً تحت مقدرتہ فکذلک بیع السہم قبل التخمیس وروی ایضاً عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یباع سہم حتے یعلم رواہ الحاکم فی الکنے

فروخت کرونگا جو میرے پاس نہیں ہے پھر خرید لیتا ہوں میں اوسکو بازار سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے۔ کہا البغوی نے کہ نہی ہے اس حدیث میں اون چیزونکے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے اور ظاہر نہی سے حرمت ہے بیع اوس چیز کی جو کہ نہو اوس شخص کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو۔ پس اسیطرح ہے فروخت کرنا اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جائے حصہ یہانتک کہ معلوم ہوجاوے (یعنی معین اور مشخص ہوجاوے) روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں

قولہ ولا تطؤا الحبالی ۔ وہذا ما اشتملہ حدیث رویفع بن ثابت مرفوعاً من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یسقے ماءہ ولد غیرہ رواہ الترمذی وروی ایضاً عن عرباض بن ساریۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم حرم وطی السبایا حتے یضعن ما فی بطونہن رواہ احمد والترمذی وزاد فی روایۃ ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

قولہ ولا تطؤا الحبالی اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابتؓ کی جو مرفوع ہے کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن میں چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی (مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباضؓ بن ساریہ سے بہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کردیا تھا قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہوجاویں وہ اپنے حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ اور نہ جماع کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہوجائیں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعبد يغوث بن وعلة الحارثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضے لم اراہ فی غیرہ انہ قال ابو سعد وکتب النبے صلے اللہ علیہ وسلم لعبد یغوث بن وعلۃ الحارثی ۔ ان لہ ما اسلم علیہا من ارضہا واشاہا یعنی نخلہا ما اقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ واعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر ولمن تبعہ من قومہ وکتبہ الارقم بن ابی ارقم المخزومی

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا مینے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں کہ کہا ابو سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیزیں ہیں جنپر وہ اسلام لایا اوسکی زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑہے اور زکوۃ دے اور دے لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اونکے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعباد بن الاشيب العنزي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرج ابن مندة من طريق مطرف بن ابي الحسين بن المصادق بن امية العنزي عن ابيه عن جده عن عبادة ابن الاشيب قال خرجت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت فكتب لي كتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحيم من محمد نبي الله لعبادة ابن الاشيب العنزي اني امرتك على قومك ممن جرى عليه عمالي وعمل بني ابيك فمن قرئ عليه كتابي هذا فلم يطع فليس له من الله معون ۔ قال واخرجه الاسماعيلي في معجم الصحابة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابونعيم	کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اونکے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے تحقیق میں نے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے جاتے تھے پس جس شخص کو سنایا جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت نکرے تو نہیں ہے اوسکے لیے خدا کی جانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اوسکی تخریج کی ہے اسماعیلی نے معجم الصحابہ میں اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزي - بسكون النون والزاء المعجمة نسبة الى عنز بن وائل بن قاسط بن هنب ابن افصى - وعنز ابو بكر بن وائل - **قوله ممن جرى** - بيان القوم يعني جعلتك اميرا على قومك الذي ارسلت عليهم عمالي و ارسلت عليهم عمال بني ابيك من قبل - **قوله فمن قرئ** - هذا يدل على ان كتاب الاعمال صعدا ... يبلغ المكتاب ان ... كتب اليهم ... المطيع من	**العنزی** بسکون نون اور زا معجمہ نسبت ہی عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی کیطرف۔ اور عنز ابوبکر بن وائل کی طرف۔ **قولہ من جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا میں نے تجھکو امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا میں نے اپنے عاملوں کو اور بھیجے جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا سے عامل اس سے پہلے **قولہ من قرئ**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنائے تاکہ فرق معلوم ہو جائے مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قرأة الکتاب علیہم فلا یعد من العصاة فانہ صلی اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعۃ علی قرأة الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جاویگا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہے قرأۃ تحریر پر

کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبداللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عکیم کو

اخرج ابوداؤد والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابوداؤد قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن عبداللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض جہینۃ ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشیء اھاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبداللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضہا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واخرجہ الثلاثۃ اعنی ابن مندۃ وابونعیم وابن عبدالبر

تخریج کی ہے ابوداؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور تانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبداللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض طریقوں میں ہے کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبدالبر نے۔

غرائب ما فی ہذا الکتاب والمسئلۃ المستنبطۃ منہا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اھاب ھو الجلد وقیل قبل الدباغ **عصب**۔ بفتح العین المہملۃ ھو اطناب مفاصل الحیوان وھو شیء مدور۔ **اعلم ان الاستمتاع** من اھاب المیتۃ وعصبہا علی وجہین اما بالاکل و بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فھو حرام لا اختلاف فیہ عند الائمۃ وقد

اھاب۔ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی **عصب** بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند اور وہ گول ہوتے ہیں۔ (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں) **جان** تو کہ نفع لینا مردار کی کھال و اُس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے [illegible] کا استعمال۔ اول تو حرام ہے [illegible] ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد في الصحيح من حديث ابن عباس
انما حرم من الميتة اكلها واما الثاني فاختلفت
الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر
بالدباغ جميع جلود الميتة مطلقا الا الكلب
والخنزير وهو مذهب الشافعي و مالك
والاوزاعي وابي حنيفة والظاهرية و
سائر الائمة وعلي بن ابي طالب وابن مسعود
واستدلوا بحديث ابن عباس رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذي والثاني انه
لا يطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروي
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروايتين عن احمد واحدى الروايتين
عن مالك واستدلوا بحديث الكتاب وحديث
عبد الله بن عكيم قال كتب الينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين ان
لا تنتفعوا من الميتة اهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه يطهر بالدباغ
جلد ماكول اللحم وهو قول ابن المبارك
وابي ثور واسحق بن راهويه وقالوا ان
الدباغ يشبه بالزكوة فيما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم في جلود الميتة دباغها
زكوتها والزكوة تعمل في الماكول فكذا
الدباغ والرابع يطهر بالدباغ جميع جلود
الميتة الا الخنزير وهو قول من رأى ان
الكلب ليس بنجس العين فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہیں
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا اونہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا
زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة و بنتجوا بما قدم فی الاول وانما الخلاف
فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس
یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه
فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی
الیابسات وهو قول عن مالك وهذا
التفصیل بین المائع والیابس قالد لیل
علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب
والخنزیر وهو مذهب داؤد وعن ابی یوسف
مروی ایضا واستدلوا بعموم قول صلی الله
علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع
انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود
المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض
اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة
باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے
اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی
حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا
مسئلہ صید سے کیا ہے۔ اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی
ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نہ نفع
لیا جائے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے
خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ
تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور
اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور
بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے
ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجائے وہ پاک
ہو جاتی ہے اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے
اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور
استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة
قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه
کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم
بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان
یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب
القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب
علیه الصلوة والسلام الیه۔
ان مقامك بمكة خیر لك۔
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة
عباس رض بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرۃ محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں
اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن
پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے
تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے
کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ
کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے
اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس
کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں کہا

محمد بن عمر قال حدثني ابن ابي سبرة عن
حسين بن عبد الله عن عكرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمكة قبل
بدر و اسلمت ام الفضل معه حينئذ و
كان مقامه بمكة انه كان لا يغبى على رسول
الله صلعم بمكة خبر يكون الا كتب به اليه
وكان من هنالك من المؤمنين يتقوون به
ويصيرون اليه وكان لهم عونا على اسلامهم
ولقد كان يطلب ان يقدم عليه صلعم فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان مقامك مجاهد حسن ـ فاقام بامر رسول
الله صلعم ـ **اعلم ان الهجرة** من مكة
كانت مفروضة الى فتحها فحينئذ مقام عباس
رضي الله عنه بها واجازة النبي صلى الله عليه
وسلم له يشكل بقوله سبحانه تعالى ـ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا
فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا
قال في الخازن ان الله لم يقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبي حتى يهاجر اليه ثم نسخ ذلك بعد
فتح مكة بقوله صلى الله عليه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه في الصحيحين **اقول** فالجمع
في هذا المقام انه كان ممن استثناهم الله تعالى
عن هذا الحكم كولده وزوجته رضي الله
تعالى عنهم بقوله اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپ سے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار تھے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ مجاہدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے ـ **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کر رہے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کس میں تھے تم جوابدیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانہ ہے کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جسنے کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرۃ
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس ان
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی حیلہ

يهتدون سبيلا او خصه النبي صلى الله عليه وسلم عن هذا الحكم لمصلحة رآها في مقامه ىكة من مصالح الاسلام۔	کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اونکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سوچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ايضا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذكر صاحب سيرة الحمدية في المعجزات بلا سند وتخريج ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب للعباس - الحيرة من الكوفة والميدان من الشام والخط من هجر و مسيرة ثلثة ايام من ارض اليمن - فلما افتتح ذلك اتى به عمر رضي الله عنه۔	ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لیے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جب کہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔
اتفق العلماء على اشتراط القبض في صحة الهبة ويدل عليه ما رواه الامام مالك في الموطا عن عائشة ان ابا بكر الصديق كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يا بنية اني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا ولو كنت جددته واحتزتيه كان لك وانما هو اليوم مال وارث فاقتسموه على كتاب الله فهذا صريح على ان الهبة انما تملك بالقبض لقوله لو كنت جددته واحتزتيه كان لك وذلك لان قبض الثمرة بالجداد **ولكن** هذا الكتاب وغيره مثل كتاب تميم الداري وغيره يفيد على خلاف ما اتفقوا عليه من اشتراط القبض في الهبة **اقول** والتوفيق ممكن بوجوه الاول ان يكون	**اتفاق** کیا ہے علماء نے۔ اس بات پر کہ ہبہ کے لیے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابو بکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی میں نے تجھکو بیس وسق دیے تھے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کر لیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا۔ پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابو بکر رض لو کنت جددتہ یعنے اگر کٹوا لیتی تو اونکو اور جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا ہوں** میں کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

قصة الكتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی ان یکون من خصائصه صلی الله علیه وسلم والثالث ان یکون من معجزاته صلی الله علیه وسلم حیث تیقن بحصول القبض فاجراه علیه ورتب حکم القبض علیه۔

کا ہے اور قضیۂ اتفاق علماء کا مؤخر ہے اس سے پس ہو جاویگا یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم قبضہ کا۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لعثمان بن عفان رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

اخرج محمد بن سلیمان المرانی عن وحشی بن حرب عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی عثمان وهو بمکة۔ ان الجند قد توجهوا قبل مکة وانی بعثت الیك دوسا (مولی رسول الله) وامرته ان یتقدم بین یدیك باللواء وبعثت الیك خالد بن الولید لتسیر۔ ذکره الحافظ وابن الاثیر وقال رواه صدقة ابن خالد عن وحشی بن حرب باسناده واخرجه ابن منده وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمان رضی اللہ عنہ کو اور عثمان رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجا ہوں میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آزاد کردہ رسول اللہ) اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

اخرج الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرأك کتابا کتبه لی صلی الله علیه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا نہیں سناؤں تمکو تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لي كتابا نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اشترى
العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول
الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا
او امة (شك الراوی) لا داء ولا غائلة
خبثة۔ بيع المسلم للمسلم۔

واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسنده
الترمذی وايضا ابن عبد البر بسند آخر
وذكره في جامع ازهر فقال اخرجه البزار
وغيره عن خالد بن العداء فكلهم وافقوا
في لفظهم وخالفوا الترمذي فقالوا لا داء
ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه
ابن سعد في الطبقات في العداء فقال
اخبرنا يحيى بن راشد قال حدثني عباد بن
ليث اليشكري قال حدثني عبد المجيد بن
وهب قال حدثني العداء بن خالد بن هوذة
قال اخرج الي كتابا۔ فذكر الحديث۔

علیہ وسلم نے مینے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خرید اعداء ابن خالد
ابن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید آپسے
ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے
نہ کوئی عیب ہے خبیث۔ بیع مسلمان کی ہے مسلمان
کے لئے۔

اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے
ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر تخریج کی دوسری سند
سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج
کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپسمیں
لفظوںمیں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی
کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب
باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے
طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد
نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث
بیان کی مجھسے عداء ابن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العيب الباطن في السلعة الذي
لم يطلع عليه المشتري۔ **غائلة** هي ان
يكون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالكه غال
مال مشتريه اي اتلفه وهي صفة اي خصلة
مهلكة۔ **خبثة**۔ الخيانة ما فيه هلاك
المال ككونه آبقا۔ **اعلم ان هذا يدل**
على وجوب تبيين العيب او عدمه للمشتري

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار
نہ ہوسکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چوری ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے
اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب
میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ۔

خبثہ۔ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے
ہونا غلام بھگوڑا۔ **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے
اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ بیچنے میں

وتحريم كتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبيع كان معيبا عند البيع يرد البيع ويؤيده ما روي عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ثم وجد به عيبا فرده بالعيب رواه احمد وابوداؤد و **يدل ايضا** على جواز الكتاب في البيع الحاضر وهو ما استثنى في قوله عز وجل الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم فليس عليكم جناح الا تكتبوها - وهذا الجواز هو مفاد قوله تعالى وانما رخص الله تعالى في الكتابة في هذا النوع من التجارة لكثرة ما يجري بين الناس فلو كلفوا فيها الكتابة يشق ذلك عليهم ولانه اذا اخذ كل من المتبايعين حقه من صاحبه في ذلك المجلس لم يكن هناك خوف التجاحد الذي شرع له الكتابة فلا حاجة اليه -

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر ظاہر ہوجائے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہوجائیگی بیع - تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہ ایک شخص نے خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں عیب تو واپس کر دیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد نے۔ **اور یہی** دلالت کرتا ہے یہ فرمان جواز تحریر بیع حاضر میں جو مستثنیٰ ہے قول اللہ عزوجل اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً میں یعنی نہ لکھو تم تحریر اگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں گناہ تم پر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عزوجل سے اور اس قسم کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہے جسکی وجہ سے مشروع ہوئی ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں رہی اوسکی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعك ذي خيوان الهمداني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عک ذوخیوان ہمدانی کیلیے

قال الحافظ وابن الاثير روى الشعبي عن عامر بن الشهر قال اسلم عك ذو خيوان فقيل له انطلق الى رسول الله فخذ منه الامان على من قبلك ومالك وكانت له قرية بها رقيق فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان مالك بن مرارة قدم يدعو الى الاسلام فاسلمنا ولي ارض بها رقيق فاكتب لي كتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن شہر سے کہا کہ اسلام لایا عک ذوخیوان پس کہا گیا اوسنے کہ جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لو اوسنے امان اون لوگوں کے لئے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھہ دیجیے مجھے فرمان پس

فكتب صلى الله عليه وسلم له كتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله لعك ذو خيوان ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد صلى الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد قال ابن الاثير قال عبدان (الراوي) مالك وهم والصواب خالد (اى في الكاتب) واخرجه ابوموسى وقال الحافظ رواه ابو يعلى ايضاً۔ واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے مک ذوخیوان کے لئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک بن سعید نے۔

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے لکاتب کی بابتہ کہ مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابوموسیٰ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابویعلی نے بھی اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قوله ان كان صادقا۔ ظاهره يدل على ان عقد الامان تصح بالتعليق يعني اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرط الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه ان قوله صلى الله عليه وسلم ان كان صادقا يحتمل الامرين يعني ان يكون مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب او الى كونه صادقا في تملكه الارض والمال والرقيق وهو الظاهر وعلى كلا التقديرين فالشرط لبيان الواقع فان كان كل امان مرتب على الاسلام فهو معلق به وان لم يبين۔

قولہ انکان صادقاً۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ عقد امان صحیح ہو جاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اور نہیں تمام ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔ لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنْكَانَ صَادِقًا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونوں تقدیروں پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ اگرچہ بیان بھی نکی جاوے۔

مکتوب الی عمیر ذی مران

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى عمير ذى مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

قال الحافظ وابن الاثير اخرج الطبرانى من طريق مجالد بن سعيد بن عمير عن ابيه عن جده قال جاءنا كتاب النبى صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى عمير ذى مران ومن اسلم من همدان سلام عليكم فانى احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو اما بعد فانا بلغنا اسلامكم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله قد هداكم بهدايته وانكم اذا شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة فان لكم ذمة الله وذمة رسوله على دمائكم واموالكم وعلى ارض القوم الذين اسلمتم عليها سهلها وجبالها غير مظلومين ولا مضيق عليهم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بيته وان مالك بن مرارة الرهاوى قد حفظ الغيب وادى الامانة وبلغ الرسالة فامرك به خيرا فانه منظور اليه فى قومه قال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر واخرجه ابن سعد فى الطبقات فى ترجمة عمير +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تمپر۔ پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے نہ ظلم کیے جاوینگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں میں تجھکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبدالبر نے۔ اور (نیز) تخریج کی ہے اِس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبي صلى الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الآحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما و هذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتے قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر وذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا۔ فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد۔

قوله فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اِس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہوجاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمرؓ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنالو تم اوسکو پس متوجہ ہوگئے وہ کعبہ کی طرف۔ اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انہوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں (یعنی کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں)+

قوله ان الصدقة لا تحل - وهو كما روى عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن على تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف +

قوله ان الصدقة لا تحل - اور وہ جیسیکہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے موُنہ میں رکھلی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ (کلمہ توبیخ) پھینکدے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ۔ متفق علیہ۔ اور خوب بیان کیا ہے میں نے اِس مسئلہ کو اِس سے اوّل کتاب ذرعہ بن سیف میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم کان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم علی نجران الیمن فولد له هنالك علی عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمدا وکناه ابا سلیمان وکتب بذلك الی رسول الله فکتب الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سمه محمدا واکنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ۱۰ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اس کی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذکر السیوطی فی الدر المنثور انه اخرج البیهقی فی الدلائل عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عندنا الذی کتبه لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن یفقه اهلها و یعلمهم السنة ویاخذ صدقاتهم فکتب .

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے در منثور میں کہ تخریج کی ہے بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکہائے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑہی جاتی ہے اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والے شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ کے ہو اور نہ اون جانور کو جو گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گہر حرمت والیکو

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَ
اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ هٰذَا
من محمد رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله فى امره كله
فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ ۔ وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القرآن ويفقههم

کہ چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم۔ اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلو اور تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر۔ اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندے نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب ناامید ہوگئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا مینے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بے بس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے اونکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہے
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوسپر اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں سو جہ سے اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو یہ کہ لیویں اونسے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اوسکو اللہ نے اور بشارت
کا کہ خوشخبری دیں لوگوں کو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فيه وينهى الناس ان لا يمس القرآن احد
الا وهو طاهر ويخبر الناس بالذي لهم والذي
عليهم ويلين لهم في الحق ويشتد عليهم
في الظلم فان الله كره الظلم ونهى عنه فقال الا
لعنة الله على الظالمين - ويبشر الناس
بالجنة وبعملها وينذر الناس النار وعملها
ويتألف الناس حتى يفقهوا في الدين ويعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به في الحج الاكبر والحج الاصغر فالحج الاكبر
الحج الاكبر والحج الاصغر العمرة وينهى الناس
ان يصلي احد في ثوب واحد صغير ان لا
يكون واسعا فيخالف بين طرفيه على عاتقيه
وينهى ان يحتبي الرجل في ثوب واحد ويفضي
بفرجه الى السماء ولا يعقص احد شعر
راسه اذا صلى في قفاه وينهى اذا كان بين الناس
هيج ان يدعو بدعوى القبائل والعشائر
وليكن دعاؤهم الى الله تعالى وحده لا شريك
له فمن لم يدع الى الله تعالى دعوا الى القبائل
والعشائر فليعطفوا بالسيف حتى يدعو
الى الله تعالى وحده لا شريك له ويامر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وايديهم
الى المرافق وارجلهم الى الكعبين ويمسحوا
برؤسهم كما امرهم الله تعالى وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الركوع والخشوع وان يغلس
بالصبح ويهجر بالهاجرة حين تزيغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حية بالارض والمغرب
حين يقبل الليل ولا يوخر المغرب حتى

سکھائیں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
برا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکھائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونوں سرے
اپنے دونوں کندھوں پر ڈال لے اور منع کرے اس بات
سے کہ پہنیں کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندھے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گدی میں۔ اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لیجائے طرف اللہ کے بوجہ اسکے
کے پکار لیجائے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پھیرے
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کیطرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگونکو وضو
کے کامل کرنیکا دھوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتھونکو کہنیوں تک اور
پیرونکو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں میں اور رکوع

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول اللیل
وامرہ بالسعی الی الجمعة اذا نودی بھا
والغسل عند الرواح الیھا وامرہ ان یاخذ
من المغانم خمس الله وما کتب علی المؤمنین
فی الصدقة من العقار عشر ما سقے البعل
وسقت السماء وعلی ما سقے الغرب نصف العشر
وفی کل عشر من الابل شاتان وفی کل عشرین
من الابل اربع شیاہ وفی کل اربعین من
البقر بقرة وفی کل ثلثین من البقر تبیع
جذع او جذعة وفی کل اربعین من الغنم
سائمة شاة وانھا فریضة الله التی افترض
علی المؤمنین فی الصدقة فمن زاد خیرا
فھو له وانه من اسلم من یھودی او نصرانی
اسلاما خالصا من نفسه ودان بدین
الاسلام فانه من المسلمین له مثل الذی
لھم وعلیه مثل الذی علیھم ومن کان علی
نصرانیة او یھودیة فانه لا یفتن عنھا وعلی
کل حالم ذکر او انثی حر او عبد دینار واف
او عرضه ثیابا فمن ادی ذلك فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو الله و
رسوله والمؤمنین جمیعا صلوات علی
محمد النبی والسلام ورحمة الله وبرکاته ۔
کذا ذکرہ السیوطی فی جامع الکبیر فی مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحق قال حدثنی عبد
الله بن ابی بکر عن ابیه ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال ھذا الکتاب رسول الله ﷺ الحدیث
بطوله قال واخرجه ابن عساکر فی تاریخه

اور خشوع اور خضوع کے کامل کرنیکا اور اسبات کا غلس میں پڑہیں
صبح اور جلدی پڑہیں ظہر جبکہ زائل ہوجاوے سورج اور پڑہیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو (مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو) اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوسوقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑہیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا نماز
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو کہ لیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ جو فرض ہے مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں میں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچے ہونے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے (یعنی بارانی) اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ (یعنی نر یا مادہ) اور
ہر چالیس بکریوں میں جو بیڑ میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہے یہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آئے تو وہ مسلمانوں میں ہے اوس کے لئے ہے وہ نفع جو مسلمانوں کے لیے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کھرا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اوسکی۔ اسیطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحق کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن
عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم
متصلا - **اقول** ورواه النسائي مختصرا
من طرق عديدة عن ابن شهاب قال
قرأت كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
الذي كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على
نجران وكان الكتاب عند ابي بكر بن حزم
فكتب صلى الله عليه وسلم هذا بيان من
الله ورسوله يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَوْفُوْا
بِالْعُقُوْدِ - وكتب الآيات منها حتى بلغ اِنَّ
اللهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ - ثم كتب هذا كتاب
الجراح في النفس مائة من الابل وفي العين
خمسون وفي اليد خمسون وفي الرجل
خمسون وفي المامومة ثلث الدية وفي
الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس
عشرة فريضة وفي الاصابع عشر عشر و
في الاسنان خمس خمس وفي الموضحة
خمس - واخرجه ايضا من طريق مالك
عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذي كتبه
رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن
حزم في العقول ان في نفس مائة من الابل
وفي الانف اذا اوعي جدعا مائة من الابل
وفي المامومة ثلث النفس وفي الجائفة
مثلها - **تنبيه** - فهذا الكتاب هو
الذي وهم فيه النسائي وغيره من ارباب
السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذي

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کرکے کہا کہ یہ کتاب رسول اللہ پوری حدیث
کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہے پھر
روایت کیا اوسکو دوسرے طریقہ سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل کہتا ہوں کہ
روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا
مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے
جبکہ بھیجا اونکو نجران اور تھا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس
لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس
کے رسول کی جانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو
اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ اِنَّ اللہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
تک - پھر لکھا یہ کتاب ہے دربیان احکام قصاص کی - جان
کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے
پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس - اور زخم مامومہ میں ثلث دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور کچلے ہوئے کی
دیت پندرہ اونٹ اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ
پانچ - اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ - اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ
سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے
بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجائے
تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں - پوری دیت کی تہائی اور جائفہ
کی دیت مثل اوس کے -

تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ
اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان
کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم
کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلے الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم ولیس کذلک بل قد اسبقنا ان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلے الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علے ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا - ثم اعلم ان النسائی زادفی روایته کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشار وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ پھر جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی +

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهیمة صغیر ولد الضأن والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام - **منخنقة** - یقال خنقه ای عصر حلقه وترقوته - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النفاق ای کسره ودفعه - **متردیة** - من الردی وهو الهلاک - **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی الجاهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بهیمة بهیمة بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔ **منخنقة** بولا جاتا ہے خَنَقَهٗ یعنی بھیچ ڈالا اوسکا علق اور زخرہ۔ **موقوذة**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **متردیة** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے بزمانہ جاہلیت اور پھر اوسکو بت بنا کر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب ہے اور بعض

وقيل حجر ينصبونه فيذبحون عليه والمآل واحد **ازلام** جمع الزلم بفتح معجمة وضمها وفتح اللام ۔ وهي قداح كتب فيها افعل ولا تفعل ۔ ولا شئ ۔ في الجاهلية اذا ارادهم سفرا او امرا اخرج منها زلما فان خرج الامر يفعل وان خرج النهي امتنع وان خرج لا شئ اعاد الاخراج ۔ **يحتبي** ۔ نهي عن الاحتباء في ثوب واحد هو ان يضم رجليه الى بطنه بثوب يجمعهما به مع ظهره ويشده عليها وقد يكون باليدين فيقال رأيته محتبيًا بيديه هو ان يجلس بحيث يكون ركبتاه منصوبتان وبطنا قدميه موضوعتان على الارض ويداه موضوعتين على ساقيه ووجه المنع انه ربما تحرك او تحرك الثوب فتبدو عورته ۔ **يعقص** العقص جمع الشعر وسط راسه او لف ذوائبه حول راسه كفعل النساء ۔ **غلس** ظلمة آخر الليل اختلط بضوء الصبح ۔ **يهجر الهاجرة** ۔ التهجير التبكير الى كل شئ والمبادرة اليه ۔ وصلوة الهجير والهاجرة هي صلوة الظهر ۔ **تزيغ** لا تزغ اي يميل عن الايمان ويقال زاغ عن الطريق اي عدل عنه ۔ **عقار** ۔ جاء في الحديث من باع دارا او عقارا بالفتح ۔ الضيعة والنخل والارض ونحوها ومنه فرد عليهم ذراريهم وعقار بيوتهم اراد اراضيهم وقيل متاع بيوتهم وادواته واوانيه وقيل

کہا وہ پتھر کہ گاڑتے تھے اوسکو اور قربانی کرتے تھے اوسپر اور مقصود واحد ہے **ازلام** جمع زلم کی فتح زاء معجمہ اور ضمہ اوسکا اور فتح لام کا ۔ اور وہ تیر ہوتے تھے جنمیں لکھا ہوتا تھا ۔ افعل کر ۔ ولا تفعل نکر ۔ ولا شئ کچھ نہیں ۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اونمیں سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی تو رکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لاشئ ۔ تو پھر تیر نکالا جاتا تھا **یحتبی** منع کیا ہے احتباء سے ایک کپڑے میں اور معنے اوس کے یہ ہیں کہ ملا وے اپنے پاوں اپنے پیٹ سے ساتھ ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندھے اوس کپڑے کو اوسپر اور کبھی ہوتا ہے احتباء ہاتوں سے پس بولا جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیا بیدیہ ۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح کہ ہوں اوس کے دونو گھٹنے کھڑے اور تلوے زمین پر ہوں اور دونو ہاتھ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں کا وسط سر میں یا گوندھنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے **غلس** اندھیری آخر شب کی جو ملجائے صبح کی روشنی کے ساتھ **یہجر الہاجرۃ** ۔ تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ ۔ سے مراد نماز ظہر ۔ **تزیغ** بولا جاتا ہے لا تزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو ایمان سے اور بولا جاتا ہے زاغ عن الطریق ۔ یعنی پھر گیا راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ من باع دارا او عقارا ۔ بفتح عین مہملہ یعنے وہ بیچے گھر یا عقار ۔ مکانات اور کھجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد علیہم یعنی واپس کردے اونکو اونکی اولاد اور اونکے گھر ونکی عقار مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہے کہ اونکے گھر ونکی پونجی اور اوس کے

متاعه الذی یبتذل فی الاعیاد وقیل العقار الارض وما یتصل بها ومنه خیر المال العقر بالضم وقیل بالفتح اصل کل شئ وقیل اصل مال له نماء۔ لکن هنا المراد منه الارض حیث یعلم مما بعده۔ **غرب**۔ بفتح المعجمة وسکون المهملة هو الدلو العظیمة تتخذ من جلد ثور۔ **تبیع**۔ ولد البقرة اول سنة۔ **حالم** ای الجزیة علی کل بالغ احتلم اولم یحتلم۔ **راف**۔ یقال کان فاه یرف ای تبرق اسنانه من رف البرق اذا تلألأ۔ **المامومة**۔ والآمة شجة بلغت ام الراس۔ **والجائفة** هی طعنة تنفذ الی الجوف والمراد بالجوف کل ما له قوة محیلة کالبطن والدماغ۔ **الموضحة**۔ هی الطعنة التی توضح ای تظهر العظم۔

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العقر بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شئ کی۔ اور کہا گیا ہے کہ اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو لیکن مراد اِس سے اس فرمان میں زمین ہے جیسے کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب** بفتح غین معجمہ اور سکون رار مہملہ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے بیل کی ثابت کھال سے **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔ **حالم** یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو۔ **راف** بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے مشتق ہے رَفَّ الْبَرقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔ **مامومہ** اور آمّہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔ **جائفہ** وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله تعالیٰ اوفوا بالعقود۔ فیه دلیل علی انه لا خیار فی مجلس البیع وان العقد یلزم ویثبت بلا خیار وهو مذهب ابی حنیفة ومالک رحمهما الله وخالفهما الشافعی واحمد وغیرهما والحجة لهم فی ذلک ما ثبت فی الصحیحین عن ابن عمر رض قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وقالوا ان هذا صریح فی اثبات خیار

قوله تعالیٰ اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اِس بات پر کہ خیار نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اِس بات پر کہ لازم اور ثابت ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے۔ حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمرؓ سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں دو شخص پس ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے (یعنی قبول اور فسخ کا) جب تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا
منافياً للزوم العقد بل هو من مقتضياته
شرعاً فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود
والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد
بالافتراق فی حديث ابن عمر الافتراق
بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما
رواه النسائی والحاكم والبيهقی عن سمرة
ان النبی صلے الله عليه وسلم قال البيّعان
بالخيار حتی يتفرقا او ياخذ كلواحد منهما
من البيع ما حوی ويتخايران ثلث مرات
يعيده قوله تعالی وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ
فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فی
المجلس فبقاء الخيار ينافی التوثق ۔

قوله تعالی احلت لكم بهيمة الانعام

البهيمة كل حی لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم
الازواج الثمانية والحق به الظبی والبقر
الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فی
الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت علی
عمومها لكان اولی ليكون استثناء قوله تعالی
الا ما يتلی عليكم تحريمه فی اية التحريم كذا
فی التفسير الاحمدی ۔ **قوله تعالی اذا حللتم
فاصطادوا** ۔ يدل علی ان الاصطياد
للمحرم حرام مادام محرما لكن هذا فی
صيد البر خاصة واما فی صيد البحر فلا
لانه حلال لقوله تعالی اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ
الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خیار مجلس کے اثبات میں جو ہوتا ہے عقد بیع کے بعد اور نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد
کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعاً پس التزام خیار کا اتمام
وفاء عقد ہے (جسکی تاکید ہے آیت میں) اور جواب حنفیہ
اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی
حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان (یعنی
اونکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں) اور دلیل
اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم
اور بیہقی نے سمرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دونوں بیع وشرا کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ
وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے
وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہو اونکو تین مرتبہ! ور تائید کی
قول اللہ عز وجل کا وَاَشْهِدُوْا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید
فروخت کرو تم پس حکم کیا ہے اللہ عز وجل نے گواہی کی
مضبوطی کا (عقد کیلئے) پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی
رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثق کو **قوله تعالی** احلت
لكم بهيمة الانعام بہیمہ۔ ہر ذی حیات بے سمجھ اور بعض نے کہا ہے
کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اور ملادی گئی ہیں اوسکے ساتھ
ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضاء
میں اور اس بات میں کہ اون کے ناب نہو (وہ دانت جسکو نیش
کہتے ہیں اور جو بہائم کے ہوتا ہے) پس اگر باقی رہتا یہ اپنے عموم
پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنیٰ قول اللہ عز وجل اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ میں
استثناء متصل جو اصل ہے باب استثنی میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے
لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی تمہیں آیت تحریم میں اسیطرح ہے
تفسیر احمدی میں **قوله تعالی**۔ اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا
ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے،
لیکن یہ خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس وہ حلال
ہے بوجہ قول اللہ عز وجل کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

الذی الیہ تحشرون ۔ ھکذا فسرہ فی
التفسیر الاحمدی ۔

قولہ وما علمتم من الجوارح
المراد من الجوارح کواسب الصید من
سباع البھائم والطیر کالکلب والفھد
والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک
من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمھور
والائمۃ الاربعۃ منھم وحجتھم ما روی عن
ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات
وغیرھا فما ادرکت فھو لک والا فلا
تطعم وقد روی عن مجاھد وغیرہ انھم
کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد
بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی
الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ
عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ ۔
من تفسیر ابن کثیر مختصرا ۔ **قولہ
وینھی ان یحتبی** ۔ وقد صح فیما رواہ
جابر رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال
نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یحتبی
الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ
رواہ مسلم ۔ **قولہ ولا یعقص
احد شعر راسہ** ۔ عن ابی رافع قال
نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یصلے
الرجل وراسہ معقوص رواہ احمد و
ابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان
الشعر یسجد معہ حین سجد وروی ابن
ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

تم پر شکار خشکی کا جب تک کہ تم محرم ہو۔ اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا
حشر ہوگا۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وما علمتم من الجوارح۔ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے
جانور ہیں درندہ۔ چوپایہ اور پرند۔ جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور
شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (وہ دانت جو ایسے بہائم
کے ہوتا ہے) یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جمہور کا
اور انہیں ہی ائمہ اربعہ میں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے
ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جسکو
پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہے ورنہ مت کہا
تو اوسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا
سب پرندوں کا شکار۔ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ
کتے ہیں اور استثنیٰ کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس
وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہے جسکا
مار ڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا۔ تفسیر ابن
کثیر مختصر۔

قولہ وینھی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض
وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے
کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا۔ روایت
کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ۔ روایت ہے ابی رافع سے
کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے
کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے
کہ بال سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا
ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں
صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرای فیه رجلا
یصلی عاقصا شعرہ فلما انصرف قال عبداللہ
اذا صلیت فلا تعقص شعرک فان شعرک
تسجد معک ولک لکل شعرۃ اجر فقال
الرجل انی اخاف ان یتترب فقال تتریبہ
خیرلک ۔ قال العراقی ھو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرھن عورۃ یجب
سترہ فی الصلوۃ ۔ **قولہ یامر الناس**
باسباغ الوضوء ۔ ای ابلغوا مواضعہ
وادفوا کل عضو حقہ وقد ورد فی الحدیث
بصیغۃ الامر ۔ روی النسائی عن ابن
عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقیط بن صبرۃ مرفوعا
اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ
فی الاستنشاق الا ان تکون صائما ۔ رواہ
احمد وابوداؤد والترمذی وقال حسن
صحیح ۔ **قولہ وایدیھم الی المرافق**
قال اللہ تعالی وَاَیدِیَکُم اِلَی المَرَافِقِ ۔ وفی
حدیث عثمان رضی اللہ عنہ البخاری و
مسلم ان النبی صلعم غسل یدیہ الی
المرفقین ثلث مرات وھو بفتح المیم وا
کسر الفاء وعکسہ ایضا لغتان وقد ذھب
علماء الامۃ الی وجوب غسلھا وخالفھم
زفر وابوبکر بن داود الظاھری واستدلوا
بما رواہ الدارقطنی والبیھقی من حدیث
جابر رضی مرفوعا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ادار الماء الی مرفقیہ ثم قال ھذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کہ جو نماز پڑھتا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اس سے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جواب دیا ابن
مسعود نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیے ۔ کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قولہ یامر الناس باسباغ**
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر ۔ اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ ۔ روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو ۔ اور روایت ہے
لقیط بن صبرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے ۔ **قولہ وایدیھم الی المرافق** کہا اللہ عزوجل
نے دھوؤ تم اپنے ہاتھہ کہنیوں تک ۔ عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت
ہیں ۔ اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دھونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابوبکر
بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دارقطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالی

لا يقبل الله الصلوة الا به - وفيه القاسم
ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث
ضعفه المنذري وابن الجوزي وابن
الصلاح والنووي وغيرهم واستدلوا
ايضاً بما رواه مسلم من حديث ابي هريرة
انه توضأ حتى اشرع في العضد ثم قال
هكذا رأيت رسول الله صلے الله عليه وسلم
ولكن فيه انه لا يدل علے الوجوب وروى
الدار قطني عن عثمان رض فغسل وجهه و
يديه حتى مس اطراف العضدين و في
اسناده ابن اسحق المدلس وقد عنعن
وفي حديث ابي هريرة انه غسل يده
اليمنے حتى اشرع في العضد ثم غسل يده
اليسرى حتى اشرع في العضد - الحديث
رواه مسلم وهذا ايضاً لا يدل على الوجوب

قوله مسحوا برؤسكم اختلف العلماء
في مسح الراس فقال الشافعي و عطاء
بتثليث المسح متمسكه حديث ابي هريرة
اخرجه الشيخان انه توضأ مرة مرة و
مرتين مرتين وثلثا ثلثا - وحديث
عثمان رض الذي اخرجه مسلم وابوداود
انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء
رسول الله صلے الله عليه وسلم فتوضأ ثلثا
ثلثا - قال ابوداود صحيح - وصححه ابن
خزيمة - والوضوء شامل للغسل والمسح
بقياس المسح علے الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبداللہ
بن محمد بن عبداللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی
لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف
کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی
وغیرہ نے اور بہی استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہ رض سے کہ اونہوں نے
وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر کہا اسیطرح دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب
پر دلالت نہیں کرتی - اور روایت کیا ہے دار قطنی نے عثمان رض سے پس
دہویا اپنا مونہہ اور دونوں ہاتہہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں
بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحق ہے جو مدلس ہے اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن (جو مدلس کی مقبول نہیں)
ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دہویا اونہوں نے
اپنے سیدہے ہاتہہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر دہویا
اولٹا ہاتہہ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم
نے - اور یہ بہی نہیں دلالت کرتی وجوب پر -

قولہ مسحوا برؤسکم - اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں
پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل
اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے
کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ - اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ
اور دلیل اونکی احدیث عثمان رض کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم
اور ابوداود نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پہر کہا
کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ - کہا ابوداود نے کہ صحیح ہے
اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضوء شامل ہے
غسل کو اور مسح بہی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پہ اور جواب
اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا نقل ہے اوس

قوله توضأ ثلثا ثلثا محتمل والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به ويبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناءه على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس
بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ الطيالسي
اسفروا بالصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اوس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دھوئے جاتے
ہیں اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قوله ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابتہ آئی ہیں اونہیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے یہ ہے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو (نماز) فجر میں کیونکہ
بڑا ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طیالسی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسطور سے

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر في الاصول ان الخطاب للامة
لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه
وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله
في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر
بالهاجرة حين تزيغ الشمس**
اختلف العلماء في ان صلوة الظهر
في اول الوقت افضل مطلقا او في
سواء ايام شدة الحر فالشافعي
ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته
في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا شدة الحر وحجة
الشافعي الاحاديث الواردة في
افضلية اول الوقت كما يدل عليه
هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم
صلوة الظهر اذا زالت الشمس - واما
دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال
له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة
الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا
عن احاديث الواردة في فضل اول
الوقت بالتخصيص بحديث الابراد
هذا ولما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں- اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں
میں نہ اتباع فعل کا۔
قولہ یہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس- اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت سے ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسیکہ دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان- اور ہمیشہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈہل جاوے سورج- لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹھنڈ
ہونے دے پھر ارادہ کیا کہ اذان دے پھر فرمایا ابرد یہانتک
کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص د موسم اسکے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس
سے کہا نماز پڑہتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تھا یعنی ٹھیک نصف النہار پر

يصلي الظهر في ايام الشتاء وما ندري
ام ماذهب من النهار اكثر او ما بقي منه

قوله والعصر والشمس حية
اي صافية اللون لم يتغير وقد فسره
قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر
الشمس ويسقط قرنه الاول **قوله**
والمغرب حين يقبل الليل
اختلف العلماء في اول وقت المغرب
فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط
قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور
وقيل برؤيته الكواكب واحتجوا بحديث
ابي بصرة رض قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمس
وقال ان هذه الصلوة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ
عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه
الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج
وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد
ظلمة الليل وهو ايضا روى ابو ايوب
بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع
النجم رواه الامام احمد وغيره

قوله ولا يؤخر المغرب
وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال
امتي بخير ما لم يؤخر المغرب حتى تشتبك النجوم

قوله والعصر والشمس حية یعنی صاف رنگ والا نہیں تغیر ہوتا
تہا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے
آفتاب اور نہ گر جائے اوسکا اول کنارہ۔

قوله والمغرب حين يقبل الليل۔ اختلاف کیا ہے علما نے
اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت
اوسوقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جائے اور یہی
قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت
ستارہ دکہنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ
سے کہا کہ نماز پڑہائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر
کی مخمس (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے
اول کی امتوں پر پس ضائع کر دیا اونہوں نے اوسکو اور
جو شخص کہ حفاظت کرے گا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا
اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد
ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا
اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قوله الشاهد النجم۔ مدرج ہے
اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت ہی ہوجاوے تو مراد شاہد
سے ظلمت لیل ہے اور یہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ
جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو
امام احمد وغیرہ نے۔

قوله ولا يؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے
کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی
نماز مغرب میں یہانتک کہ روشن ہوجاویں سب ستارے
روایت کیا اسکو امام احمد وابو داؤد نے اور اختلاف کیا
ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے
ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہوجائے
سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اوس کے بعد

رواه احمد وابوداود واختلفوا فی آخر
وقتها فقال الشافعی فی روایة عنه ان
وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا
واحدا لا اصلوة بعدها وحجته ما رواه
جابر رض فی حدیث جبرئیل علیه السلام
انه جاء النبی صلعم فقال قم فصل فی
فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم
صلی ثانی الیوم وقتا واحدا الوین ل
عنه رواه احمد والنسائی والترمذی
وقال الجمهور ان آخر وقتها عند سقوط
الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم
فیما اتاه سائل یسئله عن مواقیت الصلوة
وفیه ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط
الشفق۔ **قوله والعشاء اول
اللیل** یؤیده ما روی عن عائشة
قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان
یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول واختلف
العلماء فی امتداد وقته فقال بعضهم
الی ثلث اللیل وحجتهم حدیث جبرئیل
وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا
بحدیث عبدالله بن عمرو رفعه وقت
صلوة العشاء الی نصف اللیل رواه
احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم
الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادة
عند مسلم وفیه لیس فی النوم
تفریط وانما التفریط علی من لم یصل
الصلوة حتی یجیء وقت الصلوة الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابرؓ حدیث جبرئیل علیہ السلام
کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے
مجھے پس نماز پڑھی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر نماز
پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے
روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور
نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے
بوجہ حدیث ابوموسیٰ رضؓ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تہا نماز کے اوقات
اور اوسمیں ہے۔ پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے
جاتے رہنے کا وقت۔

قوله والعشاء اول اللیل۔ تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث
جو مروی ہے عائشہؓ سے کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے
غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے
اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے
اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت
اونکی وہی حدیث جبرئیلؑ کی ہے اور کہا بعض نے آدہی
رات تک اور حجت اونکی حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی ہے
مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے روایت
کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے
فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت
مسلم اور اوسمیں ہے کہ نہیں نیند میں زیادتی۔ زیادتی
تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑہے یہانتک کہ آجائے
دوسری نماز کا وقت۔

قوله والغسل عند الرواح الیها۔ کیا واجب ہے غسل
یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علماء نے کہ ہاں یعنی واجب
ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ کا اونہیں سے
ابوہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک اور عمرؓ ہیں بیانکیا ہے

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة
ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من
الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة
وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن
حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم
حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة
ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا
لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة
واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل
ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب
الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد
فى مثل هذا دليل على تعليق الامر
بالغسل بالمجيئ الى الجمعة واستدل
به مالك فى انه يعتبر ان يكون الغسل
متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعي
والليث وقال الجمهور يجزئ من
الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اِس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے
حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے
اوس کو ابو داؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے
آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک
غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ
نہیں۔ پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے
اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث
کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے
حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی
جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے
ہیں امام مالک اس سے اِس بات پر کہ معتبر ہے یہ
بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھہ اور موافقت
کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا
جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر
سے اور حجت اون کی حدیث
عکرمہ کی ہے ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم فى الصدقات وكان عند عمر فاشتهر باسمه

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

باب كتاب الصدقات عند عمر رض

وهذا الكتاب لم يكن النبى صلى الله
عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه
لانه قرنه بسيفه فوجده بعد وفاته
رضى الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه
الدارمى واخرج ابو داؤد والترمذى
والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عمر کے لئے۔ اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور
ہوگئی ہے کہ رکھہ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے
اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپکے نام سے جیسیکہ روایت
کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابو داؤد اور ترمذی اور
حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

سفيان بن حسين عن الزهري عن سالم عن ابيه قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب الصدقة لم يخرج الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فعمل به ابوبكر حتى قبض ثم عمل به عمر حتى قبض فكان فيه -

في خمس من الابل شاة وفي عشر شاتان وفي خمس عشرة ثلاث شياه وفي عشرين اربع شياه وفي خمس وعشرين ابنة مخاض الى خمس وثلثين فان زادت واحدة ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة ففيها حقة الى ستين فاذا زادت واحدة ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين ابنة لبون وفي الغنم في كل اربعين شاة شاة الى عشرين ومائة فان زادت واحدة فشاتان الى مائتين فان زادت على المائتين ففيها ثلاث شياه الى ثلثمائة فان كانت الغنم اكثر من ذلك ففي كل مائة شاة شاة ليس فيها شيء حتى تبلغ المائة

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل کیا اوسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوپر حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ

پانچ اونٹوں میں زکوۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہوجاوے اوس سے ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں جذعہ ہے پچہتر تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوّے تک پس جب زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔

اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو تک پس اگر زائد ہوجاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔

پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے نہیں ہے اون میں کچھ جب تک تعداد سو کی پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ جمع کیا جاوے مال متفرق زکوۃ کے خوف سے اور جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپس میں برابر اور نہ لیا جاوے زکوۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة و ما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ فى الصدقة هرمة ولا ذات عيب۔

اعلم ان الكتاب الذى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتبه لابى بكر الصديق رضى الله عنه غير هذا الكتاب وان كان ابوبكر الصديق عمل بهذا ايضا فلا يلزم من هذا اتحادهما فكان هو غيره كما يدل عليه الروايات وتغاير الفاظهما كذا قاله الزرقانى فى شرح المواهب۔ ولما استوفيت الكلام فى كتاب ابى بكر الصديق بيان المسائل المستنبطة من باب الزكوة وغيره وشرح الالفاظ الغريبة الواردة فى الحديث استغنيت من تكرارها ههنا۔

جان تو کہ۔ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھہ آئے) وہ اس تحریر سے علحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تھی وہ اس کے علحدہ جیسکہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونو کے الفاظ کا فرق۔ اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح میں نے خوب اچھی طرح بیان کردی ہے تو اِس جگہ اوس کے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

* * *
* *
*

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

اخرج هشام بن الكلبى قال حدثنا ابى عن ابراهيم بن سعد بن ابى وقاص ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على النبى صلى الله عليه وسلم فاسلم وانشد النبى صلى الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

اشعار

رأيتك يا خير البرية كلها +
نبت قصاري (نضاري) في الارومة من كعب +
اعزك ان البدر سنة وجها +
اذا ما بد الناس في الحلل العصب +
اقمت سبيل الحق بعد اعوجاجها +
وربيت الناس في السقاية والجدب +

ثم كتب معه كتابا لعمائر كلب نسخته هذا كتاب من محمد لعمائر كلب و احلافها ومن ظاهره الاسلام من غيرهم مع قطن بن الحارثة العليمي باقام الصلوة لوقتها و ايتاء الزكوة بحقها في شدة عقدها ووفاء عهدها بمحضر من الشهود المسلمين منهم دحية بن خليفة الكلبي وسعد بن عبادة وعبد الله ابن انيس۔ عليهم من الهمولة الراعية ابساط الظئار من كل خمسين ناقة غير ذات عوار والحمولة المائرة لهم طاغية و في الشوى الورى مسنة حامل او حائل۔ وفيما سقى الجدول من العين المعين العشر وفي العشرى شطره بقيمة الامين لا يزاد عليهم وظيفة ولا يفرق۔ عهد على ذلك الله ورسوله وكتب ثابت بن قيس ابن شماس۔ **تنبيه**۔ قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل۔ حجت بینہ غایت درجہ پر۔ قبیلہ کعب کی نسل میں۔
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو۔
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری لباس میں۔
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑہا ہو جانیکے
اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں۔

پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھہ فرمان قبائل کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔ یہ فرمان ہے محمدؐ کی جانب سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدون اور اون لوگون کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھہ جمع کر دے قطن بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری عقد و وفار عہد اور دیکھا گیا ہے اسلمان گواہوں کے روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبداللہ بن انیس ہیں۔

اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھہ چراگاہ کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب۔ اور اونکی بار برداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجاوے اور بکریوں میں دوسالہ بکری خواہ گابھن ہو یا نہو۔ اور اوس زمین میں جو نہر سے پلائی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور بارانی میں اوسکا نصف۔ عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے۔ (یہ معاہدہ ہے) جسپر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے **تنبیہ** کہا حافظ نے

وقد سماہ ابن سعد حارثۃ بن قطن بدل قطن بن حارثۃ۔	کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی ھذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت۔ الحجۃ البینۃ قصارے المنتہی۔ الارومۃ۔ الاصل سنۃ۔ ای اضاء۔ العصب ھو السید المطاع۔ ظارہ۔ ای جمعہ۔ ھمولۃ بفتح الھاء المھملۃ ھی الراعیۃ الماشیۃ فی المرعی المباح ابساط۔ الناقۃ التی ترعی ولدھا معہا۔ ظار۔ بکسر الظاء المعجمۃ ھی الناقۃ تألف بولد غیرھا حمولۃ ھی الحاملۃ للحوائج۔ المائرۃ ھے الحاملۃ للمیرۃ وھے الطعام طاغیۃ۔ بالطاء المھملۃ والغین المعجمۃ ای خارجۃ عن حساب الزکوۃ۔ الشوی۔ بشد الیاء التحتانیۃ جمع شاۃ۔ الوری بشد الیاء۔ السمینۃ +

الثبت۔ دلیل ظاہر قصارے۔ منتہی۔ الارومۃ۔ اصل سنہ۔ یعنی چمکا۔ العصب اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے ظارہ۔ یعنی جمع کیا اوسکو ھمولۃ بفتح ہاء مہملہ بمعنی چرنیوالے جانور۔ حلال وجائز بیرڑ میں۔ ابساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھ چریں ظآر۔ بکسر ظاء معجمہ وہ اونٹنی جو مالوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر۔ حمولۃ وہ اونٹ جو باربرداری ضروریات کے کام آئیں۔ المائرہ۔ وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھہ لے جانے کے کام آویں۔ طاغیۃ۔ طاء مہملہ اور غین معجمہ۔ یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔ الشوی۔ یاء تحتانیہ مشدد۔ جمع ہے شاۃ کی۔ بکری۔ الوری۔ بہ تشدید یاء تحتانیہ۔ موٹی۔

اقول یشتمل ھذا الکتاب علی مسائل من ابواب الصلوۃ والزکوۃ وغیرھا واذ قد فصلناھا فیما سبق من الکتب اغنانا عن اعادتہ وتکریرہ ھنا +

کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن مرة الجهني ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجهني قال خرجنا
حجاجا في الجاهلية في جماعة من
قومي فرأيت في المنام وانا بمكة
نورا ساطعا من الكعبة حتى اضاء لي
جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت
صوتا في النور وهو يقول انقشعت
الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء
ثم اضاء لي اضاءة اخرى حتى نظرت الى
قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت
صوتا في النور وهو يقول ظهر الاسلام
وكسرت الاصنام ووصلت الارحام
فانتبهت فزعا فقلت لقومي ليحدثن في
هذا الحي من قريش حدثا واخبرتهم بما
رأيت فلما انتهيت الى بلادنا جاء
الخبران رجلا يقال له احمد قد
بعث فخرجت حتى اتيته واخبرته
بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة
انا النبي المرسل الى العباد كافة
ادعوهم الى الاسلام وآمرهم بحقن
الدماء وصلة الارحام وعبادة
الله وحده ورفض الاصنام وبحج
البيت وصيام شهر رمضان شهر
من اثني عشر شهرا فمن اجاب فله
الجنة ومن عصى فله النار فامن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت
کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت
حج. پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ
ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہو گئے میرے
لئے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے)
اور سنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا
جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے
خاتم الانبیاء. پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ
یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض
کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تھا کہ ظاہر
ہوگیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا
میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش
میں کوئی نئی بات ہو دیگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب
کی پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی
جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے پس نکلا میں حتی کہ حاضر
ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے
کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بھیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف
بلاتا ہوں انکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں انکو خون ناحق
سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے
اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے
رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا. پس جس
شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیے جنت ہے اور
جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے پس
ایمان لے آ عمرو امن میں رکھیگا اللہ جہنم کی گرمی سے

يوبنك الله من حر جهنم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله
امنت بكل ما جئت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول ۔

اشعار

شهدت بان الله حق وانني + لالهة الاحجار لا شك تارك +
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا + اجوب اليك الوعث بعد الدكادك +
لاصحب خير الناس نفسا ووالدا + رسول مليك الناس فوق الحبائك +

قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول الله صلى
الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وآمركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال وحرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے میں نے وہ شعر جو میں نے آپ کی خبر سنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آ گیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں۔
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کر لیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات وبالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی
طرف بھیجیے۔ شاید اللہ اوپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم
باتیں کر اور مت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد۔ پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکھنے کا پس جس نے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصى فله النار - يا معشر جهينة
ان الله جعلكم خيار من انتم منه و
بغض اليكم في جاهليتكم ما حبب لي
فيه كم من العرب فانهم كانوا يجمعون
بين الاختين و الغزاة في الشهر
الحرام ويخلف الرجل على امرأة
ابيه فاجيبوا هذا النبي المرسل
من بني لوي بن غالب تنالوا شرف
الدنيا وكرامة الآخرة فما جاء لي
الا رجل فقال يا عمرو بن مرة
امر الله عيشك اتامرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نفارق دين
اباءنا الشم العلى الى ما يدعونا
اليه هذا القرشي من اهل تهامة
لا حبا ولا كرامة ثم انشأ الخبيث
يقول - شعرا

ان ابن مرة قد اتى بمقالة +
ليست مقالة من يريد صلاحا +
انى لاحسب قوله و فعاله +
يوما وان طال الزمان ذباحا +
ليسفه الاشياخ ممن قد مضى +
من رام ذلك لا اصاب فلاحا +

قال عمرو الكاذب مني و منك
امر الله عيشه وابكم لسانه واكمه
اسنانه قال فوالله ما مات حتى
سقط فوه وعمي وخرف وكان لا يجد
طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اورجس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں ہی اوس چیز کو جو محبوب ہے مجھے تا... دو
اور عربوں کے لیے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہے
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوی بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علیحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے (اور آویں) طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا کہ۔
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول و فعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو۔ تاکہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہوگیا سٹھیا
گیا تھا اور کھانے کا مزہ نہیں معلوم کر سکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه بحق اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فحیاهم ورحب بهم وکتب لهم کتابا هذه نسخته ـ
بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا کتاب من الله العزیز علی لسان رسوله بحق صادق وکتاب ناطق مع عمرو ابن مرة لجهینة بن زید ـ ان لکم بطون الارض وسهولها وتلاع الاودیة وظهورها علی ان ترعوا نباتها وتشربوا ماءها علی ان تودوا الخمس وفی التیعة والصریمة شاتان اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة لیس علی اهل المثیرة صدقة ولا علی الواردة لبقة والله شهید علی ما بیننا ومن حضر من المسلمین کتاب قیس بن شماس ـ
اورده فی کنز العمال وقال اخرجه الرویانی وابن عساکر فی تاریخه ـ

اون لوگوں کو ساتھ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس مرحبا کہا آپنے اونکو اور لکھا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر لکھا گیا حق صادق اور کتاب ناطق کے ساتھ عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لئے۔ تمہارے لیئے پست اور نشیب کی زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ تم اپنے جانوروں کو اوسکا گہاس اور پیو تم اوسکا پانی اس شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑھو اور پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں اور اسیطرح ایکسو اکیس سے لیکر دو سو بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کہیتی کے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گہر کے پلے ہوئے جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جائے اور اللہ اور مسلمان جو موجود ہیں گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر یہ تحریر ہے قیس بن شماس کی۔ بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منه

اشعر ـ هو اسم جبل ـ **انقشعت** یقال تقشع السحاب ای تصدع واقلع وکذا اقشع وقشعته الریح ـ **حقن** یقال حقن له دمه اذا منعه من قتله ـ **سادن** سدانة الکعبة خدمتها ومن تولی امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے **انقشعت** بولا جاتا ہے تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اکھڑ گیا اور اسیطرح اقشع اور قشعته الریح ـ **حقن** بولا جاتا ہے حقن له دمه جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔
سادن سدانة الکعبة ـ خدام اوس کے۔ اور جو شخص کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کہولنے

بابها و اغلاقه سدان فهو
سادن جمعه سدنة - **اجوب**
من الجواب وهو القطع - **الوعث**
الرمل ويشتد المشي فيه و منه
وعثاء السفر اي شدته ومشقته
دكادك - واحده دكدك
يقال سهلٌ ودكدكٌ هي ماتلبد
من الرمل بالارض ولم ترتفع
كثيرا - **حبائك** جمع حبيكة يعني
الطريق يعني بها السموات لان فيها
طرق النجوم كذا فسر هذا في مجمع
البحار - **الشم** - من الشمم وهو
ارتفاع قصبة الانف واشراف
الارنبة كناية عن الرفعة والشرف
ذباحا - يقال ذبح اذا طأطأ راسه
كناية عن الخفض والذل - **تلاع**
هي مسائل الماء من علو الى سفل
جمع تلعة وقيل من الاضداد يقع
على ما انحدر من الارض واشرف
منها - **التبيعة** - هي اسم لادنى ما
تجب فيه الزكوة من الحيوان
كالخمس من الابل والاربعين من
الغنم - **الصريمة** - مصغر الصرمة
هو القطيع من الابل والغنم قيل من
العشرين الى الثلثين والاربعين
والمراد هنا من الغنم مائة واحدى
وعشرون شاة الى المأتين - **المشيرة**

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی
جمع سدنۃ۔ **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے
الوعث ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں
اور اسی سے ہے وعثاء السفر یعنی سفر کی شدت
اور مشقت۔
دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے
سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین کے اور بہت
اونچا نہ ہو۔
حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ۔ مراد شاعر کی
اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے
ہیں تاروں کے۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرع کی
مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک
کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے
کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے۔
ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہے
پستی اور ذلت سے۔ **تلاع** پانی بہنے کی جگہ
بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض
نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی۔ **التبیعۃ**
ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔
الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی۔ اونٹ اور بکریوں
کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے اکیسو
اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں۔
المشیرۃ کھیتی کے بیل۔
الواردۃ مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

بقر الحرث - **الوارادة** - من الورود علے الماء اراد بها ما يحبس في البيت من المواشي فلا تكون سائمة - **لبقة** اللبق الخلط يعني لا يخلط الوارادة بالسائمة في الزكوة -

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔ **لبقہ** - لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھہ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم علے دينهم وشرط لهم واشترط

یہ معاہدہ ہوا آپسمیں درمیان مہاجرین وانصار کے اور درمیان یہود کے اِس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شرطیں کیا

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد النبي صلے الله عليه وسلم بين المؤمنين والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امةٌ واحدةٌ من دون الناس - المهاجرون من قريش علے ربعتهم يتعاقلون بينهم وهم يفدون عانيهم بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عوف علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو ساعدة علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة منهم تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الحرث علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو جشم علے ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپسمیں درمیان مومنون اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کری ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھہ ملکر جہاد کیا ہے اِس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں - قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھہ خوبی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے - اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

معاہدہ بین المہاجرین والانصار

وكل طائفة منهم تفدى عانيها
بالمعروف والقسط بين المؤمنين
وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم
يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل
طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين
لا يتركون مفرجا بينهم ان يعطوه
بالمعروف فى فداء او عقل وان
يخالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان
المؤمنين المتقين على من بغى
منهم او ابتغى دسيعة ظلم او اثم
او عدوان او فساد بين المؤمنين و
ان ايديهم عليه جميعا ولو كان
ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا
فى كافر ولا ينصر كافر على مؤمن وان
ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم
وان المؤمنين بعضهم موالى بعض
دون الناس وانه من تبعنا من يهود
فان له النصر والاسوة غير مظلومين
ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين
واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے
ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دین اوسکو
کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
(اوسکو حقیر جانکر) اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار دور کریں اوس
شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتھہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انہیں سے کسی کی
اولاد ہو اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اوپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاوے گی اور اس امر پر کہ
مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر مشورہ
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل اللہ الا علی سواء
وعدل بینہم وان کل غازیۃ غزت
معنا تعقب بعضہا بعضا وان المؤمنین
یبئ بعضہم علی بعض بما نال دماءہم
فی سبیل اللہ وان المؤمنین المتقین
علی احسن ہدی واقومہ وانہ لا
یجیر مشرک مالا لقریش ولا نفسا
ولا یحول دونہ علی مؤمن وانہ من
اعتبط مومنا قتلا عن بینۃ فانہ قود
بہ الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین
علیہ کافۃ ولا یحل لہم الا قیام علیہ
وانہ لا یحل لمؤمن اقر بما فی ہذہ
الصحیفۃ وآمن باللہ والیوم الآخر
ان ینصر محدثا ولا یؤویہ وانہ من
نصرہ او آواہ فان علیہ لعنۃ اللہ و
غضبہ یوم القیمۃ لا یؤخذ منہ
صرف ولا عدل وانکم مہما اختلفتم
فیہ من شئ فان مردہ الی اللہ و
الی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم وان الیہود ینفقون مع
المؤمنین ما داموا محاربین وان
یہود بنی عوف امۃ مع المؤمنین
للیہود دینہم وللمسلمین دینہم و
موالیہم وانفسہم الا من ظلم واثم
فانہ لا یوتغ الا نفسہ واہل بیتہ
وان لیہود بنی النجار مثل ما لیہود
بنی عوف وان لیہود بنی الحرث مثل

برابری اور عدل کہتا ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کی جہاد کیلئے جاتی رہیں) اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستے میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جبکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے بدعتی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دیگا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا ہے قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر لڑائی
خرچ دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیئے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

ما ليهود بني العوف وان ليهود بني
ساعدة مثل ما ليهود بني عوف
وان ليهود بني جشم مثل ما ليهود
بني عوف وان ليهود بني الاوس
مثل ما ليهود بني عوف وان
ليهود بني ثعلبة مثل ما ليهود
بني عوف الا من ظلم واثم فانه
لا يوتغ الا نفسه واهل بيته و
ان جفنة بطن من ثعلبة كانفسهم
وان لبني الشطنة مثل ما ليهود
بني عوف وان البر دون الاثم وان
موالي ثعلبة كانفسهم وان بطانة
يهود كانفسهم وانه لا يخرج منهم
احد الا باذن محمد صلى الله عليه
وسلم وانه لا ينحجز على ثار جرح و
انه من فتك فبنفسه فتك واهل
بيته الا من ظلم وان الله على ابر هذا
وان على اليهود نفقتهم وعلى المسلمين
نفقتهم وان بينهم النصر على من حارب
اهل هذه الصحيفة وان بينهم
النصح والنصيحة والبر دون الاثم
وانه لم يأثم امرأ بحليفه وان النصر
للمظلوم وان اليهود ينفقون مع
المؤمنين ما داموا محاربين وان
يثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحيفة
وان الجار كالنفس غير مضار ولا اثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

یہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس سے
ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس نامہ
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی کہیں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے
نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ
دیجاوے کسی کے آبرو مگر اوس کے اہل کے اذن
سے اور اس امر پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عز وجل والى محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر على من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على
المؤمنين الا من حارب فى الدين
على كل اناس حصتهم من جانبهم
الذى قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم على مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البر دون الاثم لا يكسب
كاسب الا على نفسه وان الله على
اصدق ما فى هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او اثم وانه من
خرج امن ومن قعد امن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالیٰ رضامند ہے
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپس میں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر، جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور مل لیں، اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مددگاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھ اس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ
خوش ہے اس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

وہ لغات جو اِس فرمان میں آئے ہیں

رابعہ - ویروی - علی رباعتہم من ربع
ای ثبت درباعة الرجل وربعتہ شانہ
وحالہ التی هو رابع ای ثابت
علیها فالمراد انهم علی امرهم
الذی کانوا علیه من قبل **یتعاقلون**
العقل الدیة واصله ان من یقتل
یجمع الدیة من الاهل فیعقلها بفناء
اولیاء المقتول ای یشدها فی عقلها
لیصلها الیهم ویقضوها منه یقال
عقل البعیر عقلا والعاقلة العصبة
والاقارب من قبل الاب الذین
یاتون دیة قتیل - **المعاقل**
جمع معقلة وهی الدیة یقال بنو
فلان علی معاقلهم التی کانوا علیها
والمراد یکونون علی ما کانوا علیه
من قبل فی اخذ الدیات واعطائها
عانیهم - العانی هو الاسیر وکل
من ذل واستکان وخضع فقد عنی
یعنو ومنه حدیث فک العانة وفکه
تخلیصه بفداء ونحوه من ایدی الکفار
قوله بالقسط - ای بالعدل
فالعطف تفسیری - **قوله مخرجا**
قیل هو القتیل یوجد بفلاة
ولا یکون قریبا من قریة فانه یودی

ربع اور ایک روایت ہے علی رباعتہم مشتق ربع سے
یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا
حال اور اوس کی شان۔ التی ہو رابع۔ یعنی جسپر وہ
ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اِس امر پر
رہیں جسپر تھے اِس سے اول۔ **یتعاقلون**۔ عقل
یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جائے
تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس
دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندھا
جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف
اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر
عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ
کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل**
جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے
بنو فلان علی معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اِس سے
اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں
عانیہم۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو
اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے معنے یعنی۔ اور اسی سے
ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا
فدیہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔
قولہ بالقسط۔ یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری
ہے۔ **قولہ مخرجا** کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جائے
جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے
گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بيت المال ولا يبطل دمه وقيل
من لا عشيرة له وقيل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دية او
فداء او غرم - **قوله وسيعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا على سبيل الظلم فاضافه
اليه وهو اضافة بمعنى من ويجوز ان
يراد بالدسيعة العطية اى ابتغى منهم
ان يدفعوا اليه على وجه ظلمهم
اى كونهم مظلومين او اضافها اى
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله**
يجبر - من جبر العظم المكسورة
وفى الحديث واجبرنى وفى حديث
اخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحته وجبرة المصيبة اذا فعلت
معه ما ينساه به وردت
عليه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط فى الاصل
الموت بغير علة يقال مات عبطة
اى شابا صحيحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غير مرض والمراد من
قتله بلا جناية ولا جريرة - **قوله**
لا يوتغ من وتغ وتغا واوتغه غيره
اى هلكه او اهلكه ومنه حديث
الامارة حتى يكون عمله هو الذى
يطلقه او يوتغه اى يهلكه - **قوله**
بطانة يهود - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ ہا مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
دسیعہ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم۔ پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعہ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دین وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم۔ یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ یجبر** مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے کہ واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ اے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ لا یوتغ** مشتق
ہے وتغ وتغا واوتغہ غیرہ سے اے ہلاک کیا اوسکو یا
مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل، ہم صحبت اوس شخص کے
اور راز دار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سره ودخلته امره الذي يشاوره في احواله ومنه حديث من نبي ولا خليفة الا كانت له بطانتان

قوله لا ينجز - الانحياز الحيلولة

والثار القصاص **والفتك** الغدر والخدعة - **قوله اشتجار** - وهو المنازعة ومنه المشاجرة -

وفي هذا الكتاب مسائل كثيرة كل فصل منها مسئلة وهذه الصحيفة يدل على ان يجوز اصطلاح المؤمنين مع الكفار اذا اصطلحوا المؤمنين بعضهم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیر۔

قولہ لا ینجز۔ انحیاز۔ حائل ہوجانا۔

ثار۔ قصاص۔ اور **فتک**۔ غدر اور مکر۔

قولہ اشتجار۔ جھگڑا کرنا اور اسی سے مشاجرت۔

اور اس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کرلینا اوسی صلح میں کفار کے ساتھ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لضجيع بن عبد الله البكائي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضجیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذكر الحافظ واخرج ابن الاثير فقال انبأنا يحيى بن محمود اذنا باسناده الى ابن ابي عاصم قال حدثنا الحسن بن علي قال حدثنا الفضل بن دكين قال اخرج الينا عبد الملك بن عطاء البكائي كتابا من النبي صلى الله عليه وسلم فقال اكتبوه ولم يمله علينا وزعم ان ايمن بنت الضجيع حدثته به فاذا فيه -

هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم للضجيع ومن تبعه من اسلم واقام الصلوة واتى الزكوة

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی ابن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطاء بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھو اوسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوسنے کہ ایمن بنت الضجیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوس میں تھا کہ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضجیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله ونصر نبي الله واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه آمن بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم قال الحافظ ورواه ابن شاهين من طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي عن عقبة بن وهب البكائي عن الضجيع نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا وهو عندهم۔	اوس نے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہے مشرکین سے پس وہ امن میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ ضجیع سے مثل اس کے۔ اور اشارہ کیا ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس کہا کہ آئے وہ ضجیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس لکھا اونکے لئے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي عن معمر وغيره عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس وساق من طريق اخرى عن اربعة من الصحابة قالوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع من الحديبية في ذي الحجة سنة ست ارسل رسله الى الملوك يدعوهم الى الاسلام فذكروا القصة وفيها قال وكان فروة عاملا لقيصر على عمان من البلقاء فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم باسلامه وارسل اليه بهدية مع رجل من قومه يقال له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله	کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کرکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے سنہ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد پادشاہوں کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلى الله عليه وسلم كتابه وقيل هديته وأجاز رسوله خمسمائة درهم - انتهى وذكر صاحب المصباح ايضا هذه القصة برواية ابن الجوزي عن راسل بن عمرو الجذامي وقال فيه اسلم فروة وبعث اليه صلى الله عليه وسلم ببغلة بيضاء وفرس وحمار واثواب وقباء سندس فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم - من محمد رسول الله الى فروة بن عمرو اما بعد فقد قدم علينا رسولك وبلغ ما ارسلت به وخبر عما قبلكم وانبأنا باسلامك فان الله قد هداك بهداه - وبلغ ملك الروم اسلام فروة فدعاه وقال له ارجع من دينك قال لا افارق دين محمد صلى الله عليه وسلم وانك تعلم ان عيسى قد بشر به فحبسه ثم اخرجه فصلبه -

انتهى اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اِس قصہ کو بروایت ابن جوزی راسل بن عمرو جذامی سے اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے اور ایک سندس کی قبا پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے فروہ بن عمرو کی طرف۔

بعد اس کے (معلوم ہوکہ) آیا ہمارے پاس تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی جانب سے۔

اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى قيس بن مالك الارحبي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثير اخرج ابن مندة من طريق عمرو بن يحيى بن عمرو بن سلمة الهمداني قال حدثني ابي عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى قيس بن مالك الارحبي

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام علیک اما بعد فانی استعملتک
علی قومک عربهم وحمورهم وموالیهم
واقطعتک من ذرة نسار مائتی صاع
ومن ذبیب خیوان مائتی صاع جار ذلک
ولعقبک من بعدک ابداً ابداً ابداً
قال الحافظ وهو طرف من الذی اخرجه
ابن شاهین من طریق المنذر بن
محمد البابوسی قال حدثنا ابی وحسین
بن محمد عن هشام بن الکلبی بسنده
وفیه - انه رجع الی النبی صلی الله
علیه وسلم قیس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
الیه وکتب عهده علی قومه همدان
عربها وموالیها وخلائطها ان
یسمعوا له ویطیعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة وآتوا الزکوة
واطعم ثلثمائة فرق جاریة ابدا من
مال الله عز وجل۔

کذا ذکره الزرقانی فی وفد همدان
وقال لا منافاة بین هذا وبین
ما روی فی هذا الوفد ان امر
علیهم مالک بن نمط واستعمل علی
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرکه مع قیس بعد ذلک مالک
ابن نمط - حمورهم - جاء فی الحدیث
بعثت الی الاحمر والاسود ای العجم
والعرب لان الغالب علی العجم الحمرة

سلام ہو تجھپر بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) عامل بنایا میںنے
تجھکو تیری قوم پر عرب، عجم، موالی وغیرہ پر۔ اور مقرر کیا
میںنے تیرے لیے نسار کی جواریں سے دوسو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دوسو صاع۔ جو جاری رہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ۔ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیانکی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کرکے
اپنی سند سے اور اوسمیں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اِس خبر کے ساتھہ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لئے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لئے۔ کہ مانیں اونکا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ اون
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیا
اور دیئے جاویں تین سو فرق (پیمانہ) جو جاری رہیں گے
اللہ عز وجل کے مال سے۔

اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اِس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اِس
امر کے کہ شریک کردیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھہ مالک بن
نمط کو۔ حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بعثت یعنی بھیجا
گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس وجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

والبیاض وعلی العرب الادمة والسمرة	اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما کتبه صلعم لقیلة بنت المخرمة التمیمیة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روی الطبرانی و ابن مندة من طریق عبد الله بن حسان العنبری عن صفیة و دحیبة ابنتی علیبة وکانتا ربیبتی قیلة کانت قیلة جدة ابیهما عن قیلة انها کانت تحت حبیب بن ازهر احد بنی جناب فولدت نساء ثم توفی فانتزع بناتها منها اثوب بن ازهر وهو عمهن فخرجت تبتغی الصحابة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اول الاسلام ای اسلام قومها فبکت جویریة منهن وهی اصغرهن حدیباء کانت قد اخذتها الذمة علیها سبیج من صوف فاحتملتها معها فبینما هما یرتکبان الجمل اذا انتفجت الارنب فقالت الحدیباء القصیة لا والله لا نزال کعبك اعلی (من کعب اثوب) فی هذا الحدیث ابدا (ثم سنح الثعلب سمته اسما غیر الثعلب) فقالت فیه ما قالت فی الارنب فبینما هما یرتکبان الجمل اذ برك واخذته رعدة فقالت الحدیباء۔ ادرکتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ کی اور دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے بنی جناب کے۔ پس پیدا ہوئیں اون کے لڑکیاں پہر مر گئے اون کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے اثوب بن ازہر نے جو اونکا لڑکیونکا چچا تہا پس نکلیں یہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی اون میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبا ر سے لیا تہا اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہ لے لیا اوسکو جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچہے لگ جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے اس معاملہ میں۔ پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا نام اوس نے ثعلب کے سوا کچہہ اور لیا تہا۔ پس کہا اس کے بارہ میں بہی وہی جو کہا تہا خرگوش کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر کہ وہ بیٹہ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی۔ پس کہا حدیبا نے کہ تجہپر مصیبت آ گئی اور امانت لے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے۔ پس کہا

والامانة اخذتنا (الثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرتني به فانتقض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اذانك) ففعلت ثم
خباير تد فاذا الثوب يسعى على اثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فداراه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني الثوب
بالسيف فاصابت ظبيته طائفة
من فروتيه فقال القي الى ابنة اخي
يادياء فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
تحسب اني نائمة اذجاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريب بن حسان
الشيباني (غاديا) ذا صباح وافد بكر بن

بیٹے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے الٹے
کر لے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا تیرو
اُلٹا کر دے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کر لیا اوسے پھر زمین پر لوٹی (قیلہ کہتی ہیں) پس کیا میں نے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونو ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس کھو کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دیار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سو رہی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھ جا رہا ہے۔
ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا۔ کہا میری بہن نے۔ غرابی ہے

وائل فقالت اختى الويل لى لا تخبر
بهذا اختى فيذهب معا في بكر بن
وائل (من سمع الارض وبصرها)
ليس معها من قومها رجل قال لا اذكره
لها قالت وانا غير ذاكرة لهذا فغدوت
فشددت على جملي وسمعت قائلا
يقول - فنشدت عنه فوجدته
غير بعيد وسالته الصحبة فقال نعم
وكرامة (وركابه مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يصلي بالناس صلوة الغداة قد اقيمت
حين شق الفجر والنجوم شابكة في
السماء والرجال لا تكاد تعارف مع
ظلمة الليل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حديثة عهد بالجاهلية
فقال لى الرجل الذي يليني من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك كدت
تفتنيني في الصلوة فصلي وراءك
في النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اكن
رأيته حيث دخلت فكنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فكنت
اذا رأيت رجلا ذا رداء وذا قشر
طمح اليه بصري لارى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکھہ کہ زمین کے کان بھی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا کہ نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا ساتھہ چلنا ساتھہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ) پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور
کھڑی ہوئی تھی نماز جبکہ صبح نکل چکی تھی اور ستارے
پھیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں اوس
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تھی جو
جدید اسلام لائی تھی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تہی لہذا نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں رجب توجہ کی میں نے (تو پیدا ہوگئی تھی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں اون عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تھی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جاتی تھی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا بزعفران
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة قفر
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاوز فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول انه لم
يسالك السوية في الارض اذا
سألك انما هي الدهناء مقيد
الجمل ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تھا۔ آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کہجور کی لکڑی تھی اوپر سے دو شاخی.
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے۔ پس جبکہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو اِس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ لرزہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی
فرمایا اے مسکینہ تجھ پر نازل ہو سکینہ جب آپ نے
یہ فرمایا تو کھو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تھا اور بڑھا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ لکھیئے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنار نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھ اوس کے لئے اے لڑکے دہنار۔ پس جب
دیکھا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنار کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے نہیں
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا۔ دہنار
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور رہنا بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام۔ سچ بولا
مسکینہ نے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان
فلما رأى حريب انه قد حيل
دون كتابه ضرب بيديه احدهما
على الاخرى فقال كنت انا وانت
كما قالها (حتفها يحترصان بظلفها)
فقلت انا والله ماعلمت ان كنت
لدليلا فى الظلماء جواد ابدى الرجل
عفيفا عن الرفقة حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
لكن لا تلمنى ان اسأل حظى اذا
سألت حظك فقال وما حظك فى
الدهناء لا ابا لك فقلت مقيد
جملى يساله يحمل امرأتك فقال
لا جرم انى اشهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم انى لا ازال لك اخا ما
حييت (اذ اثنيت) على هذا عنده
فقلت اما اذ ابدأتها فلن اضيعها
فقال صلى الله عليه وسلم ايلام ابن ام اهل
ودان يفصل الخطة وينظر من وراء
الحجرة قال فبكيت فقلت والله يا
رسول الله لقد كنت (ولدته حرامًا)
فقاتل معك يوم الربذة ثم ذهب
عيرى من خيبر فاصابته حماها فمات
فقال والذى نفس محمد بيده لو
لم تكونى مسكينة لجررناك على وجهك
(انتغلب) احد اكن ان تصاحب صويحبته
فى الدنيا معروفا فاذا حال بينه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل
آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے
پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت
میں لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی
کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھ میں ہے اگر نہ ہوتی
تو مسکینہ تو ہم تجھے مونہ کے بل گھسیٹتے

بينه من هو اولى به استرجع ثم قال
رب انسنى ما امضيت واعنى على
ما ابقيت فوالذى نفس محمد بيده
ان احد اكن لتبكى (فتستعيذ) اليه
صويحبته فياعباد الله لا تعذبوا
اخوانكم ثم كتب لها فى قطعة اديم احمر
لقيلة والنسوة بنات قيلة بان لا
يظلمن حقا ولا يكرهن على منكر وكل
مومن مسلم لهن نصير احسن ولا تسئ
هذا ما اخرجه ابن مندة بطوله وقد
رواه ابوداؤد فى كتاب القطائع
والترمذى فى كتاب الآداب من
طريق عبد الله بن حسان طرفا
منه واخرجه الامام احمد من
طريق عاصم بن بهدلة عن ابى
وائل عن الحارث بن حسان البكرى
قال مررت بعجوز بالربذة
الحديث بطوله (العجوز هى قيلة)

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔
پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں
کہ یہ تحریر ہے قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی
لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاوینگی کسی
حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر
مومن مسلمان انکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس
مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت
کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی
نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبد اللہ بن
حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو
امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے
کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث
(وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فى هذا الحديث

قوله سبيج ـ هو تصغير سبيج
كرغيف قميص بالفارسية وقيل
ثوب صوف اسود ـ **قوله انتفجت**
معناه وثبت اى ظهرت ـ **قوله**
القصة ـ القص تتبع الاثر منه
قوله تعالى فقالت لاخته قصيه

وكانت العرب يتفاؤلون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع آثارها سنح - اى ظهر - حلس - كساء على ظهر البعير تحت القتب - ديّار - الدير خان النصارى وصاحبها الديار - كانه سبّها بتعييره فى دينه - السامر - يقال سمر الماشية النبات اى رعته - قوله ذاقشر - القشر بالكسر مايلبس وجمعه قشور - قوله طمح اليه بصرى - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - اسمال - يقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - مليتين - ملية تصغير ملاءة وهى الازار - قوله قد نفضتا - اى نصالون صبغهما ولم يبق الا الاثر - ترقصان - هى جلسة المحتبى بيديه - قوله شخص لى - يقال شخص به كعنى اى اتاه امر ازعجه - اقول

هذا كتاب الله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الازهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضہ سے روایت کرکے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

فی شتین بعید فی الغور فیهما هلك
اهل الکتاب من قبلکم ولقد اخرج
یوما کتابا فقال وهو یقرأه۔
هذا کتاب من الرحمن الرحیم فیه
تسمیة اهل النار باسمائهم واسماء
آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علی
آخره لا ینقص منهم فریق فی الجنة
وفریق فی السعیر۔

ثم اخرج کتابا آخر فقرأ علیهم۔
کتاب من الرحمن الرحیم فیه تسمیة
اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم
وقبائلهم وعشائرهم مجمل علی آخره
لا ینقص منهم احد فریق فی الجنة و
فریق فی السعیر۔

واخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء
وواصلة وابی امامة قالوا اخرج علینا
النبی صلی الله علیه وسلم ونحن نتذاکر القدر
فقال مه مه اتقوا الله وادیان عمیقان
قفیران مظلمان لا تهیجوا علی انفسکم
وهج النار۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب
من الله الرحمن الرحیم باسماء اهل
النار واسماء آبائهم وامهاتهم وعشائرهم
فرغ ربکم فرغ ربکم فرغ ربکم اعددت
ابلغت انی قد انذرت۔

واخرج البزار عن ابن عمر۔ بسم الله
الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من الله الرحمن الرحیم

ایسی دو گھاٹیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں
ہلاک ہوگئے انمیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک
روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ
یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے
اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر و قبائل
کے ناموں کے ساتھہ مہر کردیگئی ہے اس کے ختم پر
نہیں کم ہوگا اوسمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے
اور ایک گروہ دوزخ میں۔

پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کردیگئی
ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔

اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور
واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے
پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کررہے تھے قدر کا فرمایا
مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضا و قدر)
جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں
پر آگ کے شعلے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے اللہ رحمن
رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور
اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب
فارغ ہوگیا تمہارا رب۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب۔
بیان کردیا مینے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔

اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کیجانب سے

فیه اهل الجنة باعدادهم واسمائهم واحبائهم مجمل علیهم الی یوم القیمة لاینقص منهم احد ولا یزاد فیهم احد وقد یسلك بالسعید طریق الشقاء حتی یقال هو منهم ما اشتبه بهم ثم یزال الی سعادة قبل موته ولو بفواق ناقة - العمل بخواتمه - قاله ثلثا - وفی اسنادہ عبد الله بن میمون القراح ضعیف وقال البزار هو صالح الحدیث وبقیة رجال رجال الصحیح -

جنمیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اُن کے حسب. مہر کر دیگئی ہے اون پر قیامت تک نہیں کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اوسنے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ انجام پر ہے. فرمایا اسکو تین مرتبہ اور اس کی اسناد میں عبد اللہ بن میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں ؛

کتاب من الله لاهل الجنة

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا یدخل الجنة احد الا بجواز - بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوہ جنة عالیة قطوفها دانیة - التخریج اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجه عبد الرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب واخرجه الطبرانی وابن مردویه والخطیب عن سلمان -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشے قریب ہیں. تخریج. بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبد الرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور مردویہ اور خطیب نے سلمان سے.

کتاب من الله فی لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامة ان اول شیئ کتبه الله

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

في اللوح المحفوظ۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ اني انا الله لا اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم لقضائي وصبر على بلائي ورضي بحكمي كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين يوم القيمة۔
اورده في كنز العمال قال واخرجه ابن النجار عن علي رضي الله عنه۔

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر میں. نہیں ہے کوئی شریک میرا۔ جو کہ مطیع ہوا میرے نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اُٹھاؤں گا اوسکو صدیقین کے ساتھہ قیامت کے دن۔
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذكر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي وقال في مصباح المضي ان نسخته عند ابن الجوزي هكذا۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى كسرى عظيم فارس سلام على من اتبع الهدى وامن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ادعوك بدعاية الاسلام فاني رسول الله الى الناس كافة لانذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم المجوس۔ اخرج البخاري من حديث ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله ابن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن الجوزی کے نزدیک اِس طرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ پادشاہ فارس کی طرف. سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اِس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام لا سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا بھی تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسرے کے پاس اپنا فرمان لیکر عبد اللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین
الی کسری فلما قرائه مزقه فدعا علیهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا
کل ممزق وهکذا ذکره محمد بن سعد
فی الطبقات فی ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا یعقوب بن
ابراهیم بن سعد الزهری عن
ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بکتابه الی کسری مع عبد الله بن
حذافة السهمی وامره ان یدفعه الی عظیم
البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسیب قال فدعا علیهم رسول
الله صلعم ان یمزقوا کل ممزق +
وقیل بعث الکتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدی بسند
ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله کتب الی ملک فارس
مرتین - **اقول** - ویؤیده روایة
الخطیب عن ابی معشر الذی اورده
فی جمع الجوامع وفیه ذکر الکتاب
بلفظ آخر من هذا فنسخته هکذا -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد
رسول الله الی کسری عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوے)
کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسری کی
طرف. جب اوس نے نامہ مبارک پڑہا تو پہاڑ ڈالا پس بددعا
کی آپ نے اوس کے لئے. باین لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے
کئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے
وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا
ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ
صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسری کی طرف عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان
حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے
کسری کے پاس پس جب کسری نے اوسکو پڑہا تو
پہاڑ ڈالا۔ کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ
مسیب نے کہا کہ بددعا کی رسول اللہ نے اون کے
لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں۔

اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض
کے ہاتھ۔ تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ
ثابت ہوجائے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان
شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا** ہوں میں کہ تائید کرتی ہے
اس قول کی روایت خطیب کی ابومعشر سے جسکو ذکر
کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہی
الفاظ کے تغیر کے ساتھ بہ نسبت اس نامہ کی اور نسخہ اوسکا
اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد
رسول اللہ کی جانب سے کسری پادشاہ فارس کی طرف

ان اسلمتم تسلم من شهد شهادتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله۔

وفی روایة عمرو بن شبة انه بعثه مع خنیس بن حذافة۔ اخو عبدالله وهو غلط فانه مات باحد و بعث الرسل فی سنة سبع انتهی قد ذکرت کتاب کسری الی باذان فی امره صلی الله علیه وسلم و قصته مضی فی امر باذان۔

یہ کہ اسلام لے آسلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت (یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت) اور مؤنہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبداللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بھیجے گئے ۷ھ ہجری میں انتہی۔ اور ذکر کر چکا ہے میں وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تھا رسول اللہ کے بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں۔

هذا ما كتبه صلعم الى ماعز بن ماعز البكائی

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسی بن اسمعیل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن یقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب له کتابا۔ ان ماعز البکائی اسلم اخر قومه وانه لا یجنی علیه الا یده۔

قال ابن الاثیر فی الاسد روی حدیثه احمد بن اسحق بن صالح عن ابی سلمة موسی بن اسمعیل عن الهنید بن القاسم عن الجعید ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلعم فذکر قال واخرجه ابن مندة وابو نعیم۔

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسی بن اسمٰعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عبیداللہ بن ماعز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لئے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ کرے گا اونپر مگر اونکا ہاتھ (یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جاینگے) کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن صالح نے ابی سلمہ موسی ابن اسمٰعیل سے وہ روایت کرتے ہیں ھنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك بن احمر ولمن تبعه من المسلمين امان لهم ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة واتبعوا المسلمين وجانبوا المشركين وادّوا الخمس من المغنم وسهم الغارمين وسهم كذا وسهم كذا فهم آمنون بامان الله وامان محمد رسول الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم. یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک ابن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس مطیع ہیں مسلمان. امان ہے اون سب کے لیے جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں کی اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ غارمین کا اور فلان اور فلاں کا حصہ. پس وہ امن میں اللہ کے اور اوس کے رسول محمدؐ کے۔

ذكره فى جامع الازهر وقال اخرجه الطبرانى فى الاوسط وفيه سعيد بن منصور الجزامى لم اقف له على ترجمة واخرجه ابن الاثير قال اخبرنا ابو موسى اذنا قال اخبرنا الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعيم قال اخبرنا سليمان بن احمد فى الاوسط قال اخبرنا محمد بن هارون قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا ابو الوليد بن مسلم قال حدثنا سعيد بن منصور الخزامى عن جده مالك بن احمر انه لما بلغه قدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد اليه فقبل اسلامه وسأله ان يكتب له كتابا يدعوه الى الاسلام فكتب له فى رقعة من ادم - فذكر

ذکر کیا اِس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں سعید بن منصور خزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اِس کی ابن اثیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو موسیٰ نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور خزامی نے اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کرکے کہ جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان لکھدیں. آپ نے ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر لکھدیا. پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا

الكتاب بلفظ المذكور وقال ايضاً
رواه يزيد بن عبد ربه او ابن
عبد الله الحمصي عن الوليد قال
حدثني سعيد بن منصور بن مخرز
بن مالك بن احمر العوفي ثم الجذامي
او الخزاعي عن جده انه لما بلغه مقدم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
تبوك فذكر الحديث وقال اخرجه
ابو عمر وابو موسى وقال الحافظ
اخرجه ابن شاهين بطريق يزيد بن
عبد ربه لما بلغهم مقدم النبي صلى الله
عليه وسلم تبوك وفد اليه مالك
بن احمر فاسلم وسأل ان يكتب له
كتابا فكتب له في رقعة من ادم قال
الوليد فسألت سعيد بن منصور
ان يقرأني الكتاب فذكر كبره وضعف
بصره وقال ابو ايوب بن مخرز بن
منصور بن مخرز فسل عنه فلقيته
فاخرج لي رقعة من ادم عرضها
اربعة اصابع وطولها قدر شبر قد
انماح ما فيها فقرأ على ابو ايوب -
بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب
من محمد رسول الله الى ابن عمر
ومن تبعه من المسلمين - فذكر
الكتاب مثل لفظ ابن اثير قال و
كذا اخرجه البغوي من طريق هارون
ابن عمر والمخزومي عن الوليد وقال لا

اور ابن اثیر نے یہی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد ربہ یا ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کرکے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھسے سعید بن منصور
بن مخرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اِس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدین
اون کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک
ادہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے مین نے سوال
کیا میں نے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑہاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا
میں اوسنے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار اونگل اور طول تقریباً ایک بالشت تہا۔
تحقیق مٹ گیا تہا اوس میں کا لکھا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔
بسم الرحمٰن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے۔ پس ذکر
کیا فرمان بلفظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے وہ
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم بهذا الاسناد غير هذا و اخرجه الطبرانی فی الاوسط من طریق صفوان ابن صالح عن الولید وساقه کله مدرجا غیر مفصل کما فصله یزید بن عبد ربه **قلت** والتوفیق بین الروایتین فی اسم المکتوب الیه ان یقال یحتمل ان یکون ابن عمر کنیة لمالک بن احمر والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمین اصل الغرم فی اللغة مایشق علی النفس وسمی الدین غرما لکونه شاقا علی الانسان والمراد بالغارمین المدیون وهم قسمان قسم ادانوا لانفسهم فی غیر معصیة فیعطون من مال الصدقات بقدر دیونهم اذا لم یکن بهم مال یفی بدیونهم فان کان عندهم وفاء فلا یعطون وقسم ادانوا فی المعروف واصلاح ذات البین فیعطون من مال الصدقات مایقضون به دیونهم وان کانوا اغنیاء لما روی عن عطاء بن یسار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی الا لخمسة لغاز فی سبیل الله او لعامل علیها او لغارم او لرجل اسیرا عانته ولرجل کان له جار مسکین فتصدق علی المسکین فاهدی المسکین للغنی اخرجه ابو داود مرسلا

اس سند سے سوائے اس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب کو مدرج غیر مفصل جیسکہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبدربہ نے **کہتا ہوں** میں کہ اور توفیق درفع تعارض کی دونو روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابتہ یہ کہ کہا جائے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہو جاویں اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کیے بغیر پس دیئے جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے صرفوں اور آپس کے صلاح کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے اوسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ شخصوں کو۔ لڑنے والا اللہ کے راستے میں یا عامل اوسپر یا قرضدار (یعنی فی سبیل اللہ) یا قیدی کی اعانت کیجاوے اوس کی۔ اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو۔ تخریج کی اوسکی ابوداود نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

لان عطاء لم یدرك النبي صلی الله علیه وسلم ورواه معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابي سعید الخدري عن النبي صلی الله علیه وسلم متصلا بمعناه اما من کان في معصیة فلا یعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمالك بن عبید الحسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید حسحاس کو (بمہملات) الخشخاش (بمعجمات)

نوٹ کتاب مالک بن عبید الحسحاس

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابو نعیم وابن منده من طریق الحصین بن ابي الحر عن ابیه مالك وعمیه قیس وعبید انهم اتوا النبي صلی الله علیه وسلم یشکوا الیه رجل من بني فهم فکتب لهم النبي صلی الله علیه وسلم هذا کتاب من محمد رسول الله لمالك وعبید وقیس بني الحسحاس انکم امنون مسلمون علی دمائکم واموالکم لا تواخذون بجریرة غیرکم ولا یجني علیکم الا اید یکم۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأیته في نسخة معتمدة من کتاب ابن شاهین بالمهملات۔

قوله ولا تواخذون۔ هذا یدل علی ان الکافر الحربي یوخذ بجریرة غیره نحو ان یجني احد من الکفار علی المسلمین ثم اخذ غیره منهم واسر یواخذ هذا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن منده نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں امن میں ہیں اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور نہ گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) کہا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قولہ ولا تواخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کرلیا جاوے اوسکے سوا کوئی اور اور ونہیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

اُس قیدی سے اُس جنایت کے عوض ۔	المأسور على تلك الجناية ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داود في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى فقال حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر ابو عيسى كنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالي قال حدثني دخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بني ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلا لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه عقبى فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابي بكر واتاه بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر باثني عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داود نے خمس غنیمت اور ذوی القربیٰ کے حصوں کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسیٰ نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اِس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عیوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھہ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکر رضہ سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور تھا اوس فرمان میں کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بها اربعة آلاف شعير واربعة آلاف
تمر وكان في كتاب النبي صلى الله
عليه وسلم۔
بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب
من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من
بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل
من اول خمس يخرج من مشركي بني
ذهل عقبة من اخيه۔

قوله عقبة من اخيه۔ هذا
يدل على انه يجوز للامام ان يعطي
من الخمس عوض الدية اذا لم تكن
الواقعة ما تحمل الدية ولهذا كان
النبي صلى الله عليه وسلم وعد به و
لكن ما حان الوفاء في عهده صلى الله
عليه وسلم فوفى به ابو بكر رضي الله عنه
من بيت المال۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے
کر دیے ہیں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت
سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال
میں سے عیوض میں اوس کے بھائی
کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اِس
بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں
سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں
دیت کسی پر نہ پڑسکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا اوسکا لیکن
نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ
کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
بیت المال میں
سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ فرمان بھی لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

قال الحافظ اخرج البغوي عن زياد
ابن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد
عن الرحيل بن اياس عن عمه هلال
بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة
قال اعطى النبي صلى الله عليه وسلم
لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة
وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول
الله لمجاعة بن مرارة من بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب
سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے
وہ رحیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج
سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہا کہ دی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ
میں جسکو غورہ کہتے تھے اور لکھا اِس بابت اون کے
لیے ایک فرمان۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میں نے

انی اعطیتہ الغوارۃ فمن حاجہ فیھا فلیأتنی ـ وقال ایضا اخرجہ الطبرانی وابن مندۃ ایضا من طریق ھلال بن سراج بن مجاعۃ عن ابیہ وذکر الحدیث وفیہ انی اعطیتک ارض کذا وکذا وفیہ ـ وکتبہ یزید ـ قال الحافظ یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانہ کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکرھذا ابن الاثیر وابن عبد البر ایضا ـ

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اونسے اس بارہ میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین اور اوسیں ہے کہ ۔ اور لکھا اسکو یزید نے ۔ کہا حافظ نے کہ احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی ۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمسیلمۃ الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواھب وزاد المعاد وسیرۃ المحمدیۃ نقلوا عن ابن اسحق ان وفد بنی حنیفۃ اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفوا مسیلمۃ فی رحالھم فلما اسلموا ذکروا لہ مکانہ فقالوا یا رسول اللہ انا خلفنا صاحبنا فی رحالنا ورکابنا یحفظھا لنا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما امر بہ القوم وقال لھم انہ لیس بشرکم مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما قدموا الیمامۃ ارتد عدو اللہ دینا وقال انی شرکت معہ فی الامر ثم جعل یسجع السجعات مضاھاتا للقران وکتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں ۔ پس جب اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کر رہا ہے اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیئے وہ جسکا حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے برا ۔ حفاظت کر رہا ہے تمہارے سامان کی پھر لوٹ آئے وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہوگیا عدو اللہ دین سے اور کہا کہ میں شریک کر دیا گیا ہوں اون کے ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے مقابلہ کے لئے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ ۔

کتاب الکذاب الی رسول اللہ

من مسيلمة رسول الله الى محمد رسول الله اما بعد فانى اشركت معك فى الامر وان لنا نصف الامر ولقريش نصف الامر ولكن قريشا قوما يعتدون فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه فى جواب كتابه -

جواب حضرت صلعم الیہ

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى مسيلمة الكذاب سلام على من اتبع الهدى اما بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين

قال فى جمع الجوامع واخرجه الطبرانى عن نعيم بن مسعود وذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله اليه وكان فيه -

لفظ الکتاب بروایۃ ابن سعد

بلغنى كتابك الكذب والافك والافتراء على الله -

ورد فى الصحيحين مكالمته صلى الله عليه وسلم اياه **فان قيل** كيف يجتمع خبر ابن اسحق مع هذا الحديث الصحيح **فالجواب** ان المصير الى ما فى الصحيح اولى ويحتمل ان يكون ان مسيلمة قدم مرتين الاولى كان تابعا وكان راس بنى حنيفة غيره ولهذا اقام فى حفظ رحالهم ومرة متبوعا وفيها خاطبه النبى صلى الله عليه وسلم او القصة واحدة وكانت اقامته

(خط ہے امسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی جانب بعد اس کے (معلوم ہو کہ) شریک کر دیا گیا ہوں میں تمہارے ساتھ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے۔ لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) زمین اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔

کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوس کی طرف اور تھا اوس میں کہ

مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جھوٹ اور تہمت اور بہتان ہے اللہ پر۔

اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھ رسول اللہ کی گفتگو کرنے کا پس اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی خبر ابن اسحق کی اس حدیث صحیح کے ساتھ تو جواب یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوس کا اختیار اولیٰ ہے اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ تھا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا۔ اور اسی وجہ سے رہگیا تھا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے لئے اور ایک مرتبہ آیا تھا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو کی اوس سے رسول اللہ نے۔ یا قصہ ایک ہی ہے اور تھا اوس کا سامان پر رہجانا عمداً بوجہ بڑا جاننے اس

في رحالهم باختيارهم استكبارا ان يحضر مجلس النبي صلى الله عليه وسلم وعامله صلى الله عليه وسلم معاملة الكرام على عادته فاراد استيلافه بالقول حيث قال لبئس بشركم مكانا وبالفعل حيث اعطاه مثل ما اعطى قومه فلما لم يفد توجه بنفسه اليه ليقيم عليه الحجة - هذا قاله الحافظ

ويستفاد من هذه القصة ان الامام يأتي بنفسه الى من قدم يريد لقاءه من الكفار اذا تعين ذلك طريقا لمصلحة المسلمين -

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں - اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھہ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لبئس بشرکم مکاناً سے اور اپنے فعل سے باینطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی قوم کو - پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوسپر حجت قائم ہو - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے

اور معلوم ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمصعب بن زبير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذكر في سيرة المحمدية اخرج الدارقطني عن ابن عباس قال اذن النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة قبل ان يهاجر ولم يستطع ان يجمع بمكة فكتب الى مصعب بن عمير -

اما بعد فانظر اليوم الذي يجهر فيه اليهود بالزبور فاجمعوا نساءكم وابناءكم فاذا مال النهار عن شطره عند الزوال من يوم الجمعة فتقربوا الى الله بركعتين -

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباس سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول - اور قدرت نہیں تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں بوجہ غلبہ کفار کے تو لکھا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ -

بعد حمد کے پس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں زور سے پڑھتے ہیں یہود زبور - پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو - پس جبکہ دن ڈھل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے ۔

۹۸ کتاب الی مصعب بن زبیر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قال خبرنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد بن علي قال حدثنا علي بن محمد المدائني عن ابي معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله في سمواته وانه لا اله الا هو وصدقناك وآمنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له ـ من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح الانعام فهي له وعليه في كل ثلثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسنة ـ قال وذكره ابو احمد العسكري والرشاطي واورده ابن الاثير منسوبا الى ابي احمد العسكري ـ

اللغات

مراح ـ بالضم مواضع تاوي اليه الماشية ليلا ـ **فارض** ـ المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپنے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لئے کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں ٹھیک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوۃ کی ہر تیس بقر میں ایک فارض ہے اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے

شرح لغات ـ مراح ـ بالضم ـ وہ جگہ جہاں ٹھکانا پکڑیں جانور رات کو ـ **فارض** ـ مسنہ اونٹ کا ـ

من الابل - **عتود** - هي الصغير من اولاد المعز - اذا قوي ورعى واتى عليه حول - **مسنة** - تقع على البقرة والشاة معناه طلوع سنها في السنة الثالثة -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا - جبکہ قوی ہوجائے اور چرنے لگے اور اوسپر ایک سال گذر جائے - **مسنہ** اِس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے - وہ جو داخل ہوجائے تیسرے سال میں -

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله من احيا ارضا - الارض الميتة هي التي لم تعمر - شبهت عمارتها بالحياة وتعطيلها بالموت والاحياء ان يعمل شخص الى ارض لم يتقدم ملك عليها لاحد فيحييها بالسقي او الزرع او الغرس او البناء فتصير بذلك ملكه - والكتاب يدل عليه وهو قول الجمهور - ولكن قال ابوحنيفة لابد من اذن الامام وقال مالك يحتاج الى اذن فيما قرب مما لاهل القرية اليه حاجة من مراعي ونحوه ويؤيده هذا الكتاب - **قوله في كل ثلثين** هذا يدل على ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فيه واما البقر فحكي عن ابن جرير الطبري انه قال صح الاجماع المتيقن المقطوع به الذي لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا - ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو - تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے - اور احیا یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلاکر کھیتی کرکے یا پیڑ لگاکر یا مکان بناکر تو ہوجاویگی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا - لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اذن اہل دیہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اِس زمین کی چرائی وغیرہ کے لئے - اور تائید کرتا ہے اِس کی یہ فرمان -

قولہ فی کل ثلثین - یہ قول دلالت کرتا ہے اِس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس اور اونٹ کے پانچ - بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے - لیکن نصاب بقر کا - پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہوچکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر زکوٰۃ ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اِسپر صاحب امام نے

فيه ان في كل خمسين بقرة بقرة
وتعقبه صاحب الامام بحديث عمرو
ابن حزم الطويل في الديات وغيرها
فان فيه في كل ثلثين باقورة تبيع
جذع او جذعة وحكي ايضا عن ابن
عبد البر انه قال في الاستذكار -
لا خلاف بين العلماء ان السنة في
زكوة البقر ما في حديث معاذ قال
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى اليمن وامرني ان اخذ من كل
ثلثين من البقر تبيعة او تبيعا -
رواه اصحاب الخمسة يعني مسلم
واصحاب السنن - قال عبد الحق ليس
في نصاب البقر حديث متفق على
صحته ولكن حديث معاذ صححه ابن
حبان والدار قطني والحاكم وصححه
ايضا من رواية ابي وائل عن مسروق
عن معاذ ويقال ان مسروقا لم يسمع
من معاذ وقد بالغ ابن حزم في تقرير
ذلك وقال ابن القطان هو على
الاحتمال وينبغي ان يحكم لحديثه
بالاتصال على رأي الجمهور - و
قال ابن عبد البر في التمهيد اسناده
متصل صحيح ثابت ووهم عبد الحق
فقال ان مسروقا لم يلق معاذا وهذا
مما لا اعلم فيه لاحد خلافا فعلى هذا
الصحيح في نصاب البقر ثلثون +

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات
وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر
ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ابن عبد البر سے
یہی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں
کہا کہ علماء میں اِس بات میں خلاف نہیں ہے کہ
سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث
معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر
تیس بقر پر (زکوۃ) ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا
اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے۔

کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی
کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق
ہو۔ لیکن حدیث معاذ رض کی تصحیح کی ہے اس کی
ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور یہی تصحیح
کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے
ہیں مسروق سے وہ معاذ سے۔ اور کہا جاتا ہے
مسروق نے نہیں سُنا معاذ سے اور ابن حزم نے
اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن
قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ)
محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال
سند کا جمہور کی رائے کے موافق۔ اور کہا ابن عبد البر
نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے
صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق
کو پس کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے
اور یہ اون امور سے ہے کہ نہیں معلوم مجھے اس میں
خلاف کسی کا۔ پس اِس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب
بقر کا تیس راس ہے *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن بهصل (بالمهملة وقيل بالنون)

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة - وفی روایة البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروة عن ابی نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی واسمه عبد الله بن اعور کانت عنده امرأة منهم یقال لها معاذة - فخرج یمیر اهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت علیه وعاذت برجل منهم یقال له مطرف بن بهصل فاتاه وقال یا ابن عم عندك امرأتی فادفعها الی قال لیست عندی ولو کانت عندی ما دفعتها الیك وکان مطرف اعز منه فخرج حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فعاذ به وانشاء یقول -

اشعار

یا مالك الناس ودیان العرب +
الیك اشکو ذربة من الذرب +
کالظبیة الشغباء فی ظل السرب +
خرجت ابغیها الطعام فی رجب +
فنزعتنی بنزاع وهرب +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن بہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو اون ہی میں سے ہے کہا جاتا تہا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تہا۔ اوس کی ایک عورت تہی جس کا نام معاذہ تہا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بہاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تہا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کر دے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بھی تجھے نہیں دیتا۔ اور تہا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑھنے لگا اشعار۔

اے مالک لوگوں کے اور دیندار ترین عرب + میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی جو مثل اوس نی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں + گیا میں کہانا لینے کو اوس سے رجب میں + پس لڑی مجھ سے اور بہاگ گئی۔

اختلفت العهد ولطت بالذنب+
وورثني بين عصب ينتسب+
وهن شر غالب لمن غلب+
فجعل النبي صلے الله عليه وسلم يتكرر
وهن شر غالب لمن غلب+
فكتب النبي صلے الله عليه وسلم
الى مطرف بن نهصل -
انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلے الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لى عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال فى ذلك

شعرًا

لعمرك ما حبي معاذة بالذى+
يغيره الواشي ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها+
غواة رجال اذ ينادونها بعدى+
قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابى
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابى معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابى والحى عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلے الله عليه وسلم - الحديث
وقال ايضا روى حديثه عبد الله

بدعہدی کی اور دم دباکر بہاگ گئی۔ اور ہلاکت
مین ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب سے۔
اور عورتیں بڑا غالب شر مین اوس شخص کے لیئے جو
اون پر غلبہ چاہے۔ پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اِس مصرعہ کی۔" وھن شر غالب لمن غلب "
پس لکہا رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دی اِس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کردے
اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑہا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب مَیں دیدونگا تجہے اوسکو۔ پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوس کے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اِس امر
کی جو مَیں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے
اور سپرد کردیا مطرف نے اوسکو پس کہے اِس
بارہ میں۔ شعر
قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکادیں اوسکو۔
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد
کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا مَیں رسول اللہ
کے پاس۔ الحدیث
اور بہی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبد اللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عواف بن کهمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم۔ الحدیث - وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اوس نے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابوالفضل منصور
بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشی بن مازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابوحفص الصیرفی عمرو بن علی قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفی قال حدثنی الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ان رجلا منهم یقال له الاعشی۔ فذکر القصة بطوله۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے جنید بن امین بن ذروۃ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

هذا ما كتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المضی و لم اجد فیما سواه انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة۔ ان له ما اسلم علیه ارض خولان افاد ان ارض الحربی یجوز للامام ان یتصرف فیه ویملکه غیره۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ فائدہ دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

هذا ما كتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضہ کو

قال الحافظ اخرج ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمر وعن سهل ابن یوسف بن سهل عن ابیه عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثه النبی صلی الله علیه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کر فرمان

عمال اليمن ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب الى معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه -
اني عرفت بلاءك في الدين والذي من
مالك حتى ركبك الدين وقد
طيبت لك الهدية فان اهدي لك
شئ فاقبله -

قوله فاقبله - هذا يدل على ان
ما اهدي له رضي الله عنه فكان له
حلالا ويرده ما رواه احمد والطبراني
عن ابي حميد الساعدي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هدايا
العمال غلول - وما روى عن بريدة
مرفوعا من استعملناه على عمل
فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو
غلول - ولعل الحلة كانت خاصة
لمعاذ رضي الله عنه لمصلحة كانت
عنده صلى الله عليه وسلم في امره
او الحكم عام لجميع المسلمين و
يؤيد هذا ما رواه ابو داؤد عن
عمر رضي الله عنه - رفعه - اذا
اعطيت شيئا من غير ان تسئل
فكل وتصدق - ويمكن التوفيق
ان في حديث عمر رضي الله عنه
كانت عمالة التي رزقها الامام
وقدرها للعاملين والاحاديث
التي فيها النهي محمولة على الهدايا
والتحف والله اعلم -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا میں نے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے
بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجھپر
تیرا دین اور حلال کر دیا ہے میں نے تیرے لئے ہدیہ پس اگر
کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جو
چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونکیں
اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور
طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہے
(یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہے
بریدہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور
اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول
ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو
معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو
رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا
عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اسکی کی
وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رض سے۔ مرفوع۔
جبکہ دیا جاسے تو کوئی چیز بے مانگے تو کھا اور صدقہ
کر اور ممکن ہے توفیق اِس طور سے کہ حدیث
عمر رض کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کرے
امام عاملوں کے لئے۔
اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں
اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمعاذ بن جبل رضي حين توفي ابنه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مر گیا تھا

ص ۹۹ کتاب ایضا الی معاذ بن جبل رض

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل سلام عليك فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو۔ اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقنا واياك الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا من مواهب الله وعواريه المستودعة متع الله به في غبطة وسرور وقبضه منك باجر كثير۔ الصلوة والرحمة والهدى۔ فان احتبسه فاصبر ولا يحبط جزعك اجرك فتندم واعلم ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا وما هو نازل فكان قد والسلام۔ ذكره في جامع ازهر وقال اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط۔ واخرجه الحاكم في المستدرك فقال حدثنا ابو علي الحسين بن علي الحافظ قال اخبرنا الحسين بن عبد الله ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو ابن بكو السكسكي قال حدثنا مجاشع ابن عمرو الاسدي قال حدثنا الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ بن جبل۔ فذكر الحديث۔ وقال

لفظ الکتاب ملخص اخرجہ الحاکم والطبرانی وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے (تعزیت نامہ) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم کر (اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے دل میں صبر ڈالے۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور وغبطہ (یعنی ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں) اور لیلیا اوسکو تجھ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز اور رحمت اور ہدایت۔ پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج وغم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا تو۔ اور جان لے تو کہ رونا دھونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع کریگا غم کو اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام۔ ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر اور اوسط میں۔ اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے مستدرک میں اور کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکو سکسکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

غریب حسن الا ان مجاشع بن عمرو
لیس من شرط هذا الکتاب واخرجه
ابو نعیم فی الحلیة باختلاف یسیر
فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقرئ
قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
القرشی عن محمد بن سعید عن
عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شهدت مع معاذ بن جبل
حین اصیب ولده ووجده علیه
فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم
فکتب الیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی معاذ بن جبل سلام
علیک فانی احمد الیک الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فاعظم الله لک الاجر والهمک
الصبر ورزقنا وایاک الشکر۔
ان انفسنا واهلینا واموالنا واولادنا
من مواهب الله عز وجل الهنیئة
وعواریه المستودعة یمتع بها الی
اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم
ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر
اذا ابتلی فکان ابنک من مواهب
الله الهنیئة وعواریه المستودعة متعک
به من غبطة وسرور وقبضه منک
باجر کثیر۔ الصلاة والرحمة ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اِس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اِس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے محمد بن
سعید سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمٰن بن غنم سے کہ تھا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی
اِس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون
کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تعزیت نامہ ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر میں حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دِل میں صبر۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھہ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض ہے ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مُبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تھا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتھہ بحالت سرور و غبطہ۔ اور لیلیا اوسکو
تجھہ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم ہے تو اپنے پر صلوٰۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

کتاب معاذ تخریج ابی نعیم فی الحلیۃ ۹۴

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فيحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت فى جنب الثواب فينجز
من الله موعده وليذهب اسفك
ماهو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمرو بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه۔ فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وروى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبى صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيبة الجرشى
من الاستسلام واصطباره عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دے گا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جائے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اِس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کہ جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھہ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مر گیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی۔ پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اِس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیبہ جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة فی حیاته صلے الله علیه وسلم الا الی الیمن فقدم بعد وفاته صلے الله علیه وسلم - ولیس محمد بن سعید ولا مجاشع ممن یعتمد روایتهما ومفاریدهما انتهے کلام ابی نعیم - وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات فی باب التعزیة فقال اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردی وابوسعد احمد بن محمد البغدادی قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا محمد بن ابراهیم الحروری قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال اصیب معاذ بولده فذکر مثل حدیث ابونعیم بلفظه - وقال هذا حدیث موضوع ومحمد سعید هو الکذاب الوضاع الذی صلب فی الزندقة وقد ذکرت القدح فیه فی مواضع - وقد روی هذا الحدیث المجاشع عن عمر عن عمرو بن حسان عن اللیث عن عاصم بن محمد عن محمود بن لبید عن معاذ مثله - قال ابن حبان یضع الحدیث لا یحل ذکره الا بالقدح وقد رواه اسحق من بخیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب رسول الله الے معاذ وهو بالیمن - من محمد رسول الله الی معاذ فذکر نحوه مختصرا - وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علحدہ رہنا رسول اللہ کی زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے - اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں جن کی روایتیں اور مفاریدِ قابل اعتماد ہوں - ختم ہوا کلام ابونعیم کا - اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں باب تعزیتہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن حسن ماوردی اور ابوسعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی حضرت معاذ کے بیٹے کی - پس ذکر کیا حدیث کو مثل لفظ ابونعیم کے - اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے اس میں اعتراض چند جگہ - اور روایت کیا اس حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے - کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ - اور روایت کیا ہے اسکو اسحق نے بخیب سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے نامہ معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے - محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا مثل اوس کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالکذب و وضع الحدیث وکل ھذہ الروایات باطلۃ انما کانت وفاۃ ابن معاذ فی سنۃ الطاعون سنۃ ثمانی عشر بعد موت رسول اللہ بسبع سنین وانما کتب الیہ بعض الصحابۃ تعزیۃ - انتہیٰ کلام ابن الجوزی و ذکر فی لآلی المصنوعۃ - اخرج الخطیب قال اخبرنا ابو القاسم طلحۃ بن علی بن الصقر الکنانی قال حدثنا ابو سلیمان محمد بن الحسین بن علی الحرانی قال حدثنا النعمان ابن مدرک قال حدثنا محمد بن بشیر البغدادی قال حدثنا اسحق بن نجیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی معاذ بن جبل وھو والی بالیمن -

من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو - اما بعد فان ابنک فلانا قد توفی فی یوم کذا وکذا فاعظم اللہ لک الاجر والھمک الصبر ورزقک الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واھلونا من مواھب اللہ الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ یمتعنا بھا الی اجل معدود ویقبضھا لوقت معلوم وحقہ علینا ھنالک اذا ابلانا الصبر فعلیک بتقوی اللہ وحسن العزاء فان الحزن لا یرد میتا ولا یوخر

وضع کرنے میں - اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو سنہ ۱۸ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد ہے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت - ختم ہوا کلام ابن جوزی کا - اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطاء سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مرگیا پس بڑا ہوئے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو بلا پہونچنے کے وقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو (مصیبت میں) صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

ب لآلی المصنوعۃ ج ۲ ص ۹۹

اجلا وان الاسف لا یرد ما هو نازل
بالعباد قال موضوع واسحٰق بن نجیح
کذاب انتهی ما قاله الخطیب وقد
اخرج هذا الحدیث الامام محمد بن
ابی داؤد الاصبهانی (هو ابو داؤد الظاهری)
فی کتاب الزهرة قال حدثنا القاضی
ابراهیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان
ابن عمرو - ابو داؤد النخعی عن مهاجر بن
ابی الحسن الشامی عن عبد الرحمن بن
تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث واخرج
الفقیه ابو اللیث فی تنبیه الغافلین
اسناده من طریق سلیمان بن عمرو عن
مجاهد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لی فکتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل
وساق الحدیث بلفظ ابی نعیم واخرج
الوکیع فی کتاب الغرا قال حدثنی ابو
اسمعیل بن ابراهیم بن الحسن بن علی
بن ابی طالب قال حدثنی عمی قال
حدثنی اسحٰق بن جعفر بن محمد (هو
ابن الامام الباقر محمد بن علی بن الحسین) عن
ابیه عن جده ان ابنا لمعاذ بن جبل
هلک فجزع علیه جزعا شدیدا فکتب
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم
اما بعد فان انفسنا واموالنا واهلینا و
اولادنا من مواهب الله الهنیئة وعواریه

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ موخر کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں ، دکرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہے
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحٰق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب ۔ اور تخریج کی ہے اِس کی امام محمد
بن ابو داؤد اصبہانی نے (یعنی ابو داؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابو داؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کر کے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمٰن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے ۔ الحدیث ۔ اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمٰن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مر گیا میرا بیٹا پس لکھا (نامہ) میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف ۔ اور بیان کی حدیث بلفظ ابو نعیم ۔
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسحٰق بن جعفر بن محمد
نے (یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے
روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبل رض کا ایک لڑکا مر گیا جس پر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا انکی طرف (تعزیت نامہ) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں ۔ الحدیث ۔

المستودعة - الحديث **تفصيل الكلام والحاصل** - ان هذا الحديث مروي عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم رضي الله عنهم - فاما رواية معاذ فمن طريق مجاشع عن الليث عن عاصم عن محمود بن لبيد عن معاذ - وهذا عند ابي نعيم والحاكم - ومن طريق سليمان ابن عمرو النخعي عن مجاهد عن عبد الرحمن ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابي الليث السمرقندي - واما رواية ابن عباس فمن طريق اسحق بن نجيح عن عطاء عن ابن عباس عند الخطيب واما رواية جابر فمن طريق ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر عند ابي نعيم - واما رواية عبد الرحمن بن غنم فمن طريق محمد بن سعيد عن عبادة بن نسي عن عبد الرحمن بن غنم - فرواية معاذ قال ابن الجوزي موضوع لكون راويه محمد بن سعيد وضاعا ورواية ابن عباس قال ايضا موضوع لكون راويه اسحق وضاعا ورواية جابر فضعفه ايضا ابن الجوزي وابو نعيم لكون وفات ابن معاذ بعد وفات النبي صلى الله عليه وسلم و رواية ابن غنم فلكونه من رواية محمد ابن سعيد الوضاع - **اقول** - له شاهد حسن وهو طريق اهل البيت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل اور ابن عباس اور جابر اور عبد الرحمن بن غنم ہیں۔ لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ اور مروی ہے بطریق سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔

لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع اور روایت ابن عباس کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی اور ابونعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اس حدیث کے لیے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناه وقد افاد ان للحديث اصلا
لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية
الحديث تابعي يروي عن جابر وابن
عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة و
زمانه مقدم على عهد الوضاعين
المذكورين فروايته يدل على ان الحديث
قد وجد قبل زمان الوضاعين واما
ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات
ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله
عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي
توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان
غير ابن معاذ الذي عزّى فيه النبي صلى
الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث
التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح
فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع
حين كون معاذ باليمن في عهده صلى
الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد
النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن
ابن معاذ توفي مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسیکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا
اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے
اِس لیئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت
کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر۔ ابن عمر اور
ابی سعیدؓ وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث
کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت
دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود
وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچھ کہ کہا ہی
ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات
رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن
ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے
ہیں دوسرے ہوں اوس بیٹے سے جن کے بارہ میں رسول اللہ
نے تعزیت لکہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام
نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے
کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ
میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپکے وہ صاحبزادے جنکا
انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن
بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہو کر حضرت معاذ کے ساتھ
مرے ہیں۔ واللہ اعلم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکہا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضي ناقلا عن
كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم
عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري
صاحب الشافعي قال لما كانت سنة
ست من مهاجر رسول الله ورجع من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام
سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد
امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کر کے لکہا ہے کہ جبکہ
سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے
تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہا ہی

الحديبية بعث الى الملوك ثم قال حدثنا
ابن مردويه قال حدثنا عبد الله بن
وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن
ابن شهاب قال حدثني عبد الرحمن بن
عبد القاري ان رسول الله صلے الله
عليه وسلم قام ذات يوم علے المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد
فاني اريد ان ابعث بعضكم الى ملوك
العجم فلا تختلفوا علے كما اختلفت بنو
اسرائيل علے عيسے قال المهاجرون
يا رسول الله والله لا نختلف عليك
في شيء ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابي بلتعة الى مقوقس بكتابه قال
الحافظ اسم المقوقس جريج (مصغرا)
ابن مينا ونسخة الكتاب هكذا
من محمد رسول الله وفي رواية عبد الله
ورسوله الى المقوقس عظيم القبط سلام
علے من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك
بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله
اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم
القبط يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة
سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا
اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا
اشهدوا بانا مسلمون
فمضى حاطب بكتابه صلے الله عليه وسلم
ولما انتهى الى اسكندرية وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد و ثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھ پر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر۔
کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بناویں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک جھروکے میں جو دریا کے رخ

فی مجلس مشرف علی البحر فرکب
سفینۃً وحاذی مجلسہ واشار بالکتاب
الیہ فامر باحضارہ بین یدیہ فلما جیئ
بہ دفع الیہ الکتاب فقرأہ وقال ما
منعہ ان کان نبیا ان یدعوا علی
من خالفہ فیسلط علیہ فقال حاطب
ما منع عیسی ان یدعو علی من خالفہ
ان یسلط علیہ فسکت فقال حاطب
انہ کان قبلک رجل یزعم انہ رب
الاعلی فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی
فاعتبر بغیرک ولا یعتبر غیرک بک
قال ان لنا دینا لن ندعہ الا لما ھو خیر
منہ فقال حاطب ندعوک الی دین
اللہ وھو الاسلام الکافی بہ اللہ فان ھذا
النبی دعا الناس فکان اشدھم قریش
واعداھم لہ یھود واقرب منہ النصاری
ولعمری ما بشارۃ موسی بعیسی الا کبشارۃ
عیسی بمحمد وما دعائنا ایاک الی القرآن
الا کدعائک اھل التوراۃ الی الانجیل
وکل نبی ادرک قوما فھم من امتہ علیہم
ان یطیعوہ وانت ممن ادرک ھذا
النبی ولسنا ننہاک من دین المسیح ولکن
نامرک بہ فقال المقوقس انی نظرت
فی امر ھذا النبی فوجدتہ لا یامر بمزھود
فیہ ولا ینہی عن مرغوب فیہ ولم اجدہ
بالساحر الضال ولا الکاھن الکاذب
ووجدت معہ آیۃ النبوۃ باخراج الخباء

پر تہا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامہ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑہا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو اپنے مخالفوں کے
لئے بددعا کریں پس مسلط ہوجائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تہا عیسی علیہ السلام کو کہ بددعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہوجاتے اونپر پس چپ
ہوگیا تو کہا حاطب نے کہ تجہسے پہلے ایک شخص تہا جو
گمان کرتا تہا کہ وہ معبود اعلی ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجہ سے۔ کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چھوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تجھکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہی
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تہے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاری
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسی کا عیسی
کی بابتہ مگر کہ مثل بشارت عیسی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجھکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالجوى وسانظرابى الاخبار الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب النبى صلى الله عليه وسلم فجعله فى حقة من عاج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبا له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته

كتاب المقوقس الى النبى صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد بن عبد الله من المقوقس عظيم القبط سلام عليك امابعد فقد قرأت كتابك وفهمت ماذكرت فيه وماتدعو اليه وقد علمت ان نبيا قد بقى وكنت اظن ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان من القبط عظيم وكسوة واهديت اليك بغلة لتركبها والسلام۔

هكذا نقله فى زاد المعاد و سيرة المحمدية وذكره صاحب المواهب ايضا۔ وذكرايضا صاحب المصباح بلفظ اٰخر فقال روى الواقدى بسنده عن حميد الطويل يرفعه الى ابن اسحق قال لما هاجر رسول الله الى المدينة كتب الى ملوك الارض منهم المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر نسخته

كتاب الى صاحب مصر برواية الواقدى

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى صاحب مصر امابعد فان الله ارسلنى رسولا وانزل على قرآنا وامرنى بالاعذار والانذار ومقاتلة الكفار حتى يدينوا بدينى ويدخل

مینے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ کاموں سے اور نہیں پایا مینے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ کاہن جھوٹا اور دیکھا پائی مینے اوسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار کے اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس لکھا اوسکا جواب. نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمدؐ بن عبد اللہ کے لیئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے پس پڑھا مینے آپ کا خط اور سمجھا مینے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا ہوگا اور اکرام کیا مینے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ ہے قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا مینے آپکو ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں۔ والسلام۔

اِسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی. اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھہ پس کہا کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع کرتے ہیں وہ ابن اسحٰق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکھا تھا اسکو ابوبکرؓ نے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمدؐ رسول اللہ کیجانب سے حاکم مصر کیجانب. بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) تحقیق اللہ نے بھیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے عذر قائم کرنے اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرا دین اختیار

الناس فی ملتی وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ما روی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة او ناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ما روی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدیة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظ فیحمله ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعا من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اسکی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور دلالت کرتا ہے یہ فرمان
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔

اور مخالف ہے اِس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا روایت
کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنے نفس غیظ
کہاے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی۔ اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما
اهدى له خاصة والقبول فيما اهدى
للمسلمين وفيه نظر لان من جملة
ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية
فيه للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة وجمع
غيره بان الامتناع فى حق من يريد
بهديته التودد والموالاة والقبول فى
حق من يرجى بذلك تانيسه وتاليفه
على الاسلام۔ قال الحافظ وهذا اقوى
من الذى قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره
من الامراء ويجوز له خاصة وقال
بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة
بحديث العياض عكس ما قاله الخطابى
ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال
وكذلك الاختصاص وقد اورد البخارى
فى صحيحه حديثا استنبط منه جواز
قبول هدية الوثنى ذكره فى باب
قبول الهدية من المشركين من كتاب
الهبة والهدية قال الحافظ فى الفتح و
فيه فساد قول من حمل رد الهدية
على الوثنى دون الكتابى وذلك لان
الواهب المذكور فى ذلك الحديث
وثنى +

میں بائیطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تھا جو خاص
آپ کے واسطے ہوتے تھے اور قبول اونمیں تھا جو
عام مسلمانوں کے لئے تھے اور اس میں اعتراض ہے
کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بھی ہیں کہ ہدیہ دیا
گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع
کیا ہے غیر طبری نے اِس طورسے کہ عدم قبول اوس
شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی
اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ
اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور موانست
اسلام۔ کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق
کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور
امراکو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز
کی حدیثیں منسوخ ہیں حضرت عیاض والی حدیث سے برعکس
قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد
احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسیطرح خصوصیت
اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث
جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول
کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبہ والہدیہ کے باب
قبول ہدیۃ المشرکین میں۔ کہا حافظ نے کہ اس میں
جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول
کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے
ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست
ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للمنذر بن ساوى ملك البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذكر صاحب المواهب انه قال الواقدى

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسنادہ عن عکرمۃ وذکرہ صاحب
مصباح المضے فقال روی صاحب
الھدی المحمدی باسنادہ عن عکرمۃ
انہ قال وجدت کتابا فی کتب ابن
عباس بعد موتہ فاذا فیہ ۔ بعث
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
العلاء الحضرمی الی المنذر بن
ساوی وکتب الیہ کتابا یدعوہ
فیہ الی الاسلام وانی مع تفحصی
فی عدۃ کتب ما وجدت ھذا الکتاب
بلفظہ ھکذا بغیر لفظ ذکرہ محمد
بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ العلاء
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی
ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرۃ عن
محمد بن یوسف عن السائب بن
یزید عن العلاء الحضرمی ان رسول
اللہ صلعم بعثہ منصرفہ من الجعرانۃ
الی المنذر بن ساوی معہ کتابا
یدعوہ فیہ الی الاسلام ۔ انتھے
فلما وصلہ الکتاب امن وکتب الیہ
صلے اللہ علیہ وسلم کتابا نسختہ ۔
اما بعد یا رسول اللہ فانی قد اُتُ
کتابک علے اھل البحرین فمنہم من
احب الاسلام واعجبہ ودخل فیہ
ومنہم من کرھہ وبارضی یھود
ومجوس فاحدث الی فی ذلک امرک
فکتب الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی
نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند
سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی مینے ایک تحریر کتب
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ
بھیجا رسول اللہ نے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کی
طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ
اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں
تلاش کرنے کے مجھے اِس فرمان کے لفظ نہیں
ملے

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور
لکھا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے
یا رسول اللہ مینے سُنایا آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور
بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور
پسند کیا اور داخل ہوگئے اوس میں اور بعض نے
مکروہ جانا ۔ اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں
پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم بھیجئے ۔
پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

کتاب منذر بن ساوی الی رسول اللہ

جواب منذر صلعم

وسلم كتابا في جواب ذلك -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى المنذر بن ساوى
سلام عليك فاني احمد اليك الله
الذي لا اله الا هو واشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله اما
بعد فاني اذكرك الله عز وجل فانه
من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه
من يطع رسلي ويتبع امرهم فقد
اطاعني ومن نصح لهم فقد نصح لي
وان رسلي قد اثنوا عليك خيرا واني
قد شفعتك في قومك فاترك
للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت
عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك
مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك
ومن اقام على يهودية او مجوسية
فعليه الجزية -
هكذا بهذا اللفظ في زاد المعاد
وفي سيرة المحمدية -

جواب میں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر
پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے
رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے
اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے
اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں
کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے
اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس
اوسنے خیر خواہی کی میری۔ اور میرے قاصدوں نے تیرے
اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش
کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جسپر کہ وہ
اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطاکاروں کو پس قبول کر تو
اوسنے اسلام یا عذر گناہ، اور بیشک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو ہم نہیں
معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا
اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہے۔ اسیطرح ان ہی
لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

هذا ايضا المنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

یہ ایضا کتاب بنام منذر

ذكر الزرقاني تخريج ابن مندة
عن زيد بن اسلم عن المنذر بن
ساوى ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب اليه - ان افرض على كل رجل
ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت
کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے
کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ان کی طرف۔
کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین
نہ ہو چار درہم اور عبا بطور جزیہ

هكذا ذكره الحافظ فى الاصابة۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

هذا ايضا ما كتبه لمنذر فى مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن مندة وكان منذر عامل رسول الله على هجر ذكره الحافظ فى ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم كتب اليه لمجوس هجر۔ اعرض عليهم الاسلام فان ابوا اخذت منهم الجزية بان لا تنكح نساءهم ولا تؤكل ذبائحهم۔ هكذا ذكره الزرقانى۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو اونسے جزیہ باینطور کہ نکاح کیجاویں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

هذا ايضا الى المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج الطبرانى من طريق ابى مجلز عن ابى عبيدة بن عبد الله بن مسعود رض عن ابيه قال كتب النبى صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔ من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة الله وذمة رسوله۔

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان منذر بن ساوے کی طرف۔
جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑہی اور ہمارے قبلہ کی طرف مونہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا

قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وذكره فى المواهب ايضا هكذا۔ **اقول** قد حررت فى اول كتاب الذى ذكرت باسمائى ما وجدت كتابا الذى كتبه رسول

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابونعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی اسیطرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھ آیا ہوں کہ نہیں پایا مینے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

الله صلعم الیه یدعوه فیه الی الاسلام فیحتمل ان یکون هو هذا او یؤیل هذا القول الفاظ کتابه صلی الله علیه وسلم الذی سبق باسم کسری بروایة الخطیب فهو ایضا الدعوة الاسلام ولفظه یشبه بهذا الکتاب والله اعلم۔

کی بابتہ لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اِس فرمان کے الفاظ سے ہوتی ہے جو کسریٰ شاہ ایران کے نام بروایت خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی بابتہ ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس فرمان کے واللہ اعلم۔

هذا ایضا لمنذر بن ساوی

یہ فرمان بھی لکھا ہے منذر بن ساوی کے نام

ذکر فی مصباح المضی منه صلی الله علیه وسلم کتابا الی منذر لم یسنده ولم نره فیما سواه من الکتب نسخته اما بعد فانی بعثت الیك قدامة وابا هریرة فادفع الیهما ما اجتمع عندك من جزیة ارضك والسلام وکتبه اُبَیّ۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور نہ مینے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بھیجا ہے مینے تمہاری طرف قدامہ اور ابو ہریرہ کو پس دیدان دونوں کو وہ مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور لکھا اسکو اُبی نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمهاجر بن امیة فی وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

قال الحافظ اخرج الطبرانی من طریق محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن عمه سعید بن عبد الجبار عن ابیه عن امه ام یحیی عن وائل بن حجر قال وفدت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فرحب بی وادنی مجلسی فلما اردت الرجوع کتب ثلث کتب کتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنی ماں ام یحییٰ سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپنے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب مینے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میری بابتہ تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر۔

هذا ایضا لمنذر بن ساوی

کتابه الی المهاجر بن امیة

بی فضلنی فیہ علی قومی - **اقول** و منہا هذا الکتاب -

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی المهاجر بن امیة ان وائلا یستسعی (سیلستبعنی) ونوفل علی الاقیال حیث کانوا من حضرموت - الحدیث - هکذا ذکره ولم اجده فیما سواه وهکذا ذکره صاحب سیرة المحمدیة بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ ان ہی میں سے یہ فرمان ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (بایں مضمون کہ) وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے میری تابعداری کر لی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضرموت پر جہاں وہ ہوں - الحدیث -

اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب سیرة محمدیہ نے بے سند -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمهری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرة الشامیة انه قال ابن سعد انه قدم وفد مهرة علیهم مهری بن ابیض علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فعرض رسول الله صلعم علیهم الاسلام فاسلموا وکتب لهم کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد رسول الله لمهری بن الابیض علی من امن به من بنی مهرة لا یؤکلوا ولا یعرکوا وعلیهم اقامة شرائع الاسلام فمن بدل بعد حارب الله ومن امن به فله ذمة الله وذمة رسوله - اللقطة مزادة والسارحة معداة والنعث الشیبة والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمة الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری بن ابیض تھے پس پیش کیا اونپر رسول اللہ نے اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان - جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مہری بن ابیض کے لئے (بایں مضمون کہ) جو ایمان لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور نہ اونسے لڑائی کیجا وے - اور واجب ہے اونپر قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو شخص کہ ایمان لایا اسپر اوس کے لیے ذمۃ اللہ کا ہے اور اوس کے رسول کا - لقطہ توشہ ہے - (راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنے والے جانور معاف ہیں - اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے -

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یؤاکلوا - نهی عن المواکلة وهو ان
یکون لاحد دین علی آخر فیهدی الیه
شیئا لیؤخره فکان کل منهما یؤکل
صاحبه - **لا یعرکوا** - من العرک
ای لا یقاتلوا ومنه المعرکة - **المزادة**
والمزودة - ما یجعل فیه الزاد للسفر
والمراد هنا الزاد - **السارحة** والسارح
والسرح سواء الماشیة - **معداة**
یقال عدوان عنه ای تجاوز والمراد
انها عفو یعنی ان مواشیکم اللتی ترعی
فی المسارح لا یؤخذ عنها الزکوة - **قوله**
النفث الشیبة والرفث لفسق
الشیبة هو سن الشیخوخة من عمر
الانسان والنفث هو کالنفخ وفی
الحدیث ان روح القدس نفث
فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من
النفث ما بفم وهو شبیه بالنفخ وهو
اقل من التفل لان مع التفل شیئا
من الریق ومنه اعوذ بالله من نفخه
ونفثه وفسر بالشعر المذموم وفی
الکتاب فسر النفث بالشیبة کانه
اشارة الی ما ورد فی حدیث الاستعاذة
من النفث ان المراد به هو السن الذی
یعرض فیه زوال العقل وسقوط

لا یؤاکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے
کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس وہ یہ بھیجے مقروض قرض
خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے
کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک
سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ **المزادۃ**
والمزودۃ - وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں
اور مراد یہاں توشہ ہے - **السارحۃ** اور السارح اور
السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداۃ** بولا جاتا
ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے
کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیرون چرتے
ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی - **قولہ النفث الشیبۃ**
والرفث الفسق - شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان
کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث
شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی
وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور مونہ
سے پھونک والی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے
اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک
بھی آتا ہے یعنی تھتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ
من نفخہ ونفثہ - اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کیے گئے
ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی
گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں
نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے
جس میں عقل زائل ہو جائے اور قوی بالکل ساقط
ہو جاویں خدا اللہ پناہ میں رکھے اوس سے اور لفظ شیبہ

القول اوهو تصحيف الشعر۔ والرفث قال الازهری هو کل ما یریده الرجل من المرأة وفی الحدیث فلا یرفث ای لا یفحش فی الکلام فلهذا فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث کے معنے ازہری نے لکھے ہیں کہ ہر وہ چیز جو مرد کی مراد عورتوں سے ہوتی ہے حدیث میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وكتب النبي صلى الله عليه وسلم الى النجاشي ذكره في المواهب وقال الزرقاني اخرج الواقدي وروى البيهقي عن ابن اسحق ان لفظه هكذا۔

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى النجاشي ملك الحبشة امابعد فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس المؤمن المهيمن واشهد ان عيسى بن مريم روح الله وكلمته القاها الى مريم البتول الطيبة الحصينة فحملت بعيسى فخلقه من روحه ونفخه كما خلق آدم بيده واني ادعوك الى الله وحده لا شريك له والموالاة على طاعته وان تتبعني وتؤمن بالذي جاء ني فاني رسول الله واني ادعوك وجنودك الى الله تعالى وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصيحتي وقد بعثت اليكم ابن عمي جعفرا ومعه

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں میں کہ عیسیٰ بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں مردوں سے۔ پس حاملہ ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا اونکو اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے کہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق پہونچا دیا میں نے تجھے اور نصیحت کردی میں نے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدى
وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي له عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذي
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسى) كبشارة
عيسى براكب الجمل (محمد صلى الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه ولكن اعواني من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلى الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمة وبركات الله
الذي لا اله الا هو الذي هداني
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسى
فورب السماء والارض ان عيسى
عليه الصلوة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا (بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر) انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك و بايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العالمين وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اونسے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب ۔ اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی وکافی نہیں ہے۔ لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھالوں اور لوگوں
کے دل نرم کرلوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی۔ بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثا
مثلثہ و را مہملہ وہ چھلکا جو گٹھلی اور کھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور بھیجا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے۔ اور بیعت کی میں نے آپسے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہاں

كتاب النجاشي الى النبي صلى الله عليه وسلم

اليك بابني وان شئت اتيتك بنفسي
فعلت فاني اشهد ان ما تقوله حق
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته
وهذا هو اصحمة الذي هاجر اليه
المسلمون في رجب سنة خمس من
الهجرة وبعث صلى الله عليه وسلم اليه
عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما
صراحت سنة ست على يد جعفر و
توفي في رجب سنة تسع من الهجرة
ونعاه النبي صلى الله عليه وسلم يوم
توفي وصلى عليه بالمدينة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور
اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اِس وجہ سے
کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھہ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے
اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس
کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں
نے رجب ۵ سنہ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے
اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس
اسلام لایا وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے ۶ سنہ
میں حضرت جعفر کے ہاتھہ پر اور وفات پائی رجب ۹ سنہ ہجری
میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ
انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑہی انپر مدینہ میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي (هذا غير النجاشي الذي ذكرت)

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس سے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا

روى البيهقي عن ابن اسحق انه قال۔
هذا الكتاب من النبي صلى الله عليه وسلم
الى النجاشي الاصحم عظيم الحبشة سلام
على من اتبع الهدى وآمن بالله ورسوله
وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان
محمدا عبده ورسوله وادعوك
بدعاية الله فاني انا رسوله فاسلم تسلم
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۔ فَإِنْ
تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ اونہوں نے کہا کہ
یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم
سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر
اور گواہی دی اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ
جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے
کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی
دی اِس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول
ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اوس
کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ
نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس کے
ساتہہ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو خدا اللہ کے

فان ابیت فعلیک اثم النصارٰی من قومک

تنبیہ - ما ورد فی الکتاب من اسم النجاشی هذا الاصحم فقال ابن کثیر لعل مقحم من الراوی بحسب ما فهمه انتهی **اقول** هذا هو الصحیح فان النجاشی الذی کتب الیه النبی صلی الله علیه وسلم وصلی علیه النبی صلی الله علیه وسلم یوم توفی هو غیر النجاشی هذا الذی لم یسلم لما روی فی صحیح مسلم عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی کسریٰ والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار عنید - یدعوهم الی الله ولیس بالنجاشی الذی صلی علیه - وکذا ما قال الزهری کانت کتبه صلی الله علیه وسلم (الی النجاشی) واحدة وکلها فیها هذه الآیة وهی مدنیة بلا خلاف انتهی قال الزرقانی ومراد الزهری کتبه الی اهل الکتاب وهم النجاشیان وهرقل والمقوقس انتهی **اقول** قد روینا انه کتابه صلی الله علیه وسلم الی النجاشی اصحمة لیس فیه تلک الآیة فهذا یدل علی ان الکتاب الاول کان قبل ذلک الکتاب فی بدأ الاسلام عند الهجرة الاولی - قال فی المواهب وقد خلط بعضهم ولم یمیز بینهما فظنهما واحدا فهذا کما تری وقد

سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونسے کہ گواہ رہو تم اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی پر ہوگا تیری قوم نصاریٰ کا گناہ بھی **تنبیہ** اس فرمان میں جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے انتہی **کہتا** ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا اور نماز جنازہ پڑہی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں لایا جیسکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تھے آپ اونکو اللہ کی طرف (اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑہی رسول اللہ نے۔ اور اسیطرح (رد ہے) وہ قول جو کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں یہ آیت تھی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے بلا خلاف انتہی قول الزہری۔ کہا زرقانی نے اور مراد زہری کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تھے اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل او مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی **کہتا** ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ رسول اللہ کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ وہ اول والا فرمان اِس سے اول ابتدا اسلام پہلی ہجرت کے وقت لکھا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کر دیا ہے بعض نے اور نہیں تمیز کیا ان دونو میں پس گمان کیا دونو کو ایک ہی اور یہ باطل ہے جیسکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روى الطبراني عن المسور قال خرج صلى الله عليه وسلم الى اصحابه فقال ان الله بعثني للناس كافة فادوا عني ولا تختلفوا علي فبعث عبد الله بن حذافة الى كسرى وسليطا الى هوذة والى اليمامة والعلاء الى المنذر بهجر وعمرو بن العاص الى جيفر وعباد ابني الجلندى بعمان ودحية الى قيصر وشجاع بن وهب الى ابن ابي شمر وعمرو بن امية الى النجاشي فرجعوا جميعا قبل وفاته صلى الله عليه وسلم غير عمرو بن العاص - اقول عرف هذا ان عمرو بن امية هو المبعوث الى النجاشيين وان الاول قد اسلم كما ثبت من صلوته صلى الله عليه وسلم عليه بعد وفاته وان الثاني هذا لم يسلم لما ثبت عن انس في صحيح مسلم والله اعلم -

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھ سے اور مت اختلاف کرو مجھ پر پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاص کو جیفر و عباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاص کے۔

کہتا ہوں میں کہ معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونوں نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا ان پر بعد وفات نماز جنازہ پڑھنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك الوائلي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثير ذكره يوسف بن عمرو ابن موسى بن سعيد بن سلم بن قتيبة ابن مسلم بن عمرو الحصين الوائلي عن ابيه عن سلم بن قتيبة انه بلغه ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب لنهشل كتابا - وذكر الحديث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو الحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی ان کو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن منده لكن لم يذكر
لفظ الكتاب فذكره صاحب مصباح
المضى فقال قال ابن سعد وكتب النبي
صلعم كتابا لنهشل بن مالك
الوائلي من باهلة نسخته هكذا
باسمك اللهم - هذا الكتاب من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لنهشل بن مالك ومن معه من
بني وائل لمن اسلم واقام الصلوة
واتى الزكوة واطاع الله ورسوله
واعطى من المغنم خمس الله وسهم
النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه آمن
بامان الله وبرئ اليه محمد صلى
الله عليه وسلم من الظلم كله وان
لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم
من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے
پس کہا کہا ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ
باسمک اللہم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ
والے بنی وائل کے لئے جو شخص کہ اسلام لایا اور
نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس
کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا
اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا
اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ
کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر
ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے
لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو
اور نہ اونسے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون
ہی میں سے ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رض
نے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رض کیلیے

ذكر في مصباح المضى تخريج ابن سعد
في الطبقات - قال وائل بن حجر يا
رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت
لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير
واقيال حضرموت - قال وكان
الاشعث وغيره من كندة نازعوا
وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے
جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ
فرمان لکھدیجے میری اوس زمین کی بابت جو میرے
قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے
لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے
کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تھے
جھگڑا کیا تھا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فادعوه عند رسول الله صلے الله علیه وسلم فکتب به رسول الله لوائل بن حجر ۔ وکان کتابه هذا کتاب من محمد رسول الله لوائل بن حجر قیل حضرموت و ذلك انك اسلمت وجعلت لك ما فی یدیك من الارضین والحصون وانه یوخذ منك من کل عشرة واحد ینظر فی ذلك ذوا عدل وجعلت لك ان لا تظلم فیها ما قام الدین والنبی والمؤمنون علیه انصار ۔

جو حضرموت میں تھی پس دعوی رجوع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اُس کی بابتہ آپ نے وائل بن حجر کے لئے۔ اور تھا آپ کے فرمان میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضرموت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکھا ہے وہ جو اول تیرے قبضہ میں تھا زمین اور قلعہ اور تحقیق لیا جاوے گا تجھ سے ہر دس میں ایک۔ غور کریں گے اِس میں بصر صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رکھو تم دین کو۔ اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم ایضا لوائل بن حجر

یہ فرمان بھی لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذکرت فی حرف المیم فی اسم مهاجر بن امیة قال وائل انه کتب لی ثلث کتب کتاب فضلنی فیه علی قومی فهی هذا الکتاب کما ستطلع ۔ قال صاحب مصباح المضی قصته اسلامه وقدومه علی رسول الله کما قال ابن الظفر فی کتاب البشر روی ان وائل بن حجر وکان ملکا مطاعا وکان له صنم من العقیق یعبده ویحبه ولم یکن یکلمه الا انه کان یرجی کلامه وکان یکثر السجود ویذبح له الذبائح یستقرب الیه فبینما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکھیں میرے واسطے تین کتابیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر۔ اور وہ یہی فرمان ہے جیسکہ ابھی تجھے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر (یا بن ظفر) کہ روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تھے اونکا ایک بت تھا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکھتے تھے وہ کلام نہیں کرتا تھا لیکن اونکو اُمید تھی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تھے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

هو نائم في الظهيرة ايقظه صوت
منكر من المخدع الذي فيه الصنم
فقام و سجد بين يديه واذا قائل يقول

شعر

واعجبا من وائل بن حجر +
يخال يدري وهو ليس يدري +
ماذا ترتجي من نحيت صخر +
ليس بذي عرف ولا ذي فكر +
ولا بذي نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امري +

قال فرفعت راسي ثم استويت جالسا
ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرني
به فقال -

شعر

ارحل الى يثرب ذات النخل +
وسر اليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلي +
محمد الرسول خير الرسل +

ثم خر الصنم بوجهه فاندقت
عنقه ثم سرت اليه حتى اتيت
المدينة فلما راني رسول الله
ادناني وبسط لي رداءه وصعد المنبر
واقامني بين يديه ثم قال ايها الناس
هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض
بعيدة من حضرموت راغبا في
الاسلام فقلت يا رسول الله بلغني
ظهورك وانا في ملك عظيم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز
سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آتی تھی جسمیں بت تھا۔
پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سُنا کہ ایک کہنے والا
یہ کہہ رہا تھا کہ شعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ
وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا ہے
ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں عقل ہے
نہ سمجھ۔ اور جو نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔
کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے
حکم کی۔

کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں
اور کہا مینے کہ سُن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو
مجھے تو کہا کہ۔

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔
مستقل ہوکر۔ پس اختیار کریں روزہ دار اور
نمازی کا۔ جو محمد ہیں بہترین رسل۔

پھر وہ بُت اوندھا گر گیا پس مَیں نے اوسکی
گردن توڑی پھر روانہ ہوا مَیں یہاں تک کہ آیا میں
مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب
کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی
اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا
پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے
تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس
مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں
بڑی حکومت میں تھا پس احسان کیا اللہ نے مجھپر کہ
چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

على ان رفضت ذلك كله واثرت
دين الله قال صدقت اللهم بارك
في وائل بن حجر وولده وولد
ولده انتهى وقال ابن عبد البر
قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان
قيلا من اقيال حضرموت فلما
دخل عليه صلى الله عليه رحب
به وادناه من نفسه ودعى له فقال
اللهم بارك في وائل وولده وولد
ولده - واستعمل على الاقيال
من حضرموت وكتب معه ثلث
كتب - منها هذا الكتاب الى
الاقيال العباهلة - نسخته هكذا
الى الاقيال العباهلة والارواع
المشابيب في التيعة شاة لا مقورة
الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة
وفي السيوب الخمس ومن زنى مم
بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه
عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم ولا توصيم في الدين
ولا غمة في فرائض الله وكل مسكر
حرام ووائل بن حجر يترفل على
الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر
اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی
اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی
ابا ہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے
پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے
خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون
کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور
اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا
اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے
تین فرمان۔
اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی
طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
(فرمان ہے اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور
ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی
کہال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط
مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔
اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو
کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دو اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتہروں سے
اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں
اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں
سب سرداروں پر۔

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ بار موحدہ مفتوحہ وہ پادشاہ جو [illegible]

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا
يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا
اطلقتها لترعى متى شاءت - **ارواع**
بفتح الهمزة وسكون المهملة واخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذى يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - **مشابيب**
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء
وقيل الروسا والسادات - **التيعة**
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شرح الشفاء - **مقورة
الالياط** - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - **ضناك**
بالكسر السمينة - انطوا بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - **الثبجة** - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عبہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے
جہاں چاہے **ارواع** بفتح ہمزہ وسکون راء مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امراۃ روعاء یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔
مشابیب بفتح میم و شین معجمہ۔ اور کسر باء موحدہ
پھر یاء تحتانیہ ساکنہ پھر باء موحدہ۔ وہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔
التیعہ کہا نہایہ میں اقل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفاء میں۔
مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کھال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کھال کے
ساتھ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دُبلے پن کی وجہ سے اون کی کھالیں لٹکی
ہوئی نہ ہوں۔
ضناک۔ بالکسر موٹی۔ **انطوا**۔ طاء مہملہ یعنے
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
(بجائے انا اعطیناک کے) **الثبجہ** ثاء مثلثہ ثم باء
موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل بُرا۔
السیوب سین مہملہ اور یاء تحتانیہ اور باء موحدہ۔

خيار المال ولا من رذالته - السيوب
بالسين المهملة والتحتانية والموحدة
الركاز - **قوله مم بكر فاصقعوه**
في لغة اليمن يبدلون لام التعريف
ميما فتكون راء بكر مكسورة بلا تنوين
لان اصله من البكر فلما ابدل اللام
ميما بقيت الحركة بحالها - فاصقعوه
اى اضربوه واصل الصقع الضرب
على الراس وقيل الضرب ببطن الكف
واستوفضوه - اى غربوه
واطردوه من وفضت الابل اذا
تفرقت - **ضرجوه بالاضاميم**
اى ادموه وارجموه بالحجارة فهو
جمع اضامة - **لا توصيم في
الدين** - الوصم الفترة والوهن
اى لا تفتروا في اقامة الحدود ولا
تحابوا فيها - **لا غمة في فرائض
الله** - اى لا تستروا ولا تخفوا فرائضه
دفعا للتهمة - **يترفل** - اى يتسود
ويترأس استعارة من ترفيل الثوب
وهو اسباغه واسباله - **قوله
من زنى مم بكر فاصقعوه
مائة واستوفضوه عاما و
من زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم** - اى اضربوا الزاني
بكر مائة وغربوه عاما وارجموا
الزانى الثيب - فاعلم ان التغريب هو

رکاز: معدن۔
قولہ مم بکر فاصقعوہ۔ لغت یمن میں بدلتے ہیں لام معرفہ
کو میم سے پس ہوگی را بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ
اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو
باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ مارو تم
اوسکو۔ اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں۔ اور
بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تھپڑ مارنا)
واستوفضوہ۔ یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور
بھگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے
جبکہ وہ علیحدہ ہوجائے۔
ضرجوہ بالاضامیم۔ یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم
کرو پتھروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔
لا توصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی
کرو اللہ کے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا
خیال کرو۔
لا غمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض
اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔
یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے۔ مشتق ہے
ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا
اور گھسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)
قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو
اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتھروں
سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے
سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور
رجم کرو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے
معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے

نفى الزاني عن محله سنة واليه ذهب
الشافعي ومالك وغيرهما واقل
ما يطلق عليه اسم الغربة قيل
هو مسافة قصر وحكى في البحر
عن علي وزيد بن علي والصادق
والناصر في احد قوليه ان التغريب
هو حبس سنة واجيب عنه بانه
مخالف لوضع التغريب - كيف وقد
شهر الاول من الصحابة الذين هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدينة الى الشام و
غرب عثمان الى مصر وابن عمر امته
الى فدك - واختلف العلماء في
وجوب نفي الزاني البكر وعدم وجوبه
فادعى محمد بن نصر في كتاب
الاجماع الاتفاق على وجوب نفي
الزاني البكر الا عند الكوفيين قال
ابن منذر قسم رسول الله صلى الله
عليه وسلم في قصة العسيف انه
يقضي بكتاب الله تعم ثم قال انه
عليه جلد مأتة وتغريب عام وهو
هو المبين لكتاب الله تعم وخطب
عمر بذلك على رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزيد بن علي

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہ کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑہی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق نے اور ناصر کے ایک قول
کی روسے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اسطور سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعویٰ کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑہا اسپر حضرت عمر نے برسر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی روسے یہی

والصادق وابن ابی لیلی والثوری ومالک والشافعی واحمد واسحق والامام یحیی واحد قولی الناصر وحکی عن القاسمیۃ وابی حنیفۃ وحماد ان التغریب والحبس غیر واجبین واستدل لہم بقولہ اذ لم ینکر فی آیۃ الجلد وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنت امۃ احدکم فلیجلدھا۔ الحدیث وظاہر احادیث التغریب انہ ثابت فی الذکر والانثی والیہ ذھب الشافعی وقال مالک والاوزاعی لا تغریب علی المرأۃ لانھا عورۃ وھو مروی عن امیر المؤمنین علی رض وظاہرھا انہ لا فرق بین الحر والعبد والیہ ذھب الثوری وداؤد والطبری والشافعی فی قول لہ والامام یحیی۔ وقد ذھب بعضھم الی انہ ینصف فی حق الامۃ والعبد قیاسا علی الحد وھو قیاس صحیح وفی قول للشافعی انہ لا ینصف فیھما وذھب مالک واحمد بن حنبل واسحق والشافعی فی قول لہ وھو مروی عن الحسن الی انہ لا تغریب للرق واستدلوا بحدیث اذا زنت امۃ احدکم المتقدم۔ واما فی زانی الثیب فالرجم مجمع علیہ وحکی فی البحر عن الخوارج انہ غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں کہ اِذْ لَمْ یُذْکَرا۔ اور قول رسول اللہ کا اِذَا زَنَتْ الخ یعنی جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیے کہ کوڑے مارے اوسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابتہ ہیں دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے ہر مرد وعورت سب کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت کے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور یہی مروی ہے امیر المومنین علی رض سے۔ اور نیز ظاہر احادیث مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول ہے کہ اِن دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔ اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہین ہے۔ اور استدلال لائے ہیں حدیث اِذَا زَنَتْ سے جو اوپر گذر گئی۔

لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم آية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابوداؤد من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها آية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداؤد
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اور نقل کیا ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جسپر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اتریں رسول اللہ
پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابوداؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اوسی میں
سے ہے (یہ آیت) کہ ان الشیخ والشیخۃ الخ کہ بوڑھا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی ہے اونہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ صورہ احزاب برابر تھی سورۂ
بقر کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشیخ والشیخۃ
الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء
الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو
مروي عن احمد بن حنبل وتمسكوا
بحديث سمرة في انه صلى الله عليه
وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر على
رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث
الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم
کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل
سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے
کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ
اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائنے اور یہ قصہ
متاخر ہے احادیث جلد سے (کوڑے مارنا) پس ہوگا
یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال في زاد المعاد قال الواقدي
وقدم على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وفد غامد سنة عشر
وهم عشرة فنزلوا ببقيع الغرقد
وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا
فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة
لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسلموا عليه واقروا له بالاسلام
وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال
لهم من خلفتم في رحالكم قالوا احدثنا
سنا يا رسول الله قال فانه قد نام
عن متاعكم حتى اتى اتٍ فاخذ عيبة
احدكم فقال رجل من القوم ما لاحد
من القوم عيبة غيري فقال صلى

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے
رسول اللہ کے پاس سنہ ہجری میں قبیلہ غامد کے
ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اُترے وہ بقیع غرقد
میں اور وہاں اس کل جھاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ
رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان
میں اپنوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا
وہ اور آیا چور پس چرالی اون میں سے ایک کی گٹھڑی
جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب
رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار
کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔
اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے
تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر
والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے
سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص
کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ
میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله عليه وسلم قد اخذت وردت
الى موضعها فرجع القوم سراعا
حتى اتوا راحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فزعت من نومي ففقدت
العيبة فقمت في طلبها فاذا رجل قد
كان قاعدا فلما رآني صار يعدو
مني فلما انتهيت الى حيث انتهى
فاذا اثر حفر واذا هو قد غيب
العيبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا اليه صلى الله عليه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذي
خلفوه فاسلم وامر النبي صلى الله
عليه وسلم ابي بن كعب فعلمهم
قرانا واجازهم كما يجيز الوفود وانصرفوا
قال ابن الاثير في ترجمة عمير
بن الحارث الازدي انه روى
ابن شاهين باسناده عن اسمعيل
بن خالد الازدي عن ابيه عن
حضيرة بن عبد الله عن ابي الظبيان
عمير بن الحارث الازدي انه اتى النبي
صلى الله عليه وسلم في نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع ابو سبرة و
مخنف وعبد الله ابنا سليم وعبد
شمس بن عفيف سماه النبي صلى الله
عليه وسلم عبد الله وجنيدب بن زهير
وجندب بن كعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھڑی اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھڑی کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈہونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تہا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بہاگ گیا جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تہا تو مینے گٹھڑی کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھڑی چھپادی تھی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے خبر دی تھی اونہوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا دیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تہا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو پس
سکہایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسے دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبد اللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سبرہ اور مخنف اور
عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عقیف جنکا نام
رکھا رسول اللہ نے عبد اللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن مخشی اور حارث بن عامر پس لکہا رسول اللہ نے

ابن الحارث وزهير بن المحشي والحارث بن عامر فكتب النبي صلے الله عليه وسلم لهم كتابا۔

اما بعد فمن اسلم من غامد فله ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى لا يحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم من ارضه۔ اقول هذا هو الكتاب الذي ذكر قصته في زاد المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلے الله عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد والله اعلم۔

اون کے لیئے فرمان۔

بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیے ہیں حرام ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسی نے۔ لا یحشروا لا یعشروا بلفظ جمع اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام لاتے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔

کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ میں بھی دس ہی ہیں۔

جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وفدهم عليه صلے الله عليه وسلم وقد ثقيف بعد قدومه من تبوك وكان من امرهم انه صلے الله عليه وسلم لما انصرف من الطائف قيل له يا رسول الله ادع على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا وأت بهم ولما انصرف عنهم اتبع اثره عروة بن مسعود حتى ادركه فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجے ثقیف کے لیے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلۂ ثقیف کو اور لا اونکو (یعنی اسلام لانے کی غرض سے) پس جب کہ لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہانتک آپ کو پالیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جائیں اپنی قوم کی طرف اسلام لے کر پس جب اونپر ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم صلى
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم ورأوا انهم لا طاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد ياليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة يهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لا خير في دين لا صلوة

ایک جہروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرد اگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرحبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تھا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تھا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اوسپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فیه فلما اسلموا وکتب لہم الکتاب امر علیہم عثمان بن ابی العاص وکان من احدثہم سنا لکنه کان من احرصہم علی التفقه فی الاسلام و تعلم القرآن فرجعوا الی بلادھم ومعہم ابو سفیان بن حرب والمغیرة ابن شعبة لہدم الطاغیة فلما دخل المغیرة علیہا علاھا یضربہا بالمعول وخرج نساء ثقیف حسرا یبکین علیہا واخذ المغیرة بعد ان کسرھا مالہا وحلیہا وکان کتاب رسول الله صلعم۔

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المؤمنین ان عضاه وج وصیده حرام۔ لا یعضد من وجد یفعل شیئا من ذلک فانه یجلد وتنزع ثیابه فان تعدی ذلک فانه یوخذ فیبلغ النبی محمدا صلی الله علیه وسلم وھذا امر النبی محمد رسول الله و کتب خالد بن سعید بامر محمد بن عبد الله فلا یتعداه احد فیظلم نفسه فیما امر به محمد رسول الله۔ ھکذا ذکرہ شیخ الدحلان فی سیرته وغیر واحد من اصحاب السیر ھکذا وله ذکر فی طبقات محمد بن سعد فی ترجمة[٭] خالد بن سعید بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے پس واپس ہوئے وہ لوگ اون کے ہمراہ ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیئے پس جب مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں اوسپر افسوس کر کے روتی تھیں اور مغیرہ نے اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا۔ اور تھا رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خار دار درخت وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جائے تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اِس بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس چاہیئے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اِسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ میں بیں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ [حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

٭ عثمان بن ابی العاص وقد امرہ علیہم وکان احدثہم سنا و

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدينة وكان يكتب له وهو الذی کتب کتابا لوفد الثقيف وهو الذی مشى فى الصلح بينهم وبين رسول الله صلعم۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ کے کاتب تھے۔

اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگو میں۔

عضاہ۔ بمهملة مكسورة ثم معجمة وآخره هاء لا تاء شجر ذی شوك۔

عضاہ۔ عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں ہاء ہوز نہ تاء فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔

وج بفتح الواو وشد الجيم واد بالطائف لا بلد به وغلط الجوهری حيث قاله بلد كذا فى القاموس۔

وج۔ بفتح واو اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قوله وضرب عليهم قبة فى المسجد۔ يفيد جواز انزال المشرك فى المسجد لا سيما اذا كان يرجو اسلامه وتمكينه من سماع القرآن ومشاهدة اهل الاسلام وعبادتهم **قوله امر عليهم** يستفاد منه ان المستحق لامارة القوم وامامتهم افضلهم واعلمهم بكتاب الله وافقههم واحرصهم فى دينه ولو كان من احدثهم سنا۔ **قوله الا ان يبعث ابا سفيان**

قولہ وضرب علیہم قبۃ فی المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جائز ہو مشرک کا اُتار نا مسجد میں خاصکر جبکہ اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے سے۔ **قولہ امر علیہم**۔ معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔

قولہ الا ان یبعث ابا سفیان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع الشرک کے گرانے بنانے کے جواز کا۔ وہ جو بنانے

يفيد جواز هدم مواضع الشرك
التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها
احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام
والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية
على القبور التي تعبد من دون الله
ويشرك بارباها مع الله لا يحل ابقاءها
في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح
وقفها والوقف عليها وللامام ان
يقطعها واوقافها لجنود الاسلام
ويستعين بها على مصالح المسلمين
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم
اموال بيوت هذه الطواغيت
وصرفها في مصالح الاسلام وكان
يفعل عندها ما يفعل عند هذه
المشاهد سواء من النذر لها
والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها
واستلامها وهذا كان شرك
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون ان
انها خلقت السموات والارض
بل كان شركهم بها كشرك اهل
الشرك من ارباب المشاهد في
زماننا بعينه - اعاذنا الله منه -

قوله عضاه وج وصيده حرام - اختلف فيه هل هو حرم
يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في
البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے (مندر) اور اوس کا گرانا
بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے
اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے
ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں
کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا
اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے
اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیئے کہ
جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکروں
کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پہ جیسے کہ
لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا
اوسکو مصالح مومنین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان
زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑھانا اور نسے تبرک
حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے
زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک
کی طرح تھا۔ اللہ بس سے ہم کو بچائے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اس میں
کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں
کے درخت کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی
حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ
کی بابتہ پس حلال کیا وہاں کا شکار اور وہاں کے
درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہیں

وخالفهم ابو حنیفة فی حرم المدینة فابلح صیده وقطع شجره وهو محجوج بالاحادیث الصحیحة فی البخاری وغیره وقال الشافعی فی احد قولیه وج حرم یحرم صیده وشجره وهذا هو القول الجدید عنه واحتج لهذا القول بحدیثین احدهما هذا الکتاب واجاب عنه الجمهور بضعفه اذ ذکره ابن اسحق بلا اسناد والثانی حدیث عروة بن الزبیر عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان صید وج وعضاهه حرم محرم لله رواه الامام احمد وابو داؤد ولکن فی سماع عروة عن ابیه نظر وان کان قد راٰه فاصحاب الحدیث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وادی وج کا شکار اور وہاں کے خار دار درخت حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے لیکن اس میں کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سُنی یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع کا اون کے والد سے۔

هذا وصیة من اٰدم ابو البشر الی جمیع ذریته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

قال الحافظ یروی عن سلیمان الاشجع صاحب کعب الاحبار عن کعب الاحبار ان الخضر کان وزیر ذی القرنین وانه واقف معه علی جبل الهند فراٰی ورقة مکتوب فیها۔

بسم الله الرحمن الرحیم من اٰدم ابی البشر الی ذریته۔ اوصیکم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشجع سے جو شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذوالقرنین کے وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ پر دفعتاً کوہ سراندیب اپس دیکھا ایک ورق جس میں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

بتقوی الله واحذركم من كيد عدوي وعدوكم ابليس فانه انزلني هنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل پادشاہ روم کی طرف

وكتب صلى الله عليه وسلم الى قيصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الكتاب من ينطلق بكتابي هذا الى هرقل وله الجنة فقالوا وان لم يصل يا رسول الله قال وان لم يصل فاخذه دحية بن خليفة الكلبي دتوجه به الى مكان فيه هرقل وهو بيت المقدس كما هو الصحيح ـ ونسخة الكتاب ـ

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد رسول الله ـ عبد الله ورسوله الى قيصر صاحب الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يوتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسين وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ـ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف. سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی. بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا. دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا (یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا) اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اوسنے کہ گواہ ہو جاؤ تم اِس بات پر کہ ہم مسلمان

أشهدوا بأنا مسلمون۔
رواه البخاری فی مواضع کثیرة
واخرجه مسلم فی المغازی ورواه
البزار وکثیر من اصحاب السیر
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة دحیة الکلبی قال اخبرنا
یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری
عن ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
بن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم کتب الی قیصر
یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابه
مع دحیة الکلبی وامره صلعم ان
یدفعه الی عظیم بصری لیدفعه الی
قیصر فدفعه عظیم بصری الی قیصر
قال محمد بن عمر لقیه بحمص فدفعه
کتاب رسول الله صلعم وذلک فی
محرم سنة سبع من الهجرة۔
والذی رواه ابو عبید القاسم بن
سلام من عبد الله بن شداد رض
فلما کان نسخته علی اختلاف ما
رویناه اوردناه بلفظه لانه یمکن
ان یکون مرة أخری ویؤید هذا القول
قول الزهری کما ذکرناه فی کتاب
النجاشی الذی لم یسلم من کون
الآیة فی الکتب ولیس فی روایة

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ سات کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کر۔

وہ آیت ہی سب فرمانوں میں
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

الی عبید هذه الآیة فالظاهر انه مرة اخری او الی قیصر آخر فانه لم یسم قیصر فی الکتاب۔

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں ◆

هذا ایضا الی هرقل کما رواه ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابوعبید

من محمد رسول الله الی صاحب الروم انی ادعوك الی الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمین وعلیك ما علیهم فان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیة فان الله تبارك وتعالی یقول قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ۔ والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیه او یعطوا الجزیة ◆

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق (یہ اون لوگوں میں سے ہیں) جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ دست خود ذلیل ہو کر۔ وگرنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بات سے کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ ◆

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لهرمزان الفارسی ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرجه القاضی اسمعیل بن اسحق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد الله بن شداد قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی الهرمزان من محمد رسول الله الی الهرمزان انی ادعوك الی الاسلام اسلم تسلم ◆

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمعیل بن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف (فرمان) کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف۔ بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف۔ اسلام لے آ۔ سلامت رہیگا ◆

نقل کتاب الی هلال صاحب بحرین

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لهلال صاحب البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذکر فی مصباح المضیٔ انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی هلال صاحب البحرین نسخته -

سلم انت فانی احمد الیک الله الذی لا اله الا هو لا شریک له وادعوک الی الله وحده تومن به وتطیع وتدخل فی الجماعة فانه خیر لک والسلام علی من اتبع الهدای -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت ہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لے آ اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہوجا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

نقل کتاب بطرف ہوذۃ بن علی

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لهوذة بن علی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی صاحب الیمامة هوذة بن علی وارسل به مع سلیط بن عمرو العامری هکذا ذکره محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة سلیط فقال وشهد سلیط احدا والمشاهد کلها مع رسول الله صلعم وکان صلعم وجهه بکتابه الی هوذة بن علی وذلک فی المحرم سنة سبع من الهجرة - ونسخته :

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی هوذة بن علی سلام علی من اتبع الهدی واعلم ان دینی لیظهر الی منتهی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لک ما تحت یدیک -

فلما قدم علیه سلیط بکتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم مختوما انزله وحباه واقراء علیه

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ۔ اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اوسکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہانتک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا۔

جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہونچے تو مہمانی کی اوسنے اور اونکو خلعت دیا اور پڑھا گیا اوسپر فرمان

الكتاب فردّرّداً دون ردٍّ وكتب للنبي صلى الله عليه وسلم ما احسن ما تدعوا اليه واجمله وفي العرب تهاب مكاني فاجعل لي بعض الامر اتبعك - كانه اراد شركته في النبوة والخلافة بعده واجاز سليطا وكساه اثوابا من نسج هجر فقدم بذلك على النبي صلى الله عليه وسلم واخبره وقرأ النبي صلى الله عليه وسلم كتابه قال لو سالني سيابة من الارض ما فعلت باد رباد ما في يديه فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم من الفتح جاءه جبرئيل عم بان هوذة قد مات -

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو اونہیں کیا اور لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں۔ اور عرب میرا مرتبہ زیادہ جانتے ہیں پس کر دیجیے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی گویا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصت نہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیے۔ پس آئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا +

غرائب ما في هذا الكتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخيل والبغال وغيرها والمراد انه يصل الى اقصى ما يصلان اليه وفي المصباح انتهى الامر الى بلغ النهاية وهي اقصى ما يمكن ان يبلغه - قوله حباه - بفتح مهملة وموحدة خفيفة اي اعطاه كما في النور ولا يتكرر مع قوله بعد اجازة لانها عند السفر وهذا الحبا عند القدوم - قوله اقترأ - هو لغة اي تلاه قاله السهيلي - تهاب مكاني - تجله وتعظمه - هجر - بفتحتين بلد باليمن مذكر منصرف وقد يؤنث ويمنع وهو اسم لجميع ارض البحرين كما في القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور حافر گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونو۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتهى الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ قوله حباه بفتح حاء مہملہ اور باء موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قوله اجازه۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت۔ قوله اقترأ اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا اوسکو بیانکیا اسکو سہیلی نے تہاب مکانی یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں ہجر بفتحتین شہر ہے یمن میں۔ مذکر منصرف اور کبھی مونث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ نام ہے تمام اراضی بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد هنا سيابة بفتح المهملة وخفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة سباد بموحدة فالف فمهملة هلك بمعنى ذهب وتفرق وهو خبر او دعاء	اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح سین مہملہ اور تخفیف یا ر ساکنہ پھر الف پھر با موحدہ مفتوحہ پھر تا رتانیث یعنی ٹکڑا او قطعہ زمین سباد با موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دعا ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر فى مصباح المضىء انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى ان له المقنسة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت -	ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ مقنسہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے

اخرجه ابن عبد البر قال يزيد بن محجل ويزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما على رسول الله فى وفد بنى الحارث مع خالد بن الوليد فاسلما وذلك فى سنة عشر وفى المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى - ان لهم نمرة ومساقيها ووادى الرحمن من بين غابتها وانه على قومه بنى مالك وعقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة	تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ١٠ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اور فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے کہ مرحمت ہے ان کو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں کچھاڑیوں کے درمیان۔ اور وہ اور اوس کی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن رؤبہ کے لئے

ذکرنی المواهب فی کتب النبی صلے الله علیه وسلم
لیحنة بن رویه صاحب ایلة لما اتاه بتبوك
وصالح رسول الله صلے الله علیه وسلم
واعطاه الجزیة - ونسخة الکتاب هکذا
بسم الله الرحمن الرحیم - هذا امنة من الله
ومحمد النبی رسول الله لیوحنا بن رویة واهل
ایله اساقفتهم وسائرهم فی البر والبحر لهم ذمة الله
وذمة النبی ومن کان معه من اهل الشام واهل
الیمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا
یحول ماله دون نفسه وانه طیب لمن اخذه
من الناس وانه لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونه
ولا طریقا یریدونه من بر او بحر - هذا الکتاب
جهیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنة باذن
رسول الله صلے الله علیه وسلم قال الزرقانی لعل
حکمة تعدد الکاتب انه بمنزلة تعدد الشاهد
وان کلا منهما کتب نسخة او ان احدهما کتب
بحضور الآخر فنسب الیهما - وهذا الکتاب
بهذا اللفظ اورده ابن اسحق وتابعه التیمی
فی غزوة تبوك وکذا ذکره ابن سعد عن
الواقدی رحمه الله -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحینہ بن
رویہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی
رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ! ور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی
رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون
کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری
میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون
لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل
یمن اور اہل بحر پس جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا
تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال
پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لیے جو اوسے لیلے اور نہیں
جائز منع کیے جاویں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ
اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا
یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ کے رسول اللہ
کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ
بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونو نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ کہ
ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت کی گئی دونو کیطرف
اور یہ فرمان انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور
متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور
اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

۱۳۲ کتاب ایضا لیحنه بن رویه

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم ایضا لیحنة بن رویه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحینہ بن رویہ کو

ثم قال وذکر ابن سعد ایضا انه صلے الله علیه وسلم
کتب الی یحنة بن رویه وسراة اهل ایلة
سلم انتم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا
هو وانی لم اکن لاقاتلکم حتی اکتب الیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے بھی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا
یحینہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے اسیے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزیة واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واکرمهم واکسهم کسوة حسنة فمہما رضیت
رسلی فانی قد رضیت وقد علم الجزیة فان
اردتم ان یامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ویمنع عنکم کل حق کان للعرب والعجم الاحق
الله وحق رسوله وانک ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منک شیئا حتی اقاتلکم
فاسبی الصغیر واقتل الکبیر وانی رسول
الله بالحق اومن بالله وکتبه ورسله
والمسیح بن مریم انه کلمة الله وانی اومن
به انه رسول الله واتت قبل ان یمسکم
الشر فانی قد اوصیت رسلی بکم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعیر وان
حرملة شفع لکم وانی لولا الله وذلک
لم اراسلکم شیئا حتی تری الجیش
وانکم ان اطعتم رسلی فان الله لکم جار
ومحمد ومن کان معه ورسلی شرحبیل
وابو حرملة وحریث بن زید الطائی
فانهم مہما قاضوک علیه فقد رضیت
وان لکم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام علیکم ان اطعتم۔
قال الزرقانی لعل هذا کما ترے
ارسل یحنة قبل اتیانه الیه صلی الله
علیه وسلم فانه لم یقنع بضرب الرسل
الجزیة واتی هو بنفسه للمصطفی و
اهدی له وصالحه فحینئذ کتب
له الکتاب المذکور اولا۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بیخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تھا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں رکھا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس میں نے وصیت کر دی ہے تمہاری
بابت اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپ کے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرجیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بھیجا تھا یحنہ کو
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے
اوس نے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کے حضور میں اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپ سے اور اسوقت لکھی گئی
اوس کے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لیهود خیبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابوداؤد فی باب القسم بالقسامة قال
حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن
وهب قال اخبرنی مالک عن ابی لیلی بن
عبدالله بن عبدالرحمن بن سهل عن سهل
ابن ابی خیثمة انه اخبره هو ورجال من
کبراء قومه ان عبدالله بن سهل و محیصة
خرجا الی خیبر من جهد اصابهم فاتی محیصة
فاخبر ان عبدالله بن سهل قد قتل وطرح
فی فقیر او عین فاتی یهود فقال انتم والله
قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل
حتی قدم علی قومه فذکر لهم ذلک ثم
اقبل هو واخوه حویصة وهو اکبر منه
وعبدالرحمن بن سهل فذهب محیصة لیتکلم
وهو الذی کان بخیبر فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کبر کبر یرید السن فتکلم حویصة ثم
تکلم محیصة فقال اما ان یدوا صاحبکم واما ان
یؤذنوا بحرب فکتب الیهم رسول الله صلی الله
علیه وسلم بذلک فکتبوا انا والله ما قتلناه فقال
صلی الله علیه وسلم لحویصة ومحیصة وعبدالرحمن
اتحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال
فتحلف لکم یهود قالوا لیسوا مسلمین فوداه رسول
الله صلی الله علیه وسلم من عنده فبعث الیهم مائة
ناقة حتی ادخلت علیهم الدار ولفظ الکتاب
کما رواه ایضا ابوداؤد فی باب ترک القود

تخریج کی ہے ابوداؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث
بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابولیلی بن عبداللہ
بن عبدالرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں سہل بن ابی حثمہ سے کہ خبر دی اونکو ابو حثمہ اور اوسکی قوم
کے بڑے بوڑھوں نے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ نکلے
خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا
محیصہ اور خبر دی کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدیے
گئے ایک جنگل میں پس انکار کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم
اللہ کی تم نے ہی اوسے مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی
ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا
اونسے یہ پھر چلے اور حویصہ اون کے بھائی جو اونسے بڑے
تھے اور عبدالرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں
نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبیر کبیر۔ مراد آپ کی
عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے
پس فرمایا یا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کے یا لڑائی کا اعلان
دے جاوینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو انہوں
نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس
فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے کہ
کیا قسم کھاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے
تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کھالیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں
ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے
پس بھیجے اونکو سو اونٹ یہانتک کہ وہ اون کے گھر پہونچا دیے
گئے اور لفظ فرمان کے جیسے کہ روایت کیا ہے ابوداؤد نے

بالقسامة بطريق عبد العزيز بن يحيى الحرانی هكذا۔ انه قال وجد بين اظهركم قتيل فدوه	یہی باب ترک القود بالقسامۃ میں عبد العزیز بن یحیی حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت اُدا کرو تم اوس کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا ليهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر فی السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحٰق وابو نعيم عن ابن عباس قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله صاحب موسى واخيه والمصدق بما جاء به موسى الا ان الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة وانكم لتجدون ذلك فی كتابكم محمد رسول الله والذين آمنوا معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا وانی انشدكم بالله وبالذی انزل عليكم وانشدكم بالذی اطعم من كان قبلكم المن والسلوى وايبس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون وعمله الا اخبرتمونی هل تجدون فيما انزل الله عليكم ان تؤمنوا بمحمد قد تبين الرشد من الغی وادعوكم الى الله والى رسوله۔	ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحٰق اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کی طرف کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جو ساتھ ہیں موسیٰ کے رسالت میں اور بھائی ہیں اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے موسیٰ اے گروہ یہود اور اے اہل توریت کیا اللہ نے تم سے نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو اونکو رکوع و سجدہ تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توریت اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں کو من و سلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی کیا نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمد پر اور تحقیق ظاہر ہوگئی ہدایت گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول

تمت بالخیر

کتبہ احقر ابو ظفر

هذا ما كتبه[۲۹] رسول الله صلے الله عليه وسلم الى ثمامة بن اثال فى قريش تتمه صفحه ۱۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو در بار سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثير فى الاسد اخبرنا
ابوجعفر عبيد الله بن احمد بن على باسناده
الى يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن
سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال
كان اسلام ثمامه بن اثال الحنفى
ان رسول الله صلے الله عليه وسلم دعا
الله حين عرض لرسول الله صلے
الله عليه وسلم بما عرض ان يمكنه
منه وكان عرض لرسول الله صلے
الله عليه وسلم وهو مشرك فاراد قتله
فاقبل ثمامة معتمرا وهو على شركة
حتى دخل المدينة فتحير فيها حتى
اخذ فاتى به رسول الله صلى الله عليه
وسلم فامر به فربط الى عمود من
عمد المسجد فخرج رسول الله صلے
الله عليه وسلم عليه فقال مالك
يا ثمامة هل امكننى الله منك فقال
قد كان ذلك يا محمد ان تقتل
تقتل ذا دم وان تعف تعف عن
شاكر وان تسأل مالا تعطه
فمضى رسول الله صلے الله عليه
وسلم وتركه حتى اذا كان
من الغد مر به فقال مالك
يا ثمامة قال خير يا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں
روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ
عبید اللہ ابن احمد یونس ابن بکیر تک
وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے
وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے
وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ
ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالی سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے
کہ اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے
حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا
اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ
کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ
کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے
اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار
کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے
حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے
گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف
عن شاكر وان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين نقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز وسمنية من فدائه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تعف تعف عن شاكر
وان تسأل مالا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى اتى حائطا من حيطان
المدينه فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس في
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك واني اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالیٰ نے مجکو تجہپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پہر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پہر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تھوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پہر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ عرض کیا خیر ہے اے محمد اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکرگذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ثمامہ کو کہول دو اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کردیا۔ پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پہر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله اني كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومي
فأسرني اصحابك في عمرتي
فسيرني صلى الله وسلم
عليك في عمرتي فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم في عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بامر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
والله ما صبوت ولكنني اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذي
نفس ثمامة بيده لا ياتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى ياذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسالونه بارحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلي لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبري عن ابي هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفي —

عرض کیا کہ اے محمدؐ کوئی منہ آپ کے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں بنیت عمرہ کی کرکے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کر لیا ہے۔ پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپ نے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیمامہ میں سے
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑ گئے قریش۔ پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان
قال وكانت
ميرة قريش ومنافعهم
من اليمامة ثم خرج
فحبس عنهم ما كان
ياتيهم من ميرتهم
ومنافعهم فلما اضربهم
كتبوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ان عهدنا بك وانت
تامر بصلة الرحم
وتحض عليها وان
ثمامة قد قطع
عنا ميرتنا واضربنا
فان رأيت ان
تكتب اليه
ان يخلي بيننا و
بين ميرتنا
نافعل فكتب
اليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ان خل
بين قومي وبين
ميرتهم
الحديث

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجئے ثمامہ کو غلہ کی
باربرداری کو ہماری طرف مانع ہنو پس ایسا ہی کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو
حافظ عبد البر نے بھی روایت کیا ہے۔ حافظ
عبد الرزاق نے اونہوں نے عبید اللہ و عبد اللہ
ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں
نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی اس طرح
پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا
کہ کہا تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی
جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ
سے بہت کچھ تھے۔ پس ثمامہ اپنے ملک
گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بھی
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عریضہ لکہا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے
اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلۂ رحم کا حکم
دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور
حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک
کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ
اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب
نہ روکیں تو ایسا کیجئے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ قریش
کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے
دیں

متعلق بکتاب مجاعة بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵۸

وقال فی السیرة الشامیة روی الطبرانی و البغوی برجال ثقاة عن مجاعة بن مرارة رضی الله تعالیٰ عنه قال اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا بالیمامة یقال له الغورة وکتب له بذلك کتابا من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی سلمی انی قد اعطیتك فمن خالفنی فیها فالنار وکتب یزید- هذا ما قال وفیه اختلاف یسیر-

سیرة شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں معافی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سنداً یہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہے کہ میں نے زمین تجکو عطا فرمائی جو اسمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہی اسمیں

کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرة الشامیة روی الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عاصم النبیل عن مجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه قال اتیتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الغورة واعوانة والجَبل وکتب لی- بسم الله الرحمن الرحیم انی اقطعتك الغورة واعوانة والجبل فمن حاجك فأتنی - ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الحضرمة ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی وروی الحافظ النبیل ایضاً عن سراج بن هلال بن سراج بن مجاعة قال وفدت الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت الیه هذا الکتاب فقبله و وضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اعوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی۔ پہر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پہر میں حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا ؂

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات و حسن ترکیب بھی ہے یہ اِس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جدا جدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت وبلاغت اونکی اِس سلیقہ کی تھی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرتے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی و غیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سنتا ہے اور سمجھتا ہے۔ جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الٰہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ و سرخ و سپید کی جانب ہے اِس لئے سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے۔ جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اِس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث و سیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت وبلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قوابی کی تفسیر موقع موقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اس امر کو خوب سمجھا ہو گا اور حقیقت امر اوس پر منکشف ہو گئی ہوگی آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تھا جو محاورۂ آپ نے ذو مشعار او طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضرموت کے سرداروں سے ۔

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۳

اِس صراحت کے ساتھ سوائے ان لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علا حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس بھیجا اور اونکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ [illegible]۔ یہ تصغیر ہے [illegible] کی جو وزن اخیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفجت۔ یعنی وثبت معنی ظہرت کے یعنی [illegible] ہوا۔ قولہ القصة۔ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالی نے فقالت لاخته قصيه یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب قال نہ گہ حاصل کیا کرتے تھے خرگوش کے ساتھ اسی لیے کہا ہے قصہ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوئے [illegible] ظاہر ہوا [illegible] سلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے [illegible] کی چوپائے کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو ذوالمال کہا جاتا ہے۔ [illegible] فرض گا [illegible] کے [illegible] ساھر عرب کا محاورہ ہے سمر المال شبیة اللنبار [illegible] جانور [illegible] چرا۔ ذات شش قشر کیہ ذات لباس ہر جمع [illegible] قشور ہے۔ قولہ [illegible] معنی [illegible] آنکھ اور [illegible] دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے [illegible] علیلتہ۔ یہ تصغیر ہے [illegible] کی یعنی تہبند۔ قولہ [illegible] ہوشیار [illegible] جلسہ احتیاط کو کہتے ہیں احتیاط کے معنے پہلے [illegible] قولہ [illegible] یہ عرب کا محاورہ ہے یعنی ایسا [illegible] کہ جس سے آدمی گھبرا جائے ۔

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	١٣	عنہ وعط علی	عنہ وعلی عط	٢٤	١٣	فی الکنی	وفی الکنی
١	١٤	امیز المؤمنین	امیر المؤمنین	٢٥	١٩	اعتق	اعنق
٢	١٥	النساء التی	النساء فاطمۃ الزہراء التی	٢٦	٦	بمائۃ	بمائہ
٥	٨	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	″	١٦	یعص	بعض
٧	١١	شوکانی	الشوکانی	٢٧	١	فاتینا اشیخا	فاتینا شیخا
″	٢٢	ابونا	ابینا	٢٨	١٢	موسی ابن سلیمان	موسی بن سلیمان
٨	٣	خیر المکاتیب	خبر المکاتیب	٢٩	١٦	لایقرأۃ	لایقرأہ
٩	٢	سمان	سلیمان	٣٠	١٥	حزار	ضرار
″	٨	وفد النبی	وفد علی النبی	٣٧	٢	البیحتری	البحتری
″	٩	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	٣٨	٥	مایعجبکم فقالو الیرجع	مایعجلکم فقالوا نرجع
١٠	٤	والغنزی	والعنزی	″	٦	فنجزہم	فنخبرہم
١١	٢	یا ؤہم	یا ویہم	٣٩	١١	وازہذہ	وازہدہ
″	٣	ان تقدما	ان یقدما	٤٠	٣	جازیۃ	جاریۃ
١٢	٣	البندلیجی	البندنیجی	٤١	٣	اوردہ	التخریج اوردہ
١٣	١١	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	٤٣	٢	عن	علی
١٤	٢٤	الجہنی الی	الجہنی وفد الی	٤٤	١٦	وامام	والامام
١٥	٢	لحدایث	الحدیث	٤٥	١٥	وابن للبون	وابن اللبون
″	١٢	الحندی	النہدی	″	٢٥	منفرق	متفرق
١٨	٨	قال وقد منا	قال وفد منا	٤٦	١٨	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
″	١٥	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	٤٧	٢٠	فالاول	فاول
″	١٩	عن ابیہ عن جدہا	عن ابیہ عن ابیہ عن جدہا	٥١	٢	ابن سعد	ابن سعد و
١٩	١	ابتس	ربتس	″	٢٢	والتیم	والیتیم
″	١٨	اردو الجیش	اردد الجیش	٥٢	٩	بکرۃ	ببکرۃ
٢٠	٤	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	٥٣	١٦-١٧	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
″	١١	وحیۃ	دحیۃ	٥٦	٦	للافاقی	للآفاقی
″	١٣	دجیۃ	دحیۃ	″	٢٢	دینازا	دینارا
٢١	٩	والشتیہ	والتشبیہ	٥٨	١٠	وابی	والی
٢٢	٦	لعث	بعث	″	١٦	سرداث	سروات
″	٢٠-٢١	سبز	سنبر	٥٩	١١	اذانہم	آذاہم
٢٣	١٠	وقد فاسلم	وفد فاسلم	٦٠	٩	ماحسن	باحسن
″	١٢	مالک فی نصر	مالک فی نفر	٦٢	١٨	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٣	٢٦	صفراء	صفراءو
٦٣	٨	ورعا	درعا
〃	٩	مذرة	مغدرة
〃	٢٦	بامرة واصلحوا	بامره مانصحوا واصلحوا
٦٥	٢٥	احبوا	احبوا
٦٧	٢٢	اليعل	البعل
٦٩	٧	وراط	وُرَاط
〃	١١	يعتسم	يتعسر
٧٥	٢٣	الثلاثة قال ابن عبدالله	الثلاثة قال ابن عبد البر
٧٦	١٦	نهايته	نهاية
〃	٢١	وخيلا	دخيلا
٧٧	٢٠	واندسوا	وانفقوا
٧٨	٣	ابدا	احدا
٨١	٢١	عن	لمن
〃	٢٥	حرمة لخمر	حرمت الخمر
٨٣	٢٢	الى	اى
〃	٢٣	يشرب	ليشرب
〃	٢٦	طبخ	طبخ
٨٦	١٠	الحصون فى	الحصون ايضا فى
〃	١٣	والسلاح	والسلاح
٨٨	٦	اعطك	اعظك
〃	١٧	اكثم	اكثم
٨٩	١٧	طيبنة	طيبة
٩١	٦	عنبة	عنبسته
٩٣	٦	بيعثه	يبعثه
〃	حاشیہ	هرمز	شرويه
٩٦	٧	سوداث	سروات
٩٦	٢٦-٢٧	ورقا دبير سودات	ورقا وسروات
٩٧	٦	عمر	محمد
〃	٢٢	جفنتم	جفنة
٩٨	١	لنصرة	نصرة
〃	٣	المسلم	السلم
١٠٠	١٣	الكفر كالجنة يفيد	الكفر كالحبشة
١٠١	١٠	من	بن
١٠١	٢٥	قبية	قبلية
〃	٢٦	جلسيها	جلسها
١٠٢	٧	معاذ ان القبيلة جليتها	معاذ ان القبلية جليتها
〃	٨	جلبتها	جلسها
〃	٢٦	ة	و
١٠٤	٢٣	خمسه	خمسة
١٠٥	١٠	وقد	وفد
〃	١٢	فقال	فقام
〃	١٧	ماثله	غائلة
〃	١٩	الابلوح	الابلوج
١٠٦	١٣	حكم	لكم
〃	١٥	الركوب الغلو	الركوب والغلو
١٠٧	٥	رابعث	وابعث
١٠٨	٢٣	لحضرة	حضرة
١٠٩	١٩	الاول	الازل
〃	٢٠	الشرية	الشربة
١١٠	٨	بخضبة	مخيضة
١١١	١٨	فعليها	فلها
١١٢	٢٧	وفقهها	وفقها
١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
〃	١٧	حاشية على كتاب بني نهد بيان فصاحته	بيان فصاحته صلعم
١١٤	٥	لهم	له
١١٥	٣	كما اقول	اقول كما
〃	١٠	بمقنته	بمقنتة
١١٧	١٣	المتبرع	المنازع
١١٨	٦	يحرجه	ليحرجه
١١٩	٣	بامنهم	بانهم
〃	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
〃	٨	رسوله متعلق بكتاب بني ضمرة واخرجه	رسوله واخرجه
١٢٠	٦	يخرج	نخرج
〃	١٧	ان لالى	ان صارت لالى
١٢١	٧	خزوج	خزرج

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۱	التشریل	التنزیل
〃	۲۵	فیها	فیها
۱۲۲	۱۱	الحوام	الحرم
〃	۱۲	وزیر	وزیراً
۱۲۴	۹	الصلاح	المصباح
〃	۱۹	نحوصاً	محوصاً
۱۲۵	۱۷	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان
۱۲۶	۱۸	له	لنا
۱۲۷	۱۲	ابی عبیدة الجراح	ابی عبیدة بن الجراح
〃	۱۵	قوی	قوی
۱۲۷	۱۷	فیزرعوها	فلایزرعوها
۱۲۸	۱۴	اباحة	اباحته
۱۲۹	۱۴	الی النبی	اتی النبی
۱۳۰	۶	امولکم	اموالکم
〃	۱۲	ابن اجزم	ابن حزم
〃	۱۳	حرم	حزم
۱۳۱	۲۳	الیهقی	البیهقی
۱۳۳	۲	یصرح	یصرخ
〃	۳	احهرقتنا	احرقتنا
〃	۲۶	ونبیتکما	ولیتکما
۲۳۶	۸	بنو	بنی
〃	۲۶	ابنا	ابنی
۱۳۷	۲۵	بنو	بنی
۱۳۸	۴	بنو	بنی
۱۳۹	۲۲	العشری	العثری
۱۴۰	۲۲	موصعین	موضعین
۱۴۲	۱۸	خاد	خالد
۱۴۳	۷	وفی وبهذا	وفی بهذا
〃	۲۱	الکلی	الحکلی
〃	۲۳	المنایرین	المنیرین
۱۴۴	۸	بروایته	بروایة
〃	۸	عبید ابی اسحق	عبید بن ابی اسحق
〃	۹	بنو	بنی
۱۴۵	۷	ابلغوها	ابلغوها

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۴۵	۱۴	لاتخاونوا	لاتخاذلوا
〃	۱۸	ابن سبیل	ابن السبیل
〃	۱۹	العیب	الغیب
۱۴۶	۳	عقیة	عقبة
〃	۱۱	فیه	فی
〃	۱۹	ربیه	ربیعة
۱۴۸	۲۱	وقد	وفد
۱۴۹	۷	انس سلمی	انس السلمی
〃	۱۳	بایل	یابل
〃	۱۸	اتیت والنبی	اتیت النبی
۱۵۰	۹	لزذیل	لوزیل
۱۵۱	۱۳	فی سمه	فی اسمه
۱۵۲	۱۳	الناس لاالاسلام	الناس الا الاسلام
۱۵۴	۲۵	مهیاره اقاربه	مهیاره واقاربه
۱۵۶	۲۳	ساة	شاة
〃	۲۴	ومائة ففیها الخ ففیها	ومائة ففیها
۱۵۷	۱۰	وفی سبیل	ولابن السبیل
〃	۱۱	ولاعمالها	ولایعمالها
۱۵۹	۱۹	ینو	بنی
۱۵۹	۲۲	لنفسه	بنفسه
۱۶۱	۴	اوتیتة	اوتیة
〃	۲۴	تتکافا	تتکافاً
۱۶۴	۹	التی	الملتی
〃	۱۴	بعد الاسلامه	بعد الاسلام
〃	۱۵	نظام	نظامه
۱۶۵	۱۲	الشعبیٔ	الشعبی
〃	۲۷	یوم	یوماً
۱۶۶	۱۴	خیر	غیر
〃	۱۵	عانما	عالماً
〃	۲۷	من الفتیا	من الفتیا علیه
۱۶۷	۱۲	وعرقوا	وعرفوا
۱۶۸	۲۵	املاة	اعلاة
۱۶۹	۱۶	ارض تظلی	ارض تقلنی
۱۷۳	۹	الحلسن	الحلس

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
١٧٣	٢٦	سمعتم	سمعت	٢١٨	٢٦	عقمة بن	عقبة بن
١٧٤	٢٠	واللہ لا تقتل	واللہ ان لا تقتل	〃	٢٧	امی	امتی
١٧٥	١٥	الاجابیش	الاحابیش	٢٢١	٣	فقرنه	وقرنه
〃	٢٤	جاؤا	جاء	٢٢٢	٢٥	حاذثة	حارثة وفد
١٧٧	١٨	بعض علے	بعض وعلے	٢٢٣	٢١	سننة	مسنة
١٧٩	١-٢	شیبة	شیئة	〃	٢٣	العشوی	الحشری
١٨٠	٧	محبتاز	مجتازا	٢٢٤	٢٣	یتمتعتا	یتمتعنا
〃	١٣	یخیل	بخیل	٢٢٦	٢٧	عند	عند ابی داؤد
〃	٢٢	عمرو را صطلحا	عمر واصطلحا	٢٢٧	٥	الوضائعین	الوضاعین
١٨٢	١	الشبه	اشبه	〃	٧	〃	〃
١٨٤	١٠	اختلفوا	اختلف	٢٢٩	٩	انه رب	انه الرب
١٨٥	٣	الیتیمیة	التیمیة	٢٣٠	١	بالجونی	بالجوزی
〃	٢٢	جبان	حبان	٢٣١	٧	احادیث	الاحادیث
١٨٨	٧	جرج	حرج	〃	٢٢	الهدایه	للهدایه
١٨٩	١٢	الصیفی	الصفی	〃	٢٣	بسبب	لسبب
١٩٠	١١	عمرو قال	عمرو بن حزم قال	〃	٢٥	بقبول	لقبول
〃	٢٠	اسهم	السهم	٢٣٢	٢٠	قساد	فساد
〃	٢١	حنی	حتی	〃	٢١	الکنانی	الکتانی
〃	٢٣	مکیم	حکیم	٢٣٦	١٠	لم لیستهلاه	الیسلاة
١٩٢	١٣	معجة الصحابة	معجم الصحابة	٢٣٨	١٢	تزعی	ترعی
١٩٥	١	وبتجوا	واحتجوا	٣٠٧	٢٤	شیخ	الشیخ
〃	١١	للانتفاع	الانتفاع	٣١٠	٢٣	وزقه	ورقه
١٩٧	٦	سیرة	السیرة	〃	٢٦	البش	البشر
١٩٩	٩	جامع ازهر	الجامع الازهر	٣١٥	٩	باورباد	بادوباد
٢٠٢	١٩	العیب	الغیب	٣١٧	٢	اهلة	ایلة
٢٠٣	١٢	اداجاء	اذجاء	〃		سرارت	سراة
٢٠٨	٢٣	الانف اوعی	الانف اذا اوعی	٣١٨	٢٠	فاضوك	قاضوك
٢١٠	٢١	تزیع	تزیغ				
٢١٣	١٩	عجی مها	عس مها				
٢١٧	١٥	هلا الکتب	هذا الکتب				
٢١٨	١٣	برویته	یرویته				
〃	١٦	تضیعوعوها	فضیعوها				
〃	٢٣	بادمر	بادر				

غلطنامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۴	۱	مرد ہیں سے	مروی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۶	والا اس لیے	والا اسی لیئے
″	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
″	۲۲	بھی شمار میں آئے ان کے سوا	بھی اون میں شمار میں آئے جنکی گنتی اوپر بیان ہو چکی لیکن ان کے سوا۔ الخ
۷	۲۷	اونپر قسم	اونپر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالب یا نخع	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں یا ساعدہ
۱۱	۱۴	عبید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بند یلجی	بند تیجی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قول الرق عوبکا محاورہ ہے فی رق فلشد رق وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	سے
″	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا نے
۲۲	۱۹	سبزالاراشی	سنبر الآراشی
۲۴	۴	بالوں	الوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حرزار	حضرار
۳۲	۱۰	مسلمان	سلمان
″	۵	مردبانی نے	مرزبانی نے
″	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۶	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے لیے خیبر کے قلعہ کتیبہ میں	کے خیبر کے قلعہ کتیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمو	حموی
۵۰	۶	تولے	توسے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۶	۱	یرت	یثبت بمعنی اقتاده
۵۸	۲۵	سعفا	ضعفا
۵۹	۱۳	تفاسم	نقطم
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۰	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوپہن	گوپہن کے
۸۳	۱۵	بنی	کھیتی
۸۸	۱۹	شھیا	سٹھیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٥	٣	سشکروں	لشکروں
١٠٥	١٨	بیرسے	ابرسے
١٠٦	٢٧	اسس ہتوڑے	اس کے مثل ہتوڑے
١١١	٤	مزاد	مراد
١١٥	١٨	اول اورسے	اوس چیز سے
١١٤	١١	لیا ایں اور	لیا ہیں سنے اور
١٢٢	١٥	لیجانب سے	کیجانب سے
١٢٣	١٩	کہاہے کو کیا	کہاہے کہ لیا
١٢٣	٢	کو	کہ
رر	٢٤	سیکیئے	سیکھیے
	٢٥	نہ	کہ
١٢	٢	بہنینہاہٹ	بہنہناہٹ
رر	٦	چھاو	جھاو
رر	٩	ابرائی	جراہی
رر	١٥	کے	کے لیئے
١٤٤	٣	سکیئے	سیکئے جائیں
١٥٦	٢	اللہ	اللہ کے
	٣	سیجہ	سیجہ
١٥٧	١٣	٠	٠
١٦١	١٠	کوٹی	کوتی
١٦٩	٢٥	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی
١٧٥	١٢	اونٹ	اونٹ پر
١٧٩	١	سشیبہ	سشبتہ
رر	٢	سشیبہ	سشبتہ
رر	٣	تولوں	قولوں
١٨٠	٩	کے	کی طرف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٨٨	٩	صیفی	صفی
رر	١٢	صیفی	صفی
رر	١٦	معیب	مہیب
١٩٢	١٤	معجمتہ	معجم
١٩٥	١٤	دماغ	دیاغ
٢٠٥	٣	مددگاری	مُدَد
رر	٤	مددگاری	مُدَد
رر	١٠	ہو	ہوں
٢٠٧	٦	جانے	جاتے
٢١٠		فسروۃ	فسرودنعا
٢١٧	٧	خماہ	یا سوسئے
رر	٧	کاہو	کے
٢٣٢	١٩	عسرفہ	صرفہ
٢٣٥	١٩	عاتیہم	عانیہم
رر	٢٠	معنے	عنے
٢٣٦	١١	سبب	سبب ہے
٢٤٩	٢١	اور مردویہ	اورابن مردویہ
٢٥٤	٢٠	مرطر	مٹے
رر	٢٥	تلفظ	بلفظ
٢٥٥	١٠	دین	عسزم
٢٥٧	١٦	عیوض	عوض
٢٥٨	٤	عیوض	عوض
رر	٨	عیوض	عوض
٢٥٩	٢٥	قیافہ	قافیہ
٢٧٠	١٣	عیوض	عوض
٢٧٥	٢	د	رو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۶	۲۴	ہیں اور کہا	ہیں اور معنی نفث کی بڑھاپا ہے اور معنی رفث کی فاحش کلام
۲۸۸	۱۲	بیپروں چرتے	بیروں میں چرتے
۲۸۸	۱۹	دالی	ڈالی
۲۹۲	۱۴	ردسپے	واردسپے
۲۹۴	۱۳	ارعایت	
۲۹۸	۵	اروعاد	روعاد
۲۹۹	۱۶	کو	کے
۳۰۲	۲۰	صورت	سورۃ
۳۱۷	۶	تریں	تری
〃	۱۶	ہیں	میں
۳۱۸	۱	آ اور	آیا
〃	۵	ہر	بر
〃	〃	کہ	کر
۳۱۹	۱۸	وہ ثبت	وہ رثیت

اطلاع

بخدمت جملہ اہل مطابع و تاجران کتب وغیرہ

التماس ہی کہ کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت

مؤلف کتاب ہذا کے کل یا جزو چھاپنے یا چھپوانے

کا قصد نفرمائین ورنہ بعوض نفع نقصان اٹھانا

پڑے گا۔ ہان جسقدر اسکی جلدین مطلوب ہون وہ کتب خانہ

ہوم ممبر صاحب مظفر جنگ ریاست ٹونک (راجپوتانہ)

مین درخواست ارسال فرماکر طلب فرمائین ۔

المشتہر

مہتمم کتب خانہ ہوم ممبر صاحب بہادر مظفر جنگ

مقام

ریاست ٹونک راجپوتانہ